WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ذات کا قرض

امجد جاوید

جمہوری پبلی کیشنز

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

ISBN:978-969-8455-62-1

نام کتاب: ذات کا قرض

مصنف: امجد جاوید

اشاعت: اگست 2010ء

سرورق: مصباح سرفراز

ناشر: جمہوری پبلی کیشنز لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

قیمت: 200 روپے

اہتمام اشاعت: فرخ سہیل گوئندی

ملنے کا پتہ:

جمہوری پبلی کیشنز

2۔ ایوان تجارت روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

فون: 042-36314140

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

w.paksociety.com

انتساب

سیاسی ورکرز کے نام

جو اصل جمہوریت کے علمبردار ہوتے ہیں

اور

جن کے دم سے جمہوریت کی بقا ہے

PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

پاکستان میں لکھے جانے والے ادب میں یہاں کا سیاسی منظر نامہ اور استحصالی سیاسی نظام کم ہی پڑھنے کو ملتا ہے خصوصاً گزشتہ سالوں میں یہاں برپا عوامی تحریکوں میں درمیانے اور نچلے طبقے کے لوگوں نے جو جدوجہد کی اور اس دوران جن ناقابل یقین حالات کا مقابلہ کیا اس کا کہیں ذکر ہی نہیں ملتا۔

سیاسی جدوجہد میں شامل چھوٹے طبقات کے لوگ نظام میں تبدیلی کیلئے متحرک ہوتے ہیں ان کا مفاد حکومت و اقتدار نہیں ہوتا وہ اجتماعی تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ پاکستان کا سماجی ڈھانچہ سرداری اور جاگیرداری نظام کی ظالمانہ بنیادوں پر کھڑا ہے اور اس کی گرفت کا جتنا علم سیاسی تحریکوں میں شامل کارکنوں کو ہوتا ہے، اس قدر

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY
PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

شاید ہی کسی اور کو ہوتا ہو۔ معاشرے کے یہ لوگ دوسروں کیلئے لڑتے لڑتے خود فنا ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے قومی ہیروز میں دانشور، سیاسی رہنما فوجی جرنیل، کھلاڑی اداکار، صحافی، شاعر، سائنس دان اور حکمران تو شمار کیے جاتے ہیں لیکن افسوس کہ کسی ایک بھی سیاسی کارکن کو قومی ہیروز کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا اور افسوس یہ کہ ہمارے ادیبوں کے قلم بھی اس موضوع پر خاموش رہے۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد درجنوں یا سیکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔ میں ذاتی طور پر سیکڑوں سیاسی کارکنوں کی ناقابلِ یقین جدوجہد سے آگاہ ہوں اگر ان میں سے چند ایک کوئی اہلِ قلم منظر نام پر لے آئیں تو جہاں یہ سیاسی کارکن تاریخ میں زندہ ہو جائیں گے وہیں پر ایک شاندار ادب بھی تخلیق ہو جائے گا۔ اور یوں سماج کے وہ لوگ ہمارے ادب کا حصہ بن سکتے ہیں جو کہ سارے سماج کی تبدیلی کے خواہاں ہیں۔ زیرِ نظر کتاب "ذات کا قرض" اسی پس منظر میں لکھی گئی ہے جس کو برادرم امجد جاوید نے تحریر کر کے اس سفر کا آغاز کیا ہے جس کا ذکر درج بالا سطور میں کیا گیا ہے۔

فرخ سہیل گوئندی

27 جولائی 2010ء

لاہور

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

☆☆☆

"تو پھر کیا سوچا تم نے؟"... جعفر نے فہد کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

دونوں آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ فہد اپنے ہی گھر کے سجے سجائے ڈرائنگ روم میں اجنبیوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی طویل سفر پر جانے کی تیاری کر چکا ہے۔

جعفر نے اپنا سوال دہرایا تو وہ بولا "وہی جو تمہیں معلوم ہے۔"

چہرے کی طرح اس کا لہجہ بھی ہر تاثر سے عاری تھا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"... جعفر نے افسوس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

"تو پھر تم واقعی احمق ہو۔ بے وقوف کو سمجھایا جا سکتا ہے، احمق کو نہیں۔"... جعفر نے

PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY
PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

غصے میں کہا۔ وہ اس کے رویے پر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ دکھ بھی محسوس کر رہا تھا جبکہ فہد استفہامی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

کتنے ہی لمحے ان کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

"دیکھو! تمہارا مستقبل یہیں ہے۔ تعلیم مکمل کرتے ہی تمہیں بہترین جاب کی پیشکش ہوگئی ہے۔ یہ جاب تمہیں ہر طرح کے معاشی فکر سے آزاد کر دے گی۔ ایسا بہت کم لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔"

"معاش میرا مسئلہ نہیں ہے۔ اس بات کا تمہیں بخوبی علم ہے۔" فہد نے بیزاری سے اس کی دلیل رد کر دی۔

"اور مارؤہ؟ بھول گئے کہ وہ تمہیں چاہتی ہے۔ اسکے والدین بھی راضی ہیں۔ وہ کوئی تم پر ترس نہیں کھا رہے بلکہ تمہاری صلاحیتوں کے معترف ہیں۔ انہیں اطمینان ہے کہ مارؤہ تمہارے ساتھ خوش رہے گی۔ پھر بھی....." جعفر نے افسوس بھرے انداز میں کہا اور دانستہ اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس نے یہ دلیل اس لیے دی تھی کہ وہ سارا معاملہ جانتا تھا۔

"جعفر! یہ اس کا معاملہ ہے میرا نہیں۔ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ اسے اچھا دوست سمجھا ہے۔"

"تمہیں ذرا پروا نہیں کہ وہ تمہارے بارے کیا خیالات رکھتی ہے؟" جعفر کے لہجے میں استعجاب گھل گیا۔

"افوہ! کیا بات پکڑ کر بیٹھے ہو۔ اب میں اس پر پابندی تو نہیں لگا سکتا کہ وہ کیا سوچتی

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

بے بور ہو گئیں۔ ہوں پھر یار! ..... کیا محبت کی زنجیر سے کسی کو باندھا جا سکتا ہے؟ ویسے بھی مائرہ کے والدین اپنی بیٹی کا تحفظ سوچیں گے ناں ..... میرا کوئی آگے ہے، نہ پیچھے۔" فہد نے اُسے مطمئن کرنے کی بھرپور کوشش کی، "مائرہ نے جب بھی قدم بڑھانے، میں نے کبھی اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ یہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔"

"تم یہاں پر اپنا گھر بنانا چاہتے ہو۔ اپنی پرسکون زندگی کی شروعات کر سکتے ہو۔ اتنا بڑا گھر تم ان لوگوں کے حوالے کرنے جا رہے ہو جو اتنے بڑے گھر میں رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور وہ ....." وہ مزید کہنا چاہ رہا تھا مگر فہد نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"وہ کوئی انجان لوگ نہیں میرے محسن ہیں۔ آج میں جو کچھ ہوں، انہی کے وسیلے سے ہوں۔ ورنہ میں بھی کسی چھوٹی موٹی نوکری کے لیے دھکے کھا رہا ہوتا۔ پروفیسر رازی صاحب نے ہی تو مجھے اس مقام پر پہنچنے میں مدد دی ہے۔ ایسے کئی گھر ان کے جذبوں پر قربان کیے جا سکتے ہیں میرے دوست!" فہد نے انتہائی جذباتی انداز میں کہا، پھر فوراً ہی بولا "یار ..... تم یہ بتاؤ! کیا یہ باتیں مجھ پر اثر انداز ہو سکتی ہیں؟"

"وہی تو ..... ! تم جیسے شخص سے اس قدر احمقانہ فیصلے کی توقع نہیں تھی۔ جو کچھ تم کرنے جا رہے ہو اور جیسا تم نے سوچا ہے ..... ایسا فلموں، ڈراموں یا پھر قصے کہانیوں میں ہی اچھا لگتا ہے۔ حقیقی زندگی میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے۔ حیرت ہے کہ تمہارے جیسا بندہ اتنا غیر حقیقی فیصلہ کرے گا۔ فہد! ماضی کو دفن کر کے بھول جانا بہتر ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھ جو ہوا تھا، اس نے تمہاری آدھی زندگی نگل لی تھی۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تمہاری زندگی بن گئی جسے تم اپنے ہاتھوں گنوا دینا چاہتے ہو۔ انتقام لینے کے چکر

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

میں باقی زندگی بھی خراب کر دو گے۔" جعفر نے ناصحانہ انداز میں کہا۔

فہد نے بڑے سکون سے سنا، پھر ایک طویل سانس لے کر بولا، "تمہیں یہ معلوم ہے نا کہ تم ہی وہ واحد شخص ہو جس سے میں اپنے دل کی باتیں کر لیتا ہوں۔ ایسی باتیں جو میں نے کبھی ماں کو بھی نہیں کہیں۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے حوصلہ دینے کے بجائے بزدلی کا درس دو۔ میں نے فیصلہ آج نہیں کیا بلکہ میرے اس فیصلے میں آدھی زندگی خرچ ہوئی ہے۔ اب چونکہ فیصلے پر عمل کا وقت آ گیا ہے اور مجھے بہر حال جانا ہوگا۔"

"چاہے تمہاری جان چلی جائے۔ کیا وہاں تمہارے بے دردی سے قتل کر دیئے جانے کا کوئی امکان نہیں؟ کیا تم نے سوچا کہ دشمنوں کے پنجوں میں پھنس کر کیسے کیا کرو گے؟" وہ غصے میں پھنکارتا ہوا بولا۔ اسے افسوس ہو رہا تھا کہ فہد اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

"بے شک! یہ سارے خطرے موجود ہیں۔ میرے مر جانے پر کہانی ہی ختم ہو جائے گی نا..... مگر مجھے بتاؤ! یہاں شہر میں رہتے ہوئے کیا موت نہیں آ سکے گی؟ کیا یہاں بندے نہیں مرتے؟..... یہاں جنازے نہیں اٹھتے؟" فہد پھر جذباتی ہو گیا تھا تو جعفر نے کہا، "بے شک موت سے فرار نہیں، موت تو آتی ہے، برحق ہے مگر....."

فہد نے بات اچک لی، کہا، "مگر کیا.....! جو ٹلنے والی نہیں، جسے آنا ہی آنا ہے..... اس سے ڈرنے کی کیا ضرورت..... وہ کہیں بھی آ سکتی ہے۔ اور بحیثیت مسلمان، ہمارا ایمان تو یہ ہے نا کہ موت اور زندگی محض میرے رب کے ہاتھ میں

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY | f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہے۔ بندے نے جتنی سانسیں اس دنیا میں لینی ہیں، اس سے کوئی ایک سانس بھی کم نہیں لے سکتا، اور ساری دنیا کے خزانے خرچ کرنے پر ایک سانس بھی زائد نہیں لے سکتا اس لیے میری جان مجھے موت کا خوف مت دو۔ وہ بندہ جو ایک ہی زندگی میں نجانے کتنی بار مر کر زندہ ہوا ہو، اس کے نزدیک موت زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔" فہد نے دبے دبے جوش سے کہا۔

"تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو ..... تم نے اختتام کی بات کی ہے؟...... اور یہ بھی کہا ہے کہ میرا فیصلہ قصے کہانیوں جیسا ہے ..... ذرا سوچو تم نے آج تک جتنے بھی قصے کہانیاں یا فلمیں دیکھی ہیں، ان میں ساری صورت حال فتح مکہ سے پہلے جیسی ہوتی ہے ..... کیا کبھی فتح مکہ کے بعد والی صورت حال بھی کسی نے پیش کی ہے؟ حالانکہ وہ خیالی یا ماورائی نہیں ہے۔ ایک حقیقت ہے۔ انسانی زندگی کی واحد مثال ہے جسے بڑے سے بڑا فاتح بھی پیش نہیں کر سکا اور نہ ہی اپنے اندر یہ حوصلہ پیدا کر سکا۔ ہم فتح مکہ کے بعد والی صورتحال کو کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ مسائل کی سب سے بڑی وجہ بھی شاید یہی ہے۔" فہد کہتا ہی چلا گیا۔

اس نے بڑے تحمل سے اپنی بات اسے سمجھانا چاہی: "یار میں کیسے سمجھ سکتا ہوں کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی تم نے بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم انہیں گنوا دو۔"

"یہ ساری کامیابیاں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ یہ تو محض تیاری تھی، اس وقت کیلئے جو اب آگیا ہے ..... اور جس کے لیے میں یہ سب چھوڑ چھاڑ کر جا رہا ہوں۔ تم

PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟ ۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈفری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براوسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

ww.pakosociety.com

میرے ایسے مخلص دوست ہو جس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماڑہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ یہ جاب، یہ کامیابیاں...... یہ سہولیات سے بھری ہوئی زندگی ...... ہر انسان کی طرح مجھے بھی اچھی لگتی ہے مگر میں زندہ رہنا چاہتا ہوں ...... اس طرح کہ جیسے زندہ رہنے کا حق ہے ...... میں مردہ اور بے ضمیر لوگوں کی زندگی نہیں گزار سکتا۔" اس نے بڑے تحمل سے اپنی بات کی وضاحت کی۔

"یار...... میں تمہارا کیا کروں؟" جعفر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے جوش سے کہا۔ "یہ تم پھر فلسفیانہ باتیں کرنے لگے ہو۔ ارے یہاں رہتے ہوئے تم بہت کچھ کر سکتے ہو۔ یقیناً تمہیں وہاں رہنا چاہیے جہاں تم دوسروں کی مدد کر سکو۔"

"تم جو مرضی کہو۔ میں کسی کی سوچ، رائے یا خیال پر پابندی نہیں لگا سکتا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "یقیناً تم ناراض بھی نہیں ہو گے۔"

"ہوئے! تم آ زمائش میں کھڑے ہو کر آواز دو گے تو ٹھیک کہوں گا۔"

"مجھے اعتراف ہے کہ تم ایسا ہی کرو گے مگر مجھے جانے دو اور حوصلہ شکنی کی باتیں نہ کرو۔" شہد نے کرب آمیز لہجے میں کہا یوں جیسے اندر کے زخم کھل گئے ہوں۔

تبھی جعفر نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔ "ٹھیک ہے۔ میں تمہیں نہیں روکتا لیکن تم ایک وعدہ کرو۔"

"بولو!" اس نے طویل سانس لے کر خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"جب بھی تمہیں احساس ہو کہ میں ٹھیک کہتا تھا یا تمہارا فیصلہ درست نہیں تھا، تب

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لوٹ آؤ گے یا کم از کم ہمیں آواز ضرور دو گے۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں۔" فہد نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے کہا۔ انہی لمحات میں فہد کا ملازم پلٹ کر آیا۔ اس نے سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا تھا۔ وہ دونوں اُٹھے اور پورچ میں آ گئے۔ فہد نے آسمان کی طرف دیکھا۔ نیلگوں آسمان پر ہلکے ہلکے سفید بادل اُڑ رہے تھے۔ مشرق کی طرف سورج خاصا اُٹھ آیا تھا۔ دن کا پہلا پہر ختم ہونے کو تھا۔ اس نے دونوں سے ہاتھ ملایا اور جعفر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروفیسر صاحب کا خیال رکھنا۔"

"ٹھیک ہے۔" جعفر نے کہا اور ایک دوسرے سے گلے مل گئے۔ تب اس نے دھیرے سے کہا۔ "مارہ کا بھی خیال رکھنا۔ تم دونوں مجھے بہت یاد آؤ گے۔"

اس پہ جعفر نے کوئی لفظ نہیں کہا۔ فہد اس سے الگ ہوا اور پھر تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اوائل مارچ کا سورج ڈھلنے کیلئے سر جھکا چکا تھا۔ سہ پہر ہو چکی تھی جب وہ بڑی سڑک سے اپنے گاؤں جانے والی سڑک پر آ کر بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس سڑک پر آتے ہی اس کے دل کی دنیا اتھل پتھل ہونے لگی۔ آگ، جو اندر بدستور لگی ہوئی تھی وحدت دینے لگی۔ وہ لمبی سانسیں لیتے ہوئے محسوس کرنے لگا۔ عجیب بات تھی کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک پیار بھری پھوار نے اس آگ کو ٹھنڈا کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ آگ اور پھوار کا یہ امتزاج اسے ایک نئی دنیا سے متعارف کرا رہا تھا۔ لاشعوری طور پہ اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔ وہ راستے کو غور سے دیکھتا جا رہا تھا۔ گاؤں، جو

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ww.pakshsociety.com

اس کی منزل تھا، ابھی ڈھائی کلومیٹر دور تھا۔ سڑک کے اطراف میں دیکھتا ہوا اچانک رک گیا۔ یہ جگہ اس کی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ شاید آج وہ یہاں نہ ہوتا، اگر بارہ سال قبل یہاں اسے روکا نہ گیا ہوتا۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور گاڑی سے اتر آیا۔ چاروں طرف دیکھا۔ کچی سڑک نے سیاہ تارکول اوڑھ لیا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی۔ چہار اطراف ریت کے وہی ٹیلے، جھاڑیاں، بے آب و گیاہ زمین ..... جسے کبھی آزمایا ہی نہیں گیا تھا کہ وہ بنجر ہے یا شاداب فصلیں بھی دے سکتی ہے۔ کبھی کبھار بارش ہو جاتی تھی جس کا اظہار گھاس پھوس اور جھاڑیوں کی صورت میں ہو رہا تھا۔ وہ اس ببول کے درخت کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا، جسے اس کی چشم تصور نے سیکڑوں بار دیکھا تھا۔ وہ بغیر کسی کوشش کے نظر آ گیا۔ پہلے سے بوڑھا ہو گیا تھا۔

"کچھ بھی نہیں بدلا۔" اس نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس ببول کے درخت کی جانب بڑھ گیا جو اب وحشت سے اس کی جانب دیکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ قریب گیا اور اس جگہ کو دیکھنے لگا جہاں اس کے اندر زندگی نے آنکھ کھولی تھی۔ وہ زندگی، جس نے اسے مردوں کی دنیا سے الگ کر دیا تھا۔ چند ثانیے ان لمحات کو سوچنے لگا جس میں وقت کا فاصلہ تو تھا مگر اسے یوں لگ رہا تھا وہ ابھی تک وہیں ہے۔ درمیان میں جو وقت کا طویل دورانیہ ہے، وہ اسی خیال، اسی گیان کے مزید نکھر جانے میں بیت گیا۔ گاؤں کی جانب اٹھنے والے قدم ہی اس سفر کا آغاز ہوں گے۔ جو ماضی اور حال کے اس لمحے میں آ گیا جہاں سب کچھ رکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے اپنے سر کو

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چھٹا اور گاؤں کی سمت دیکھنے لگا۔ وہیں اس بستی میں ایک چہرہ ویسا بھی تھا جو اسے آج تک نہیں بھولا تھا۔ وہ چہرہ اب نجانے کیسا ہوگا۔ اسے یاد تو تھا مگر وہ بارہ برس پہلے کا تھا۔ جوانی کے زینے پر پاؤں رکھنے والی بہار کی تاب کیسی ہوگی؟...... یہ تجسس من میں ہلکورے لے رہا تھا۔ اس نے ببول کے درخت سے نگاہ ہٹائی اور گاڑی میں آ بیٹھا۔ اسٹیئرنگ وہیل پر دونوں ہاتھ رکھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ ہمیشہ سے دل کو چھو لینے والا منظر چشم تصور میں آن جاتا تھا۔

☆☆☆

اس دن وہ بڑا خوش تھا۔ اتنا کہ پندرہ برس کی عمر میں کبھی اتنا خوش نہیں ہوا تھا۔ اس دن اسے احساس ہوا تھا کہ کامیابی کی خوشی کیا ہوتی ہے؟ محنت کا ثمر کسے کہتے ہیں؟

ان دنوں وہ میٹرک کا امتحان پاس کر کے نتیجے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ تو یہی سن رہا تھا کہ آج کل میں نتیجہ آ جانے گا۔ اسے اپنے باپ کے ساتھ کھیتوں میں کام کر کے آیا تھا۔ بیل گاڑی سے چارہ اتار کر اندر رکھ رہا تھا تو ماسٹر دین محمد تشریف لائے۔ سفید لٹھے کی شلوار قمیص، جس پر سیاہ رنگ کا کوٹ، سنہری کلے پر نسواری کلف لگی پگڑی باندھے، ہاتھ میں چھڑی لیے وہ پھاٹک میں نمودار ہوئے تو وہ سارے کام چھوڑ کر ان کی جانب لپکا تھا۔ اس کے باپ نے بھی بڑھ کر سلام لیا اور انہیں لے کر صحن میں بچھی ہوئی چارپائیوں پر آ بیٹھے۔ وہیں ایک کونے میں اس کی امی جان کھانا بنا رہی تھی۔ ماسٹر دین محمد کے لہجے میں پیار اُمڈ رہا تھا۔ اس نے فہد کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ جیسے ہی ماسٹر دین محمد پاس آ بیٹھے تھے تو انہوں نے سرخ ہوتے ہوئے چہرے کے ساتھ بتایا، "لو

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بھائی فرزند حسین! آج میں تمہیں بہت بڑی خوش خبری دینے آیا ہوں۔ یہ اس اعتماد کا نتیجہ ہے جو تم نے آج سے پانچ سال پہلے مجھ پر اور فہد پر کیا تھا۔"

"مجھے یاد ہے کہ ماسٹر صاحب! میں نے فہد کو پانچویں جماعت کے بعد سکول سے اُٹھا لینا چاہا تھا۔ میں غریب آدمی اس کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ہی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ہے۔" فرزند حسین نے ممنونیت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کوئی پہلے شخص نہیں تھے جو میرے پاس اس مقصد کیلئے آئے تھے۔ بہت سارے غریب والدین اپنے بچوں کو سکول سے اُٹھا لیتے ہیں۔ وہ آگے پڑھائی کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے یا پھر پیٹ پالنے کیلئے اپنے بچوں کو اپنے ساتھ کام پر لگا لیتے ہیں۔" ماسٹر دین محمد نے کہا۔

"میں بھی اس کے لیے گیا تھا۔ یہ تو آپ نے مہربانی کی کہ اس کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔ مجھ پر بوجھ نہیں رہا اور اس نے دسویں کا امتحان دے دیا۔" فرزند حسین نے احسان مندی سے کہا۔

"تم نے بات مان کر اچھا کیا تھا ورنہ اکثر لوگ نہیں مانتے۔ پھر اس کی خوش قسمتی تھی کہ ساتھ والے گاؤں میں چوہدری ریاض کی کوشش سے ہائی سکول بن گیا اور میرا وہاں تبادلہ ہو گیا۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ چوہدری ریاض کا بیٹا زمان شہر والے سکول میں پڑھ ہی نہیں سکا تھا۔ پھر چوہدرائن بھی اپنے اکلوتے بیٹے کو خود سے جدا نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ اس لیے چوہدری نے کوشش کی۔ خیر وہ وقت گزر گیا۔ اب سنو! فہد نے ہمارے اعتماد کا پھل ہمیں کیا دیا ہے؟ سنو گے تو حیران رہ جاؤ گے۔" ماسٹر دین

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

محمد بہ جذباتی ہو رہا تھا۔

"ایسا کیا کیا ہے میرے بیٹے نے؟" فرزند حسین نے رکتی سانس کے ساتھ پوچھا۔

"آپ کے فہد نے بورڈ میں پہلی پوزیشن لی ہے اور ہم سب کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔" ماسٹر دین محمد نے یوں کہا جیسے یہ اطلاع دیتے ہوئے وہ سرشار ہو رہا ہے۔

"ہائیں؟" فرزند حسین کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ خود فہد کو یقین نہ آیا۔ اس کی ماں نے روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

پھر ماسٹر جی نے مخاطب ہو کر جذباتی لہجے میں بولی، "بھائی! میں نے تو ہمیشہ اپنے بیٹے کی کامیابی کیلئے دعائیں ہی کی تھیں۔ اس کے علاوہ میں اور کر بھی کیا سکتی تھی۔ مبارک باد کے حقدار تو آپ ہیں۔ اپنے بیٹوں کی طرح رکھا اسے۔ اس کا صلہ تو ہم دے نہیں سکتے۔ پروردگار دے سکتا ہے اور میرا دل کہتا ہے کہ وہ ضرور دے گا۔"

"خیر مبارک میری بہن! میں سیدھا سکول سے ادھر ہی آ گیا ہوں۔ یہ بتانے کیلئے کہ ہمیں بورڈ کے دفتر جانا ہوگا۔ وہاں نتیجے کا باقاعدہ اعلان ہوگا اور پوزیشن لینے والوں کو انعامات دیے جائیں گے۔"

"جی! میں تیار رہوں گا۔" فہد جلدی سے بولا۔

"ہاں کپڑے ذرا اچھے اور دھلے ہوئے پہن لینا۔ وہاں بہت سارے لوگوں کے ساتھ ساتھ اخبار والے بھی ہوتے ہیں۔" ماسٹر دین محمد نے کہا۔

"جی! میرے پاس ایک نیا جوڑا ہے، عید پر سلوایا تھا۔" اس نے جلدی سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakbsociety.com

"بس ٹھیک ہے۔ میں مرادنا تگے والے کو کہہ دوں گا۔ وہ ہمیں شہر تک لے جائے گا۔ آگے بس پر چلیں گے۔" یہ کہہ کر وہ فرزند حسین سے مخاطب ہوئے، "ویسے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی بہت خوش تھے کہ ہمارے سکول نے پوزیشن لی ہے۔ وہ بھی بورڈ میں جائیں گے۔" ماسٹر دین محمد نے اُٹھتے ہوئے کہا تو فہد نے پوچھا۔

"زمان کا کیا بنا استاد جی؟"

"بیٹا! اس کی قسمت۔ اس نے نقل لگائی تھی نا؛ ممکن ہے کہ فیل ہو گیا ہو۔ اب دیکھو کیسی بات ہے کہ جس کیلئے چوہدری ریاض نے سکول کو در بدلوایا، وہی فیل ہو گیا۔ خیر! یہ اپنی اپنی قسمت کی بات ہوتی ہے۔ اچھا پتر! اب میں چلتا ہوں۔ بہت تھک گیا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف چل دیے۔

دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ حلیمہ کی آنکھیں خوشی سے آنسوؤں سے بھیگ گئی تھیں۔ فہد نے ان چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھ لیا اور سینے سے لگتے ہوئے بولا، "ماں! مت رو۔ یہ خوشی کا وقت ہے۔"

"پتر! فکر نہ کر۔ یہ آنسو بھی خوشی کے ہیں۔ سنبھالے نہیں جاتے۔" ماں کے چہرے پر بارش اور دھوپ کا امتزاج بڑا مقدس تھا۔

وہ چند لمحے اُسے تکتی رہی پھر اندر چلی گئی۔ فہد نے بیل گاڑی پر پڑا ہوا چارہ اُٹھانے کیلئے کہا تو اُس کے باپ نے روک دیا۔ بڑے جذباتی لہجے میں بولا، "بس بھئی! آج سے تمہارا یہ کام دھندا ختم تو آپ صاحب بندہ بن گیا ہے۔ میں کرلوں گا یہ سب کچھ......"

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.paksociety.com

وہ اپنے باپ کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔

اسی شام وہ اپنے استاد کے گھر گیا۔ یہ اس کا معمول تھا۔ سامنے صحن میں کھیلتی ہوئی سلمیٰ نے جب اس کی طرف دیکھا تو فوراً لپک کر اس کی جانب آئی۔ "ہوئے فہد! سنا ہے تم نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔۔ ہے ناں؟"

"ہاں تو!..... اور پتہ ہے کہ میں نے استاد جی کے ساتھ بورڈ میں بھی جانا ہے۔" فہد نے فخر سے کہا۔

"میں نے ابھی تک شہر نہیں دیکھا۔ میں بھی چلوں؟" سلمیٰ نے ہونٹ گھمائے۔

"نہیں نہیں! وہاں بہت سارے لوگ ہوں گے۔ اگر تم گم ہو گئیں تو.....؟" وہ تیزی سے بولا۔

"تم بھی تو میرے ساتھ ہوں گے نا! تم مجھے گم نہیں ہونے دینا۔" اس نے پھر معصومیت سے کہا۔

"ارے نہیں نا! تم بھی میری طرح پوزیشن لینا۔ پھر استاد جی تمہیں خود بورڈ میں لے کر جائیں گے۔ سمجھیں تم؟" اس نے سمجھایا۔ وہ سر ہلاتے ہوئے فوراً مان گئی تھی۔

فہد علی الصباح اٹھا اور عید والا جوڑا پہن کر تیار ہو گیا تھا۔ وہ اپنے والدین سے مل کر اپنے گھر کے پھاٹک پر ہی آن کھڑا ہوا تھا۔ اس وقت سورج نکل رہا تھا جب ماسٹر دین محمد تانگے میں بیٹھے ہوئے دکھائی دیے۔ مراد تانگہ چلا رہا تھا۔ اس دن ماسٹر دین محمد بھی خوب تیار ہو کر آئے تھے۔ فہد کے پائیدان پر پاؤں رکھتے ہی تانگہ چل پڑا۔ تڑکے کے وقت مراد اپنے انداز میں درود شریف پڑھتا جا رہا تھا۔ ماسٹر دین محمد کے ہاتھ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

میں پہنچ گئی۔ فہد دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ پکی سڑک پر چلتے ہوئے گاؤں سے کافی دور آ گئے۔ سورج نکل آیا اور روشنی پوری طرح پھیل گئی۔

"اللہ خیر کرے! یہ صبح صبح راستے میں چوہدری صاحب کی جیپ کیوں کھڑی ہے۔" مراد کی آواز پر ان دونوں نے بھی دور کھڑی جیپ کو دیکھا۔

"ہو سکتا ہے خراب ہو گئی ہو۔ تم ذرا احتیاط سے تانگہ نکال لینا۔ ذرا آہستہ بھی کر لینا اور دیکھنا کہیں بھول سے بھی ان پر نہ پڑ جائے۔" ماسٹر دین محمد نے مراد کو سمجھایا۔

"آپ فکر نہ کریں جی!" مراد نے کہا۔ تانگہ اپنی مخصوص رفتار سے چلتا ہوا جیپ کے پاس پہنچ گیا۔ تبھی جیپ میں سے تین چار بندے نیچے اترے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ دوسرے کے ہاتھ میں لاٹھی اور باقی دو خالی ہاتھ تھے جبکہ چوہدری ریاض بڑے غصے سے پسنجر سیٹ پر بیٹھا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ چند قدم آگے بڑھے اور ایک نے اونچی آواز میں کہا۔ "اوئے مراد! تانگہ روک....."

للکار پر مراد نے فوراً ہی باگیں کھینچ لیں اور رکتے رکتے تانگہ ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ ماسٹر دین محمد نے بھی انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پوچھا۔ "بات کیا ہے؟ تم لوگوں نے تانگہ کیوں رکوایا ہے؟"

اس نے بات سنی ان سنی کرتے ہوئے مراد کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اوئے مراد! یہ سواریاں کہاں جا رہی ہیں؟"

"جی پہلوان جی!" وہ دھیرے سے بولا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"انہیں لے کر نہیں جانا۔ انہیں جانا ہے، اتارو۔۔۔ انہیں۔" اس نے اکھڑ لہجے میں کہا۔

"انہیں بہت ضروری کام سے شہر جانا ہے۔" مرود نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"اصل بات بتاؤ پہلوان! تانگے کا راستہ کیوں روکا ہے تم نے؟" ماسٹر دین محمد نے جیپ میں بیٹھے چوہدری ریاض کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تو سنو! تم اور تمہارا یہ شاگرد شہر نہیں جائیں گے۔ یہ چوہدری صاحب کا حکم ہے۔" اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"کیوں؟" ماسٹر جی نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تم اپنے ہیڈ ماسٹر سے پوچھتے رہنا۔" اس نے لاپروائی سے جواب دیا۔

وہ فوراً سمجھ گیا۔ چوہدری ریاض کا بیٹا زمان نقل کرتے پکڑا گیا تھا۔ امتحانی عملے نے کوئی سفارش قبول نہ کرتے ہوئے اس کا پرچہ منسوخ کر دیا تھا۔ چوہدری نے ہیڈ ماسٹر کو حکم دیا کہ سارا معاملہ ٹھیک کرے اور زمان کو پاس کروائے۔ ہیڈ ماسٹر نے کافی کوشش کی لیکن اس کی دال نہ گل سکی۔ چوہدری نے بورڈ میں اپنا اثر و رسوخ آزما کر اسے پاس کرانے کی کوشش کی مگر بے سود رہا۔ چوہدری ریاض کو دکھ تھا کہ ہیڈ ماسٹر نے اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔

"ہوں! تو یہ بات ہے۔" ماسٹر دین محمد نے ساری بات سمجھتے ہوئے کہا۔ "بات سنو پہلوان! اپنے چوہدری صاحب سے کہو کہ اپنے بیٹے کے فیل ہو جانے کا غصہ اس بے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

چارے قریب پڑے اتارے۔"

"تمہارا بیٹا ماسٹر ہو کر تم چاہتے تو نکا چوہدری پاس ہو جاتا۔" وہ غصے میں چوہدری کی زبان بولنے لگا۔

"وہ محنت کرتا تو یقیناً پاس ہو جاتا۔ مگر اس نے نقل لگائی اور پکڑا گیا۔ پھر جو ہوا، امتحانی عملے نے کیا، ہم قصوروار نہیں جبکہ اس بچے نے اپنی محنت ......"

ماسٹر دین محمد کی بات پہلوان نے کاٹ کر غصے سے کہا۔ "اب ہم جو کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ اگر نکا چوہدری پاس نہیں ہوا تو سمجھنا! تمہارے گاؤں کا کوئی بھی لڑکا پاس نہیں ہوا۔ ہم تمہارے بیٹے ماسٹر کو بھی ہم دیکھ لیں گے۔ خیریت اسی میں ہے کہ واپس چلا جا۔"

"میں چوہدری صاحب سے بات کرتا ہوں۔" ماسٹر دین محمد نے کہا اور تانگے سے اترنے لگا۔ وہ ابھی ٹھیک طرح سے اتر نہیں پائے تھے کہ پہلوان نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور واپس موڑتے ہوئے کہا۔ "اوئے جیل مراد ے! بندے کا پتر بن اور واپس چل دے ورنہ تمہارے باقی پاؤں توڑ کر رکھ دیں گے۔"

"اوئے پہلوان! جانے دو۔ میں بات کرنے جا رہا ہوں نا۔ ....." ماسٹر دین محمد نے کہا تو چوہدری ریاض غصے میں بولا۔ "اوئے پہلوان! اس ماسٹر سے کہو کہ میں کمین لوگوں سے کلام نہیں کرتا۔"

اس کے یوں کہنے پر ماسٹر دین محمد چونک گیا اور فوراً اترا۔ چوہدری ریاض کے قریب جا کر بولا۔ "ہم کمین ہی سہی چوہدری صاحب ..... تم ناک رکو الو گے تو کیا ہم

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakspciety.com

پیدل نہیں جاسکیں گے؟ سیدھے طریقے سے کیوں نہیں کہتے ہو کہ کمی کمینوں کے غریب بچوں سے بھی جلنے لگے ہو۔ ہوش کرو چوہدری صاحب! ہوش کرو۔"

"ہوئے پہلوان! سنا نہیں تم نے ..... ان کا مکو ٹھپ دو، تاکہ یہ پیدل بھی نہ جا سکیں۔ ان کی تو ....." یہ کہتے ہوئے اس نے گالی دی۔

فہد اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، بلبلا کر بولا، "چوہدری صاحب! میرے استاد کی شان میں گستاخی مت کرو۔"

اس کا اتنا ہی کہنا تھا کہ وہ دیو ہیکل پہلوان آگے بڑھا۔ اس نے تانگے میں بیٹھے ہوئے فہد کو پکڑ کر نیچے کھینچ لیا اور بے دردی سے مارنا شروع کر دیا۔ ماسٹر دین محمد نے چھڑانا چاہا تو اس کے ساتھی دیوانہ وار پل پڑے۔ فہد اپنی مار بھول کر استاد کو بچانے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ اپنے استاد کے اوپر لیٹ گیا۔ چاروں ان پر پل پڑے تھے۔ استاد کی پگڑی کہیں پڑی ہوئی تھی، کپڑے اور سر دھول میں اٹ گیا۔ فہد کا حال بھی دگرگوں تھا۔ اس نے آخری کوشش کرتے ہوئے ایک حملہ آور سے لاٹھی چھینی اور اس کے سر پر دے ماری جو ماسٹر جی کو ٹھوکریں مار رہا تھا۔ اس کا سر پھٹ گیا۔ وہ غضب ناک ہو گیا۔ اس نے فہد کو اٹھایا اور نیچے پٹخ دیا۔ پھر اٹھایا اور دور پھینک دیا۔ فہد ببول کے درخت کے پاس جا گرا۔ شدید درد کا احساس ہوا۔ سر پھٹ گیا تھا اور بہتے ہوئے خون سے اس کا چہرہ تر ہو گیا تھا۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے چاروں کو جیپ میں بیٹھ کر جاتے ہوئے دیکھا۔

مرا تانگے والا بت بنا انہیں دیکھتا رہا۔ استاد دین محمد زمین پر بے حس و حرکت پڑا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

ہوا تھا۔فہد نے بند ہوتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا اور پھر انہیں کھولنے کی بھرپور کوشش کی۔اسی کشمکش میں اس کے اندر سے ایک ہوک اٹھی جس نے سوچ کا روپ دھار لیا کہ میں اس ظلم کو روک دوں گا۔اس نے پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کی اور لڑکھڑاتا ہوا ماسٹر جی کی جانب بڑھا۔تب تک مراد بھی قریب آ گیا تھا۔دونوں نے کوشش کر کے استاد دین محمد کو تانگے میں سوار کیا۔پھر اسے کچھ بھی ہوش نہیں رہا کہ وہ کہاں ہے۔جس وقت اسے ہوش آیا، اس پر ایک شخص جھکا ہوا تھا۔اس نے فہد کی کھلی آنکھوں کو دیکھ کر کہا تھا۔"ارے ہوش آ گیا ہے۔گھبراؤ نہیں بیٹا! میں پروفیسر نذیر رازی ہوں۔"

فہد نے اُسے ایک نظر دیکھا پھر آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆

سنہری دھوپ کچے آنگن سے سمٹ کر اس کچی دیوار پر چڑھ گئی تھی جس کے ساتھ دری بچھائے بچے قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے قریب ہی کرسی ڈالے ملیحہ بیٹھی ہوئی تھی۔سر پہ اودے رنگ کا آنچل جس میں سے سیاہ آوارہ لٹ جھول رہی تھی۔جھکی جھکی پلکوں پر ستارے چمک رہے تھے۔بھرے لبوں پر دلنشیں سی مسکان تھی۔لطف ناک میں ہلکا سا لونگ تھا، چہرے پہ الوہی کشش لپٹی تھی جس میں ذرا سی آلودگی کا احساس بھی نہیں تھا۔سرخ وسفید رنگت میں سے پاکیزگی کا احساس دیتا وہ چہرہ ایسا متناسب تھا کہ جو لوگ تناسب کو حسن گردانتے ہیں وہ بھی حیران رہ جائیں کہ ایسا حسن ہے جس نے تناسب کو بھی خوبصورتی عطا کر دی ہے۔آنچل کے ہالے میں لانبی گردن کا احساس ہو رہا تھا اور پھر پورا بدن اسی آنچل سے ڈھکا ہوا۔سیاہ رنگ کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

سلیپرز میں سے گورے پاؤں دمک رہے تھے۔ اگرچہ وہ اپنی جگہ تھکی ہوئی بیٹھی تھی لیکن لگتا یہی تھا کہ پورے آنگن میں وہی مرکز ہے۔ باقی سب کچھ اسی کے گرد گھوم رہا ہے۔ اس سے ذرا فاصلے پر ماسٹر دین محمد دالان میں چارپائی پر بیٹھا تھا۔ وہ عینک لگائے کسی کتاب کے مطالعے میں مشغول تھا۔ سلمیٰ پوری توجہ سے کچی پنسل سے تختی پر لکھ رہی تھی۔ ایسے میں سر اٹھا کر مخمور آنکھوں سے مؤدبانہ کھڑے بچے کو دیکھا۔ تختی تھما کر مسکراتے ہوئے بولی، "چلو بچو! اب تم چھٹی کرلو...... میں نے ابھی کھانا بنانا ہے۔"

"باجی! ہم ادھر کھیل لیں۔ گھر جاتے ہی امی کسی نہ کسی کام پر لگا دے گی۔" ایک بڑی بچی نے منہ بسورتے ہوئے اسے امید بھری نظروں سے دیکھا۔

وہ مسکرائی، "نہیں تمہیں کھیلنے تو دوں مگر تم لوگ شور بہت کرتے ہو۔ ابا جی تنگ ہوتے ہیں۔ اس لیے تم سب جاؤ، مجھے کام کرنے دو۔"

"میں آپ کے ساتھ کام کراؤں؟" سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ننھے ننھے چہرے والی بچی بولی۔

"نہیں ماں۔ جب میرے پاس اماں ابا ہیں تو پھر تم کیوں کرو گی کام۔ اب جاؤ اور اپنے گھر جا کر کھیلو۔" سلمیٰ نے اس کی شرارت بھانپ کر پیار سے کہا اور پھر کچن کی جانب بڑھ گئی۔ چند قدم بڑھائے ہی تھے کہ باہر کار کا ہارن بجا۔ ایک بچہ باہر کی جانب بھاگا۔ وہ متجسس سی کھڑی رہی۔ چند لمحوں ہی میں وہ بچہ واپس آ کر بولا "باہر ایک آدمی کار پر آیا ہے اور وہ ماسٹر دین محمد کا پوچھ رہا ہے۔"

"نام پوچھا؟"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"جی! فہد بتا رہا ہے۔" اس نے کہا تو دل دھک سے رہ گیا۔ سانس جیسے سینے میں اٹک گئی اور پورے بدن میں بے عنوان سنسنی سی پھیل گئی۔

"کہہ رہا ہے کہ ماسٹر دین محمد گھر پہ ہیں تو انہیں بتاؤ کہ میں آیا ہوں۔"

"فہد؟" اس نے زیر لب کہا پھر اشتیاق بھری نظروں سے دروازے کی جانب دیکھا۔ دل چاہ رہا تھا کہ بھاگ کر اس کے سواگت کیلئے جائے۔ دیکھے تو سہی ..... وہ کیسا ہو گیا ہے؟ کیا اُسے پہچانتا بھی ہے؟

"اُسے اندر بلاؤ بیٹی! مجھے یقین تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور آئے گا۔" ماسٹر دین محمد کی آواز پر وہ نہ صرف چونک گئی۔ حیرت بھی ہوئی۔ کیا کسی کی آمد کا اتنا بھی یقین ہوتا ہے؟ کیا اتنا یقین تھا کہ وہ کبھی پلٹ کر آئے گا اور کیا اس وقت دروازے پر آنے والا وہی فہد ہی تھا جس کے بارے میں وہ اتنے وثوق سے کہہ رہے تھے۔ وہ کوئی اور فہد بھی تو ہو سکتا تھا؟

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ ماسٹر جی بھی کبھی فہد کا ذکر کیا کرتے تھے لیکن انہوں نے یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کرتا پھرتا ہے۔ وہ بھی بچپن کی یادوں کے حوالے سے اُسے یاد کر لیا کرتی تھی۔ وہ شرمایا شرمایا سا چھریرے بدن والا فہد جس نے میٹرک میں پہلی پوزیشن لی تھی اور ابھی تک گاؤں میں مثال کے طور پر یاد کیا جاتا تھا۔ وہ حیران تھی کہ بچپن کے چند دھندلے سے خاکے وقت کے ساتھ کیوں معدوم نہیں ہو پائے تھے جبکہ اُس نے بہت سی باتوں کو بھلا دیا تھا۔

اس نے دیکھا کہ صحن میں آ جانے والے فہد نے آف وائٹ شلوار قمیص پر نیلے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

رنگ کا ویسٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔ گھنی مونچھیں تلے خوبصورت لب اور ذہانت بھری آنکھیں ..... وہ بہت بدل کر آیا تھا۔ اس کے خال وخد میں بچپن کی شبیہہ جھلکتی تھی۔ وہ پروقار انداز میں چلتا ہوا ماسٹر دین محمد کی جانب بڑھا جو اٹھ کر بیٹھ چکے تھے۔ وہ جھکا اور ماسٹر جی کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ کتنے ہی لمحے استاد شاگرد ایک دوسرے کو وارفتگی سے دیکھتے رہے۔ پھر ماسٹر جی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پیار سے کاندھا تھپتھپا کر کہا،

"کیسے ہو پتر ......؟"

ماسٹر دین محمد کے لہجے میں پیار اور آنکھوں میں اس کے بچپن کی تلاش مترشح تھی۔

"میں ٹھیک ہوں استاد جی! مگر لگتا ہے کہ ان گزرتے ہوئے برسوں نے آپ سے بہت کچھ چھین لیا ہے۔" فہد نے انتہائی جذباتی انداز میں کہا۔

ماسٹر جی نے فہد کا ہاتھ تھام لیا۔ "ہاں بہت کچھ چھین لیا ہے .... مگر ایک شے نہیں .... وہ میرا یقین تھا کہ تم لوٹ کر آؤ گے۔" ان کی آواز میں مضبوطی ان کے یقین کو ظاہر کر رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا، "میں آ گیا ہوں استاد جی!"

"اچھا کیا جو آ گئے۔" انہوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا، پھر قریب کھڑی بچی سے کہا۔ "جاؤ بیٹی لاجی سے کہو۔ وہ پروہنے کیلئے چائے پانی کا بندوبست کرے۔"

"میں پانی پیوں گا اور پھر کھانا کھاؤں گا۔ بہت بھوک لگی ہے" اس نے یوں کہا جیسے وہ اسی گھر کا فرد ہو۔ تبھی ننھی چونک گئی اور تیزی سے برتن نکالنے لگی۔ اس کا دھیان باہر سے آتی ہوئی آوازوں کی طرف تھا۔

"کب تک رہنے کا ارادہ ہے؟" ماسٹر دین محمد نے پوچھا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pafsociety.com

"میں اب یہیں رہوں گا۔" اس نے عزم سے کہا۔

"ہو واہ بڑے مضبوط ارادے سے آتے ہو۔" انہوں نے تجسس بھرے انداز میں کہا۔

"جی! ساری کشتیاں جلا کر آیا ہوں اور آپ کو معلوم ہے کہ کشتیاں کیوں جلائی جاتی ہیں؟" فہد نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب کیسے ہیں؟"

"ٹھیک ہیں وہ! اب لاہور میں ہیں۔ ان کے بچے وہیں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔" اس نے بتایا۔

"تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہی ہوں گے۔" اس کے لہجے میں یقین تھا۔

"وہ بھی تو آپ کی مانند میرے روحانی باپ ہیں۔ آپ نے مجھے بنیاد دی تھی، اس پر ساری عمارت انہوں نے ہی تعمیر کی۔" اس کے لہجے میں عقیدت شامل تھی۔

"ہاں! دراصل پروفیسر نور میں کالج تک کا اس فیلو رہے تھے۔ میں اپنے گھریلو حالات کی وجہ سے نوکری کرنے پر مجبور ہو گیا وہ پڑھتا رہا۔ اور اس دن..." یہ کہتے ہوئے ان کا گلا رندھ گیا۔ فہد نے جلدی سے ان کا ہاتھ تھام کر سہلانا شروع کر دیا۔ حوصلہ پا کر بولے، "میں نے تمہارے بارے میں اس سے بات کی تھی۔ اس نے اصرار کیا تھا کہ ایسے طالب علم کو اس کے پاس بھجوا دوں۔ میں نے بورڈ کی اس تقریب میں اسے بھی بلوایا تھا تا کہ تم سے ملاقات ہو جائے لیکن..."

"استاد جی! اس کے بعد آپ سے ملاقات تو نہیں ہوئی مگر مجھے آپ کا نعم البدل مل

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

گیا۔ وہ میری راہنمائی کرتے گئے۔ پھر کبھی پوزیشن تو نہ لے سکا مگر چھا رہا اور زندگی کو بڑے قریب سے دیکھتا رہا۔"

"کیسی ہے زندگی؟" انہوں نے دلچسپی لی۔

"زندگی نے مجھے سکھایا دیا تھا کہ مرنے کے لیے زندہ ہونا بہت ضروری ہے۔ مردے میں تو پہلے ہی جان نہیں ہوتی، اسے موت کہاں سے آتی ہے بعد میں زندہ ہو گیا۔ میں نے کالج میں اور پھر لاہور یونیورسٹی میں اپنا آپ منوا لیا۔ امیرزادوں کی خواہشوں، خوابوں اور ارادوں سے کھیلا۔ سب مٹی سے کھیلنے کی چاہت رکھتے ہیں۔ میں ان سیاست دانوں کی نگاہ میں آ گیا جو ہمارے جیسے لوگوں کو زرخرید خیال کرتے ہیں۔ میں زرخری میں شامل ہو گیا۔ ان کا فائدہ ہونے لگا۔ میرے پاؤں جمتے گئے۔ میں نے زور سے لائق دولت بھی کمائی اور ادھر کا قصد کیا۔"

ماسٹر جی استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔ وہ توقف کے بعد بولا، "کہا نا! مرنے کیلئے زندگی تلاش کرتا رہا۔ اس دوران میں نے آپ سے بھی بے ایمانی کی......"

"میرے ساتھ...... وہ کیا؟"

"میں نے اپنے آپ کو آپ سے چھپائے رکھا۔ لیکن میں آپ کو دیکھتا رہا۔"

"ہاں! تم جو رقم ہر ماہ بھیجا کرتے تھے، اس سے میرا گھر کا نظام بہت ساتھی چھا رہا ہے۔ شاید میرا اپنا بیٹا ہوتا تو میرا اتنا خیال نہ کرتا۔" ان کی ممنون آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"تو کیا میں آپ کا اپنا بیٹا نہیں تھا؟..... نہیں ماسٹر جی! میں آپ کو اپنا باپ سمجھتا ہوں اور یہ میرا فرض تھا۔" اس نے محبت کی نرم جوشی میں کہا۔

"بھائی فرزند..... بہن حلیمہ.....؟" انہوں نے پوچھا۔

"اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ماں فقط دو سال زندہ رہی تھیں، یہاں سے جا کر۔ مجھے ساری زندگی افسوس رہے گا کہ میں ان کی بیماری کا ٹھیک سے علاج نہ کروا سکا۔ انہیں گاؤں چھوڑنے کا، اپنی تذلیل کا اور حالات کا دکھ تھا۔ غم انہیں اندر ہی اندر گھن کی مانند کھا گئے۔ میرا باپ شہر میں مزدوری کرتا رہا۔ ماں کے بعد زیادہ عرصہ جی نہ سکا اور ایک دن سرکاری ہسپتال میں خالق حقیقی سے جا ملا۔ اور میں..... میں خود کو بد قسمت بھی نہیں کہہ سکتا۔" اس نے گلو گیر لہجے میں بتایا۔

"اور یہاں پر..... ہیڈ ماسٹر صاحب نے ان کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی تھی جس کا غصہ مجھ پر نکلا۔ چوہدری ریاض اور اس کے کارندوں نے مجھے بہت تنگ کیا تھا۔ مویشی چوری ہو گئے..... کھیتوں کو آگ لگائی گئی..... وہ یہاں رہتے تو....." ماسٹر دین محمد کا لہجہ بھیگا تو آنکھوں سے آنسو ڈھلک آئے۔

"نہیں، نہیں! استاد جی! اب نہیں رونا..... میں آ گیا ہوں نا....." یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا سر ان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ تب انہوں نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا۔

نیلی کچن کی کھڑکی سے یہی غور سے دیکھ رہی تھی۔ ایک ایک لفظ اپنے تاثرات کے ساتھ سن رہی تھی۔ ان کے درمیان موجود اتنے گہرے تعلق پر حیران ہو رہی تھی۔ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

نے جلدی سے ٹرے میں گلاس رکھے، پاس کھڑی بچی کو تھمائی اور کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی۔

اس کا دل قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ اسے فہد سے ملنے کی بے تابی تھی۔ کوئی روٹ ٹوٹ نہ ہوتے ہوئے بھی تدارک نہیں کر پا رہی تھی۔ ایک ہاتھ دل پر رکھا، دوسری جانب آنکھوں پر، لب تیلیے کرے مسکرائی اور اپنے آپ سے کھیلنے لگی، اٹھنے لگی۔

☆☆☆

"تو وہ چلا گیا۔" مازہ نے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا اور تیز سانس لے کر پارک کے اس کونے کی جانب دیکھا جہاں بچے کھیل رہے تھے۔ وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسو چھپانا چاہتی تھی جو بغاوت پر مائل تھے۔ چند لمحے خود پر قابو پاتی رہی پھر رندھی ہوئی آواز میں بولی، "جعفر! بتاؤ، میں نے ایسا کیا کیا تھا جس کی اس نے مجھے سزا دی؟"

جعفر نے اس کی بات خاموشی سے سنی اور پھر اس کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ وہ سیاہ سوٹ، آف وائٹ شرٹ کے ساتھ گلے میں اسکارف پہنے ہوئے تھی۔ پہلی نگاہ میں وہ کوئی بزنس ویمن دکھائی دیتی تھی حالانکہ اس کا بزنس کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ عالمی سطح کے ایک میگزین کی مقامی رپورٹر بھی اور مختلف چینلز کے لیے کام کرتی تھی۔

"میں کیا کہہ رہی ہوں؟" اس نے قدرے برہمی سے کہا۔

"اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ وہ یقیناً تمہاری محبت کے اہل نہیں تھا۔" وہ بولا۔

تب مازہ نے تیزی سے کہا، "تم ..... جعفر یہ تم کہہ رہے ہو جو اس پر اپنی جان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

مجاہد زندگی جانے پر وقت تیار رہتے تھے۔ میری بات چھوڑو..... تم بتاؤ تم اس کے لیے اتنے پرخلوص کیوں ہو؟"

"اس لیے کہ وہ میرا محسن ہے۔"

"جس سے فہد کا تعلق تھا، وہ یہی گمان کرتا تھا کہ وہ سب سے زیادہ اسی کے قریب ہے لیکن میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ تمہارا اس سے جو تعلق تھا، وہ کسی سے بھی نہیں تھا، حتیٰ کہ میرے ساتھ بھی نہیں ....." اس کا پارہ چڑھ رہا تھا۔

"تم کیا کیا چاہ رہی ہو؟" اس بار جعفر کے لہجے میں حیرت بھی تھی۔

"یہی کہ آخر ایسی کون سی مجبوری تھی جو اس نے یہاں کی پرسکون زندگی چھوڑ کر خود کو قتل گاہ میں جھونک دیا؟"

"تم صرف اپنے نکتہ نگاہ سے سوچتی ہو کہ وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا واقعی اسے تم سے محبت تھی؟" جعفر نے اس پر نظریں مرتکز کر دیں۔

"میں نہیں جانتی کہ اس کے دل میں کیا تھا مگر میں اس سے محبت کرتی ہوں اور پھر اس نے بھی تو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا ہے۔"

"بس یہی! ہم اپنے اپنے دائروں میں رہ کر سوچتے ہیں۔ ہم اپنے ہی بنائے ہوئے معیار پر دوسروں کو پرکھتے ہیں۔ کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ دوسرے اپنے دائرے میں کیسی کیفیات رکھتے ہیں۔" اس نے سمجھانے کے سے انداز میں کہا۔

"لیکن کیا یہ بھی نہیں کہ دوسروں کا احساس نہ کریں۔ تم جانتے ہو کہ میں ایک

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pakhsociety.com

دولت مند گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں۔ فہد نے کبھی اپنے طرز عمل سے یہ ثابت نہیں ہونے دیا کہ اسے دولت کا لالچ ہے۔ میں حیران ہوں کہ میرے والدین راضی ہیں اور وہ مجھے آسانی سے حاصل کرسکتا تھا۔ ایک شاندار......"

"مائرہ! تم نے تو فون پر کہا تھا کہ تم اپنا غم غلط کرنے کیلئے یہاں آنا چاہتی ہو۔" جعفر نے اسے ٹوکا۔ ایسا کرکے اس نے مائرہ کو مزید جذباتی نہیں ہونے دیا تھا۔

"ہاں جعفر! میں بہت ڈسٹرب ہوں۔ یہ دل اس کے نام پر دھڑکتا ہے نا۔ میں......" اس نے کہنا چاہا مگر جعفر نے پھر ٹوک دیا۔

"تم صرف اپنے لیے سوچ رہی ہو نا۔" اس نے کہا۔ "میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ خود غرض محبت ہے جس میں فقط اپنے لیے سوچا جاتا ہے۔"

وہ خاموش رہی۔ جعفر نے سلسلہ کلام جوڑا۔ "وہ جیسا بھی تھا، چلا گیا...... لیکن کیا اس کے چلے جانے کے بعد ہم اسے بھول جائیں گے۔ اسے اکیلا چھوڑ دیں گے۔ کیا اسے یہ احساس نہیں ہونے دیں گے کہ وہ جہاں بھی ہے، ہم اس کے ساتھ ہیں......؟"

"کیوں نہیں! میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ اسے کسی طرح واپس لایا جائے۔ وہ جس مجبوری میں بھی وہاں گیا ہے، دور کرنے میں مدد کی جائے۔ ظاہر ہے، اسے ہماری ضرورت تو ہوگی ہی۔" مائرہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"بس یہی اچھا ہے۔" جعفر کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ "وہ آئے گا...... ایک نہ ایک دن ضرور واپس آئے گا۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakistanipoint.com

"ہاں! اسے آنا ہی ہوگا ..... " مازہ نے کہا اور آنے والے وقت کے حسین تصور میں کھوتی۔ اپنا پرس اٹھاتے ہوئے بولی۔ "خیر! کہیں چل کر کافی پیتے ہیں۔"

"وائے ناٹ اینگری لیڈی ..... !" جعفر ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

"آپ کے لیے ناشتہ لاؤں؟"

"نہیں! میں نہانا چاہتا ہوں۔" قبد نے اُسے بہ صد شوق دیکھا۔

"تو چلیں۔ پراٹھے ٹھنڈے ہو جائیں گے۔"

"تو پرابلم! یہ تم مجھے آپ کیوں کہتی ہو۔ بھول گئیں ناں! پہلے کبھی یوں اجنبیت سے تو نہیں بلایا کرتی تھیں نا یہ تم۔"

"تب اور بات تھی۔" اس نے آنکھیں تپا لیں۔

"اب کیا بات ہے؟" اس نے فرار کی راہ مسدود کی۔

"اب آپ بڑے ہو گئے ہیں۔" وہ جھینپ کر بولی۔

"میرے ساتھ ساتھ تم بھی تو بڑی ہوتی ہو۔" قبد نے بے ساختہ اس کی عمر کے نشیب و فراز کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"نہیں ناں! وہ والا بڑا نہیں ..... میرے مطلب ہے کہ آپ بڑے آدمی بن گئے ہیں۔" وہ جلدی سے اپنی اصلاح کرتے ہوئے بولی۔

رات بھر دونوں استاد شاگرد ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے تھے۔ وہ اب اس شعلہ جوالہ کو دیکھ رہا تھا جس نے دور رہ کر بھی اُسے کبھی تنہا نہیں ہونے دیا تھا۔ وہ

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

اپنے تصور سے بھی کہیں زیادہ خوب صورت اور معصوم تھی۔ فہد کو اتنی دلچسپی اور محویت سے دیکھتا پا کر گڑبڑا گئی۔ مستفسر ہوئی، "ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ؟"

"یہی کہ جب میں نے آخری بار تمہیں دیکھا تھا، تم اتنی ہی تھیں۔" اس نے چارپائی کے پائے کی طرف اشارہ کیا، "شاید تیسری یا چوتھی جماعت میں پڑھ رہی تھیں۔ اب تمہیں دیکھنے کیلئے پورے بدن کی طاقت کو آنکھوں میں جمع کر کے داؤ پر لگانا پڑتا ہے۔"

"ہاں شاید..... مجھے تو یاد نہیں۔" وہ نہ سمجھتے ہوئے بے ساختگی سے بولی پھر اس کے جملے کی معنویت کو بھانپ کر ایک دم شرما گئی۔ دل اتنی زور سے دھڑکا کہ لگا پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

"استاد جی بتا رہے تھے کہ تم نے بی اے کر لیا ہے۔" فہد نے اُسے مشکل سے نکالا۔

"جی! بلکہ میں نے تو بی ایڈ بھی کر لیا ہے۔ ماسٹرز کرنا چاہتی ہوں..... آپ بتائیں کہ ناشتہ لاؤں یا.....؟" اس نے تیزی سے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی صرف چائے لاؤ۔ میرے ہاتھ منہ دھونے تک ماسٹر جی بھی آ جائیں گے۔ ہم اکٹھے ناشتہ کریں گے۔" اس نے کہا ہی تھا کہ وہ فوراً پلٹ گئی۔

فہد جب بھی اپنے بچپن کو یاد کرتا یا اس حوالے سے کوئی بھی یاد ستاتی تو ایک ماد یہ سی آگ بھڑک جاتی تھی۔ زندگی کی تمام تر سنگلاخ مسافت میں نلمی کا تصور اُسے ڈھارس دیا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ متجسس رہتی تھی کہ اب نجانے کیسی ہو گئی ہو گی۔ دیکھنے پر

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakstociety.com

پتہ چلا تھا کہ وہ جوان ہونے پر اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ثابت ہوئی تھی۔

"یہ لیں...!" ملمی نے اس کے قریب چائے کا کپ رکھ دیا۔

"کیا میرا آنا تمہیں اچھا نہیں لگا؟" فہد نے غیر متوقع طور پر سوال کیا۔

"کک... کیا مطلب؟ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے؟" وہ گھبرا گئی۔

"یہ میں نے کب کہا؟" وہ چونکا۔

"پھر آپ نے ایسا کیوں سوچا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"تم مجھ سے کتراتی ہو، اس لیے۔" وہ مسکرایا۔

وہ سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور بولی، "آپ ایسا نہیں کہہ سکتے۔ کیسی باتیں...!"

اس کے یوں کہنے پر وہ ایک دم سے ہنس دیا۔ بولا، "تم بہت اچھی ہو۔"

"کیا اتنی سی بات پر آپ نے اتنی بڑی رائے قائم کر لی؟" اس نے معصومیت سے پوچھا۔

"ہاں! پھول کو دیکھ کر پہلی نظر میں ہی رائے قائم کر لی جاتی ہے۔" اس نے ارادی طور پر اپنی توجہ چائے کی اڑتی ہوئی بھاپ پر مرکوز کر لی، خود کلامی کے سے انداز میں بولا، "میرے جانے کے بعد، میری وجہ سے ماسٹر جی کو بہت مشکل وقت گزارنا پڑا۔ بالواسطہ طور پر میں تمہاری زندگی پر بھی اثر انداز ہو گیا۔ مجھے افسوس ہے۔"

"ہمارا تو جیسے گزرا سو گزر گیا، آپ کا وقت کیسا گزرا شہر میں؟"

"میرا وقت کیسے وقت گزرا؟" وہ حیرت سے بولا، "ایک غریب دیہاتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

لڑکا جو اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے ٹیوشن پڑھاتا رہا ہو، اس کے شب و روز کیسے ہو سکتے ہیں، تم از خود اندازہ کر سکتی ہو۔"

"سنا ہے کہ آپ نے بہت کمایا ہے۔ میرے خیال میں اتنی دولت سیدھے طریقے سے نہیں آ سکتی۔ کہیں آپ غیر قانونی دھندہ تو نہیں کرتے؟" اس نے رات سے ذہن میں گھومتی پھرتی سوچ اس پر آشکار کر ڈالی۔

"غیر قانونی؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں بس چند لوگوں کی مجبوری بن گیا تھا جنہوں نے قوم کی دولت دونوں ہاتھوں سے لوٹی ہے۔ یہ مہنگائی، غربت، کرپشن، بے حسی، کرائم، الغرض معاشرے کے سب بگاڑ ان کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر ایک طرف ناانصافی ہے تو دوسری جانب مافیاز ہیں ..... اس انصافی اور لوٹ مار میں وہ طبقہ بھی شامل ہے جو صرف تماشا دیکھ رہا ہے اور احتجاج نہیں کرتا۔"

"یہ جذباتی تقریر ہے، میرے سوال کا جواب تو نہیں۔"

اس پر فہد نے چونک کر نیلی کی طرف دیکھا۔ اسے اعتراف کرنا پڑا کہ وہ عمومی دیہاتی لڑکیوں کے برعکس باتوں سے بہلنے والی نہیں تھی۔

وہ مسکرایا، بولا۔ "میں نے لٹیروں کی دکھتی رگوں پر ہاتھ رکھنے کا ہنر سیکھ لیا تھا۔ وہ خود کو شرفا کی قطار میں کھڑا رکھنے کیلئے میرا منہ بند رکھتے تھے۔"

"یعنی آپ انہیں بلیک میل کرتے تھے؟"

"بلیک میل نہ وائٹ میل، میں تو بس فیئر ڈیلنگ کرتا تھا اسے تم معاہدہ بھی کہہ سکتی ہو۔" وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟" وہ الجھتے ہوئے بولی۔

"مجھے یہ بتاؤ، تلوار کے وار کو لاٹھی سے روکا جا سکتا ہے؟" اس نے پوچھا

"نہیں تو......" وہ بولی۔

"اسی طرح گولی کو ہتھیلی پر نہیں روکا جا سکتا۔ جنگ جیتنے کیلئے دشمن کے ہتھیار سے بڑا ہتھیار رکھنا پڑتا ہے۔ دو مالداروں کے درمیان غریب آدمی کیا کر سکتا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں۔ جب تک دو مالدار ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نہیں بنیں گے تب تک غریبوں کا فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے یہی راہ اپنائی۔ دو طاقتور رقیبوں کے درمیان رابطہ بن گیا۔ دو زمینداروں، دو بڑے زمیندار لوگوں کے درمیان معاہدہ کروانے والا...... لڑنے والا نہ تماشا دیکھنے والا۔ یوں بے ایمانی اور ستم کے بغیر پیسہ کمایا۔"

"کیا فائدہ واقعی دولت اور اعتماد کمانے کا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ یہاں آگئے ہیں۔" نلنی نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں! یہ تم نے ٹھیک کہا۔" فہد نے چائے کا کپ اٹھایا، "زندگی کتنے نشیب و فراز سے گزرتی ہے لیکن ہم جیسے لوگ ایک دائرے میں ہی سفر کرتے رہتے ہیں۔ مسلسل چلتے رہنے کے باوجود ہم وہیں کھڑے رہتے ہیں۔ دوسری طرف ہر شعبۂ زندگی میں سہولیات کا سیلاب، دنیا پر ترقی چاہے مادی ہے یا شعوری، انسان نے اس کا کتنا فائدہ اٹھایا۔ یہ سوال سارے اپنی جگہ مگر یہ حیرت، یہ تبدیلی دنیا کے چند خطوں تک ہی محدود کیوں ہے؟ یہ گاؤں کیوں نہیں بدلا؟ کیا اسے دیکھنے پر یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ جگہ ابھی پچھلی صدی کی پہلی دہائی میں موجود ہے؟ جدید دنیا کے ثمرات یہاں تک کیوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کہیں آئے؟ اور سب سے اہم سوال کہ ان کے آنے کون ہے؟ میں پوچھتا ہوں یہاں اس گاؤں میں فون کی سہولت ہے؟"

"ہے تو سہی لیکن دوسرے گاؤں میں چوہدری کے ڈیرے پر ہے۔ جس کسی کو فون کرنا ہو، وہاں چلا جاتا ہے۔" نلمی نے جواب دیا۔ تھوڑے توقف کے بعد بولی، "آپ کو یاد ہے، بچپن میں جب آپ یہاں آتے تھے تو میں ہی آپ کو چائے یا لسی دیا کرتی تھی۔"

"بچپن!" اس نے نلمی کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے یاد ہے.... سب یاد ہے تو میں یہاں ہوں۔ خیر! تم نے اپنے مستقبل کے بارے میں کیا سوچ رکھا ہے؟"

"میں نے کیا سوچنا ہے؟" وہ چونکی۔

"مطلب؟ کوئی سوچ نہیں، یونہی زندگی......" وہ کہتے کہتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

"سوچتے وہ ہیں جن کے پاس کوئی امید یا کوئی آس ہوتی ہے۔ خواب بھی تبھی دیکھے جا سکتے ہیں نا۔ یہاں رہتے ہوئے زندگی گزار رہی ہوں۔ تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ تعلیم مکمل ہونے پر میری شادی ہو جائے گی یا پھر کسی سکول میں استانی بن کر پڑھانے لگوں گی اور بس!"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ خواب ہوں تو ان کی تعبیر کیلئے کوشش کی جاتی ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔ پرندے میں اڑنے کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ اسے اڑان

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.pakscociety.com

پھر نا سکھایا بھی جا سکتا ہے مگر جب اس کے پر ہی کٹے ہوئے ہوں تب وہ کیسے اڑ سکتا ہے؟" نے جذباتی انداز میں کہا۔

"اڑنے کا شوق دل میں پیدا کرو میں پرواز کرنا سکھا دوں گا۔" اس نے نلمی کی آنکھوں میں براہ راست دیکھا۔

"آپ؟" اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں حیرت سے کہا۔

"ہاں میں ..... کیا بچپن کی یادیں ہمارے ساتھ نہیں ہیں؟ کیا ان یادوں کی اوٹ سے کسی خواب نے نہیں جھانکا ..... بولو نلمی! کیا تمہاری زندگی میں میری ذات کا کوئی حوالہ نہیں ہے؟ ابھی تم نے سوال کیا تھا کہ میں یہاں کیوں آگیا؟ کیا تمہارے دل نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا تھا؟"

"آپ کی آمد سے ہی سارے جواب مل گئے تھے۔ اب میں خواب دیکھا کروں گی۔" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ گئی۔

فہد اس کے چہرے پر سرشاری دیکھ چکا تھا۔ اس کے کچن میں چلے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا پھر غسل کیلئے اٹھ گیا۔ ماسٹر دین محمد آگئے۔ وہ دہرا کھڑا ہو گیا تو وہ بولے، "بیٹھو بیٹا!"

اس کے بیٹھنے پر بولے، "مسجد سے نکلتے ہوئے دیر ہوگئی۔ سبھی ساتھی تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ چھوٹا سا گاؤں ہے نا، سب کو تیری آمد کا پتہ چل گیا ہے۔ کئی لوگ تم سے ملنا بھی چاہتے ہیں ....." پھر انہوں نے پوچھا، "ناشتہ کر لیا تم؟"

"نہیں! میں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.paksociety.com

"اوہ!" ان کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔ پھر علی کو آواز دے کر ناشتہ لانے کا کہا۔ پھر وہ لوگوں کے تجسس بھرے سوالوں کے بارے بتانے لگے۔

ناشتے کے بعد وہ گھر سے نکل کر گاؤں کے مرکزی چوک میں آگیا جہاں مسجد کے سامنے ایستادہ پیپل کے درخت تلے چند بوڑھے اور نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ ساتھ میں دو دو کانیں تھیں۔ ان کے آگے تخت پر اللہ دتہ موچی بیٹھا ہوا جوتے گانٹھ رہا تھا۔ وہ خاصا بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس نے موٹے عدسوں والی عینک سفید رنگ کے دھاگے سے باندھ رکھی تھی۔ رنگ پہلے سے زیادہ سیاہ ہو گیا تھا جبکہ بدن بے حد لاغر۔ اس نے کار روکی اور اتر کر سیدھا اس کے پاس چلا گیا۔ "السلام علیکم چاچا اللہ دتہ......"

وہ تخت پر بیٹھ گیا۔ اللہ دتہ نے اسے بڑے غور سے دیکھا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق پیدا ہو گئی اور بے ساختہ بولا "اوئے تو فہد چوہدری ہے نا؟ اپنے فرزند علی کا بیٹا؟"

"ہاں چاچا! تمہارے بیٹے الیاس کا کلاس فیلو فہد ہوں۔" اس نے بتایا تو اللہ دتے نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کے سر پر پھیرتے ہوئے پوچھا "تو ٹھیک تو ہے نا؟"

"ہاں چاچا! الیاس کہاں ہے؟" اس نے تیزی سے کہا۔

"وہ گھر پر ہی جوتے بناتا ہے۔" اللہ دتے نے اس کے سرخ و سفید چہرے کے عقب میں کھڑی کار کو دیکھتے ہوئے کہا "اگر تو چاہے تو میں ابھی بلوا دیتا ہوں۔"

"ہاں! یہی بہتر ہے۔ الیاس کے آنے تک ان سے مل لیتا ہوں۔" اس نے پیپل کے پیڑ تلے بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو اس کی طرف بڑی تجسس بھری

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY
PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ان سب سے مل ملا کے درمیان ہی بیٹھ گیا۔

"پتر! تو کتنا بڑا افسر لگ گیا ہے جو اتنی شاندار گاڑی، صاف ستھرے کپڑے اور اتنی اچھی صحت ہے، ماشاءاللہ!" ان میں سے ایک بزرگ نے سوال کیا۔

وہ خوش دلی سے ہنسا۔ بولا: "نہیں چھوٹو چاچا میں کوئی افسر نہیں ہوں۔ بس محنت مزدوری کرتا ہوں۔"

"مخول نہ کر یار..... محنت مزدوری ..... یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟" دوسرے نے حیرت سے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ چل مجھے یہ بتا! تیرے پتر یاسر کا کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہے۔ پر تو بتا، یہ تو اچانک کہاں سے نکل آیا؟" ان کا تجسس کم نہیں ہو رہا تھا۔

"بس آ گیا ہوں چاچا! اب میں آپ لوگوں کے ساتھ رہوں گا۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اوئے نہیں؟ پر تو رہے گا کدھر؟ تمہارے گھر میں تو چوہدری نے ڈنگر باندھے ہوئے ہیں اور جو تیری چند ایکڑ زمین ہے، اس میں وہ چارہ اگاتا ہے۔"

"آ گیا ہوں تو گھر بار بھی چھڑا لوں گا۔" اس نے قدرے لاپروائی سے کہا۔

"مگر کیسے؟"

"او چاچا! وہ خود چھوڑے گا سب کچھ۔ اس کی اوقات ہی کیا ہے؟"

"اوئے فہد! چوہدری کے خلاف بات نہ کر۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

ادھر منہ سے بات نکلے گی، اُدھر چوہدری کے کانوں تک پہنچ جائے گی۔ شاید تمہیں نہیں پتہ......" ایک بندے نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

"پتہ ہے مجھے! کیا آپ لوگوں کو نہیں پتہ کہ دوسروں کے مال پر قبضہ کرنے والا چور، ڈاکو اور لٹیرا ہوتا ہے اور چوہدری لٹیروں سے بھی زیادہ غلط آدمی ہے جس نے لوگوں کے وسائل پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں چاہوں تو چند منٹوں میں یہ سب کچھ واپس لے لوں مگر میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کب تک مجھے خود واپس نہیں کرتا۔" فہد نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

اللہ دتے موچی نے دھیمی آواز میں کہا "بات سوچ سمجھ کے کر پتر! اگر ہمت ہے تو سیدھے سیدھے قبضہ لے لے ورنہ چپ رہ......"

"چاچا! کیا یہاں پر ہونے والی ہر بات چوہدری تک پہنچ جاتی ہے؟" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہاں! ہم میں سے ہی اسے اپنی وفاداری کیلئے سب کچھ جا کر بتاتے ہیں۔" اس نے انتہائی دکھ سے کہا۔

وہ بولا "یہ وفاداری نہیں، غلامی ہے چاچا!"

یہ کہتے ہوئے اس نے ارد گرد دیکھا، کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔ وہی چھوٹا سا دروازہ، وہی ننگ دھڑنگ کھیلتے ہوئے بچے، وہی دھول مٹی سے اَٹی ہوئی گلیاں......

تبھی اس کی نگاہ الیاس پر پڑی۔ وہ اس کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ الیاس کے چہرے پر پختگی آ گئی تھی مگر اس میں جوانی کا رس نہیں رہا تھا۔ میلی سی دھوتی، نیلی

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakistanisociety.com

قمیص اور پھولی دار پرنا سر پہ بندھا ہوا تھا۔ جھلسا ہوا چہرہ، چھوٹی سی داڑھی اور ہلکی مونچھیں۔ وہ دونوں چند لمحوں تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر بے تکلفی سے بغل گیر ہو گئے۔

"کل شام کا آیا ہوا ہے اور اب مل رہا ہے۔" الیاس نے شکوے بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یار! استاد جی سے باتیں کرتا رہا۔ تو چل آ، بیٹھ گاڑی میں۔ باتیں بھی کرتے ہیں اور دوسروں کو تلاش بھی کرتے ہیں۔ تمہیں ہر ایک کا ٹھکانہ معلوم ہو گا۔" اس نے الیاس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ فہد کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے اتنے برس کا طویل فاصلہ ایک جھٹکے سے پکڑ کر اپنی زندگی سے باہر پھینک دیا ہو۔

سہ پہر ہونے تک اس نے اپنے پرانے کلاس فیلوز کو اکٹھا کر لیا جو اس گاؤں میں سے تھے۔ شاہد، گاما، جابر، مختار طارق، فضل باری، الیاس اور وہ...... اس وقت نبی سراج کے پاس ٹیوب ویل کے قریب کچے کھال پر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب میں خوشی کی انوکھی لہر کے ساتھ یہ تجسس بھی تھا کہ وہ اپنے بارے میں بتائے۔ تب اس نے اتنا بڑا گان چھیڑ والی تھی۔

"یہ ایک لمبی داستان ہے اور یہ وقت نہیں کہ سناؤں۔ میں اب یہیں ہوں، ایک ایک بات بتاؤں گا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تو یہاں پہ کہاں رہے گا؟" مختار طارق نے پوچھا جو ان میں

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakssociety.com

سے زیادہ وہ کچھ بوجھ رہتا تھا۔

"میں سمجھ رہا ہوں کہ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ میں اپنے گھر میں ہی رہوں گا۔" اس نے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

"وہ تو....." گامے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

سراج بولا، "فہد! تم شاید نہیں جانتے ہو کہ چوہدری ریاض اسمبلی کا رکن ہے۔ تھانے کچہری میں اسی کی چلتی ہے۔ غنڈوں بدمعاشوں کی ایک فوج ہے اس کے پاس، جن کے بل بوتے پر وہ اس سارے علاقے پر حکمرانی کر رہا ہے۔"

"بس تو دیکھتا رہ یار! کچھ نہ کچھ تو ہوگا ہی۔" فہد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سراج کی آواز جذبات سے مغلوب تھی، "نہیں یار! چوہدری آسانی سے وہ جگہ خالی نہیں کرے گا۔ تو اگر اپنے پیروں پر مضبوط رہے گا تو کم از کم میں تمہارا ساتھ ضرور دوں گا۔ اپنے لیے تو لڑنا ہی پڑتا ہے ہاں مگر جب دوسرے پر مصیبت آتی ہے تو تب بھی خوف کھا جاتے ہیں۔ جب دوسرا ہی اپنے پیروں پر مضبوط نہ رہے تو لڑنے والا کیا کرے؟ مجھے چوہدری پر غصہ ہے لیکن کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ ہر بندہ خوف زدہ ہے۔"

"یہی تو ان لوگوں کو سمجھانا ہے۔ اصل میں یہ خوف ہی ان سب کو اکیلا ہونے کا احساس دے رہا ہے۔ انہیں یہ یقین نہیں کہ ایک ایک اینٹ مل کر دیوار بنا لیتی ہیں۔"

"تو پھر تو کیا کرے گا؟ یہ تو بتا۔" سراج نے پوچھا۔

"تو ابھی اپنا کام کر، شام کو کہیں ملتے ہیں۔ پھر بات ہوگی۔" فہد نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سارے اٹھ گئے۔ فہد کو ان میں سے اپنے مطلب کے بندے مل گئے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakistanipoint.com

☆☆☆

چوہدری ریاض بڑے کروفر سے اپنے ڈیرے کے اندرونی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کتھئی رنگ کی شلوار قمیص اور اسی رنگ کی پگڑی پہن رکھی تھی۔ پاؤں میں روایتی کھسہ تھا۔ خضاب لگی گھنی مونچھوں تلے موٹے ہونٹوں میں حقے کی نے دبی ہوئی تھی۔ وہ اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی علاقے کے ڈی ایس پی نے اُسے فون کیا تھا۔ اس کی باتوں نے چوہدری کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے فہد نامی کسی شخص کے بارے میں پوچھا تھا۔ ”نیازی صاحب! میں نے آج ہی سنا ہے کہ ساتھ والے گاؤں میں کوئی فہد نامی لڑکا ماسٹر دین محمد سے ملنے کیلئے آیا ہے۔ اس کے پاس بہت مہنگی کار ہے۔ لیکن آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟ خیر تو ہے؟“

”میں اس کے بارے میں زیادہ تفصیل سے تو آگاہ نہیں ہوں مگر یہ اندازہ ہے کہ وہ عام آدمی نہیں ہے۔ کچھ خاص لوگوں کا منظورِ نظر ہے جنہوں نے اس کے حوالے سے مجھے فون کیے ہیں۔“

”عام آدمی نہیں ہے؟ مگر یہ مجھے کیوں بتلایا جا رہا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ وہ کوئی جرائم پیشہ شخص ہے؟“ چوہدری کا ماتھا ٹھنکا۔

”نہیں...... نہیں...... معاملہ کچھ اور ہے۔ مجھے اوپر سے فون آیا ہے کہ کوئی فہد نامی شخص میرے علاقے میں آیا ہے۔ ممکن ہے اسے کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسی حالت میں مجھے اُس سے تعاون کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے، اس علاقے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

میں آپ موجود ہیں۔ آپ کا علاقہ ہے۔ اس لیے میں نے بہ طور احتیاط آپ کو صورت حال سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔" ڈی ایس پی نیازی نے کہا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ اور کوئی خدمت میرے لائق؟" چوہدری نے الوداعی انداز میں کہا۔

"نہیں ...... بس جی ...... میں کسی وقت چکر لگاؤں گا۔ پھر اس سے بھی مل لوں گا۔" نیازی نے کہا اور رسمی گفتگو کے بعد فون بند کر دیا۔ یہ چند فقروں کا تبادلہ نہیں تھا بلکہ اس میں پنہاں وہ آگ تھی جسے فقط چوہدری ریاض ہی محسوس کر سکتا تھا۔ کسی اور کو اس کی حدت کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسے فہد اچھی طرح یاد تھا۔ بس وقت کی دھول پڑنے سے یادیں ذرا کمزور ہو گئی تھیں۔ وہ فہد کو ذرا بھر اہمیت نہ دیتا اگر نیازی اس پر عیاں نہ کر دیتا کہ فہد کے پیچھے بڑے لوگ تھے۔ وہ زمانہ شناس تھا۔ اس ٹیلی فون نے اسے پریشان کر دیا تھا کیونکہ اس واقعے کے بعد سے اب تک اس نے ماسٹر دین محمد کا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔

"لالہ جی! کوئی خاص بات ہے جو آپ یوں سوچ میں کھوئے ہوئے ہیں؟" اس کا بیٹا چوہدری زمان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ وہ خوبرو جوان تھا۔ وضع قطع باپ جیسی تھی۔ آواز میں روایتی جاگیردارانہ کرک موجود تھی۔

"نہیں! ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔" چوہدری نے حقے کے کش پھیپھڑوں میں اُتارا۔

"کچھ تو ہے لالہ جی!" اس نے باپ کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو چوہدری

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد نیازی سے ٹیلی فون پر ہونے والی گفتگو سنا دی۔

"وہ فہد! وہ کیا خاص شئے بن گئی ہے؟" زمان کے لہجے میں استعجاب کے ساتھ ساتھ استہزا کا عنصر شامل تھا۔

"پتہ نہیں! تم بہر حال اُس سے دور رہنا۔" زمانہ شناس چوہدری نے فکر مندانہ انداز میں کہا پھر اُٹھ کر ڈیرے پر آ گیا۔ یہاں کچھ لوگ اُس سے ملنے کیلئے بے تاب ہو رہے تھے سنانے کے بجائے آنے والے ملاقاتیوں کی بدولت اُسے عصر اور مغرب کا درمیانی وقت ڈیرے پر گزارنا ہوتا تھا۔ وہ لوگوں سے جو کام تو تھا مگر ذہن مسلسل فہد کی طرف چلا جاتا تھا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ فہد کی گاؤں آمد بے سبب نہیں تھی۔ شہر میں جا بسنے والے کبھی گاؤں کا رُخ نہیں کرتے۔ پھر فہد کا تو یہاں کوئی بھی نہیں تھا جس کیلئے وہ شہر کی رنگینیاں اور رعنائیاں چھوڑ کر یہاں آ گیا تھا۔ مغرب سے ذرا پہلے کا وقت تھا جب معاذ ڈیرے میں داخل ہوا۔ اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ جھک کر سلام کرنے کے بعد ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"او ئے! خیر تو ہے ناں، کیا ہوا ہے تجھے؟" چوہدری نے اُس کا سوچا ہوا منہ دیکھ کر پوچھا۔

"وہ جی فہد ہے ناں..... وہ جو ماسٹر دین محمد کے گھر آیا ہے۔ اس نے آ کر ڈنگر کھول دیے ہیں اور گھر پر قبضہ کر لیا ہے۔" اس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہوں..... تو یہ بات ہے!" چوہدری نے ہنکارا بھرا۔ وہاں موجود لوگوں کے چہروں پر سوال، استعجاب اور خوف ثبت ہو گیا۔

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakosciety.com

"اس کی یہ مجال؟ میں ابھی دیکھتا ہوں۔ چل میرے ساتھ۔" چوہدری زمان نے اُٹھتے ہوئے کہا تو چوہدری نے ہاتھ اُٹھا کر روک دیا۔ کہا۔ "رک جاؤ! پہلے پوری بات معلوم کرنے دو۔" یہ کہہ کر چوہدری نے سوبے کی طرف دیکھا۔ "تفصیل سے بتا، کیا ہوا ہے؟"

"وہ جی...... میں چارے کا ٹوکا کر رہا تھا۔ باہر سے اُس نے پکارا۔ میں جب باہر آیا تو وہاں بہت سارے لوگ جمع تھے۔ اس نے مجھ سے کہا میں ڈنگر کھول کر لے جاؤں۔ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے دو تین مرتبہ کہنے کے بعد خود ڈنگر کھولنے شروع کر دیئے۔ مویشیوں کو اس نے کھلے پھاٹک سے باہر ہانک دیا۔ میں اتنی دیر میں اندر سے گن اُٹھا کر باہر آیا۔ اس نے مجھ سے گن چھین لی اور مجھے گن سے مارا پیٹا۔ میں نے بہت شور مچایا مگر گاؤں میں سے کسی نے مجھے چھڑانے یا میری مدد کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے ساتھ چند مزدور بھی تھے۔ انہوں نے میرا سامان باہر پھینک دیا۔ میں آپ کو بتانے کیلئے ادھر چلا آیا۔"

تفصیل سن کر چوہدری زمان پھنکارا۔ "میں اس کی......"

"نہیں زمان! رک جاؤ۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اکیلا ہے۔ اکیلا بندہ اتنی بڑا قدم نہیں اُٹھاتا۔ تم اندر چلو۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔" چوہدری ریاض نے کہا اور اس کا بازو تھام کر اندر لے گیا۔ وہاں اکیلے میں بٹھا کر سمجھایا۔ "دیکھ، تیل دیکھ تیل کی دھار دیکھ۔ حالات پر غور کر پھر وار کر......"

"آپ کو پتہ ہے کہ اس نے ہماری کتنی بے عزتی ہوئی۔ اسے روکنا ضروری

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

ہے۔" زمان نے بد تمیزی سے کہا۔

"وہ جتنا بھی پھنے خان ہوگا، میں دیکھ لوں گا۔ حملہ آور کو یہی فوقیت ہوتی ہے کہ وہ حملے کیلئے تیار ہو کر آتا ہے۔ اس لیے غفلت کا فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اس سے یہ فوقیت تو چھین لوں گا۔" چوہدری نے اپنے بیٹے کا شانہ تھپتھپایا اور کہا۔" زمان! حیرت اس پر ہے کہ گاؤں کے سبھی لوگ خاموش تماشائی بنے کھڑے رہے اور موبے کو چھڑانے کیلئے بھی آگے نہیں بڑھے۔"

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ آج وہ تماشائی بنے ہیں۔ کل ہمارا تماشہ بنانے کیلئے نکل کھڑے ہوں گے۔ ہمارا دبدبہ ختم ہوتے ہی سر پہ سوار ہو جائیں گے۔"

"ایسے نہیں ہوتا ہمارا دبدبہ ختم..... وہ! تم اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھو۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔" چوہدری طمطراق سے کہہ رہا تھا۔

صاف عیاں تھا کہ زمان نے دل سے اپنے باپ کی بات کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

چوہدری نے آرام سے کہا۔" موبے کو واپس بھیج دو اور ہاں! نمبردار کو بلا کے اسے ڈنگروں کا بندوبست کرنے کا حکم دے دو۔"

"ابا جی! نمبردار کیا کرے گا؟ زیادہ سے زیادہ فہد کو سمجھانے کی کوشش کرے گا۔ مگر وہ سمجھنے کیلئے گاؤں نہیں آیا۔ آج اس نے اپنا گھر لیا، کل اس نے زمین لے لی تو پھر سنا! اتنے میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔" زمان کا پارہ پھر چڑھ گیا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ گھر اور زمین اسی کی ملکیت ہے۔ ہمارا قصوروار تو بیٹا ماسٹر تھا۔ یہ ماسٹر دین محمد، فہد اور اس کے والدین تو یونہی سزا کاٹتے رہے۔ اب اتنے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

برس بعد وہ اپنی جگہ واپس لے بھی لے تو کیا حرج ہے۔ہمیں شور شرابہ نہیں کرنا چاہیے۔اس کی زمین بھی اُسے واپس دے دینی چاہیے۔" چوہدری ریاض نے فیصلہ کن انداز اختیار کیا۔

"پر یہ طریقہ تو نہیں ہے نا.....وہ آتا ہمارے پاس،ہم اُسے واپس کرتے..... اس کی بدمعاشی قابلِ برداشت نہیں ہے۔" زمان اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"بہت وقت پڑا ہے۔بڑے معاملات سامنے آئیں گے۔پہلے وہ آٹھ برس یہاں سے دور رہا اب شاید ہمیشہ کیلئے جانا چاہتا ہے۔میں دیکھ رہا ہوں کہ پیچھے جاؤ۔" چوہدری کے لبوں پر سفاک مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تو یہ کس بات کی ہے؟ابھی معاملہ ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔"

"او نہیں او ئے!ہر معاملہ جلد بازی اور گولی سے حل نہیں ہوا کرتا۔ہمارا ایک سیاسی پس منظر ہے۔سیاست بہت کچھ کرا دیتی ہے۔وہ وقت گزر گیا جب لوگ ڈانگ سوٹے سے ڈر جایا کرتے تھے۔تم نے دیکھا تو ہے کہ ووٹ دیتے ہوئے سادہ لوح لوگ بھی کتنے چکر دے جاتے ہیں۔آنے والے وقت کے بارے سوچو۔اس کے مطابق چلنے کی کوشش کرو۔ساری زندگی میں نے ہی تو الیکشن نہیں لڑنا۔تمہیں میدان میں ایک نہ ایک دن اُترنا ہے۔تمہیں سو مرتبہ سمجھایا ہے کہ کھیل تماشوں کو چھوڑ دو۔سنجیدگی سے سیاست کے داؤ پیچ سیکھو۔آج وہی زمیندار کامیاب ہے جو سیاست کرتا ہے۔لوگوں کو اپنی عقل سے باندھ کر رکھتا ہے۔" چوہدری نے دبی دبی مسکراہٹ میں بیٹے کو سمجھایا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"پڑ ہا جی! اس کا حوصلہ تو دیکھیں۔ کیا......"

"یہی تو سوچنے والی ہے، دیکھنے کی بات ہے۔ کیا اس نے کیوں کیا؟ کیا حوصلہ اُسے کہاں سے ملا؟" چوہدری کی آنکھیں تردد اور فکر سے معمور ہو گئیں، "چھوڑ اس ذکر کو چل جا! جب تک میں نہ کہوں تو اس فہد کے پھندے میں ٹانگ نہیں اڑائے گا۔ چل شاباش!"

چوہدری نے صوفے سے پشت ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆

قریب عشا تک یہ اطلاع اسی گاؤں میں ہی نہیں، آس پاس کے گاؤں تک میں بھی پھیل گئی کہ فہد نے چوہدری ریاض سے اپنا ٹریکٹر واگزار کرا لیا ہے۔ جو بھی سنتا، انگشت بدنداں ہو جاتا۔ سورج ڈھل جانے کے بعد یہی واقعہ ہر صحن میں موضوع گفتگو تھا۔ کوئی اس کے حوصلے کی داد دے رہا تھا، کچھ اس خوف میں مبتلا تھے کہ اب کیا ہوگا اور کسی کو فہد کی جوانی بھا رہی تھی۔

ایسے میں ماسٹر دین محمد بھی اپنی چارپائی پر پڑا سوچ رہا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ فہد یوں اچانک وار کرے گا اور مار خوابیدہ کی دم پر پاؤں رکھ دے گا۔ اسے آنے والے دن بڑے خطرناک دکھائی دینے لگے۔ اس نے بیکار انبرا صحن کی جانب دیکھا جہاں نیلی کھانا بنا رہی تھی۔

نیلی اپنے گھٹنوں پر ٹھوڑی رکھے بظاہر چولہے میں جلتی ہوئی آگ کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کا سارا دھیان فہد کی طرف تھا۔ فہد کے کارنامے کی اطلاع نے اسے متفکر کر

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

دیا تھا۔ تنہائی کی لو پر جلتے چولہے کی روشنی میں اس کا چہرہ سنہرا لگ رہا تھا۔ بڑی بڑی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔ من میں لرزش اسے بے چین کیے دے رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا کہ برسوں بعد ملنے والے فہد کو شاید وہ اب کھو دے گی۔ اسے احساس نہیں تھا کہ وہ کتنی خطرات کو ذہن میں رکھ کر پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا ارادہ لے کر یہاں آیا تھا۔

اس صبح سے پیشتر تو اس کے ذہن میں بچپن کی چند یادیں تھیں، لیکن صبح اچانک ملنے والی آگہی سے وہ کس قدر خوش ہوئی تھی۔ تب اس نے نجانے کتنے رنگین خواب پلکوں پر رکھ چھوڑے تھے۔ پورا دن خمار میں بیت گیا تھا اسے پہلی بار احساس ہوا کہ لفظ بھی اتنی قوت رکھتے ہیں کہ بندے کو سرشار کر دیں۔ اس کی پرسکون جھیل جیسی زندگی میں انجانی لہریں ابھری تھیں جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ وہ لہروں کی مانند اس کائنات میں خود کو پھیلا ہوا محسوس کرنے لگی۔ فہد کا بیچ وارڈ لوور دیکھنے کا انداز چشم تصور پر ثبت تھا۔ مگر کیا ہوا کہ ڈھلتی شام کے ساتھ ہی اس کے سارے خواب ٹوٹنے لگے تھے۔ کیا خوابوں کی عمری اتنی مختصر ہوتی ہے؟ خمار ٹوٹ کر شکست کا احساس شمن ان رگ و پے میں اتار رہا تھا۔ کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔ اسے فہد پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ آیا ہی کیوں تھا؟ اسے بچپن کی بے ضرر یادوں کے سہارے رہنے دیا ہوتا۔ ایسی اذیت میں تو مبتلا نہ کرتا جو اس کی زندگی میں زہر کی مانند پھیل جائے۔ خواب دیکھنا اس قدر اذیت ناک بھی ہوتا ہے، ایسا تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ وہ ان لمحات میں ایک نئے تجربے سے گزر رہی تھی۔ اگر من میں آگ لگی ہو تو باہر کی حدت متاثر نہیں کرتی

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakssociety.com

کیونکہ چولہے میں بھڑکتی ہوئی آگ کی حدت اسے خیالوں کی دنیا سے نکال نہیں پائی تھی۔

دروازے پر کار رکنے کی آواز سن کر چونک گئی۔ دستک سنائی دی پھر فہد کے قدموں کی چاپ۔ اس نے کھڑکی سے جھانکا۔ فہد کو ابو کے پاس کھڑے دیکھا۔ رسمی علیک سلیک کے بعد انہوں نے پوچھا، "فہد بیٹا! یہ میں نے کیا سنا ہے تمہارے بارے؟"

"بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے۔ میں نے اپنا گھر واپس لے لیا ہے۔" فہد کرسی پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے بولا۔

ماسٹر دین محمد کی آواز لرزی، "بیٹا! وہ بہت ظالم لوگ ہیں۔"

"تو کیا ہوا استاد جی! دنیا کفر کے ساتھ تو رہ سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں۔ آپ یقین رکھیں۔ جتنا ظلم انہوں نے کرنا تھا، کر لیا۔ اب ان کا اٹھنے والا ہاتھ سلامت نہیں رہے گا۔" فہد کا لہجہ پرسکون تھا۔

"تم اکیلے...... میرا مطلب ہے کہ مقابلہ تو قوت کا قوت کے ساتھ ہوتا ہے ناں۔ وہ کسی بھی وقت تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میں بوڑھا بندہ ہوں۔ ڈانگ سوٹا تو اٹھا بھی نہیں سکتا۔ پھر تمہارا ساتھ کیسے دے سکوں گا۔"

"بے شک آپ درست کہتے ہیں لیکن میں نے کہا ناں! آپ یقین رکھیں کہ وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مجھے ڈانگ سوٹے کی نہیں، آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یوں لگتا ہے بیٹا! جیسے تم ان کے بارے میں اچھی طرح جانتے نہیں ہو۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

تیرا میرے بوڑھے اور لاغر وجود کا خیال کرو۔ میں نے بہت مزا کافی ہے اور اب...... "یہ کہتے ہوئے ماسٹر دین محمد کا گلا رندھ گیا۔ تب فہد نے ان کے پیروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "استاد جی! آپ میرا حوصلہ ہیں۔ ایک آپ ہی تو ہیں اس دنیا میں میرا آسرا ہیں۔ مجھے حوصلہ دیں۔" فہد نے حد درجہ جذباتی ہو کر کہا تو ماسٹر دین محمد چند لمحوں تک اس کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر دیر تک اس کا کندھا تھپتھپایا۔ نلنی دونوں کو دیکھتی رہی مگر کوئی فیصلہ نہ کر پائی کہ ایسا ہونا چاہیے تھا یا نہیں۔

اس وقت وہ دونوں کھانا کھا چکے تھے۔ نلنی برتن سمیٹ کر کچن میں جا چکی تھی۔ جب دروازے پر تیز دستک ہوئی، فہد اٹھ کر باہر جانے لگا تو ماسٹر دین محمد نے روک دیا۔ "تم بیٹھو بیٹا! میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

کچھ دیر بعد اس کے ساتھ گاؤں کا نمبردار اندر آیا۔ وہ چھریرے بدن کا چھوٹے قد والا شخص تھا۔ اس نے بڑی سی پگڑی، قمیص اور تہبند باندھی ہوئی تھی۔ وہ آ کر بڑے سلیقے سے بیٹھ گیا اور فہد کی طرف دیکھ کر بولا۔ "آپ کے پاس آئے ہوئے مہمان نے جو حرکت کی ہے، وہ سراسر غلط ہے۔ اس کا احساس ہے آپ کو ماسٹر جی؟...... ہم گاؤں والے جو آپ کی اتنی عزت کرتے ہیں، اس کا یہ صلہ دیا ہے آپ نے۔ جانتے ہیں کہ اس سے چوہدری صاحب کس قدر ناراض ہیں۔ انہوں نے خصوصی طور پر مجھے بلا کر آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو سمجھاؤں۔"

"کیا تم اپنی بات کہہ چکے ہو؟" فہد نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں!" اس نے فہد کی جانب دانستہ طور پر دیکھے بغیر بیکار ابھرا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"تو پھر سنو! میں اس گاؤں میں ماسٹر صاحب سمیت کسی کا مہمان نہیں ہوں۔ یہ میرا گاؤں ہے اور اس گاؤں میں میرا اپنا گھر ہے جسے میں نے خالی کروایا ہے۔ میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔ ہاں! تم اور تمہارے چوہدری نے اب تک جو کیا تھا، وہ غلط تھا۔ اس کا جواب وہ کون ہے؟ تم یا تمہارا چوہدری؟..... تم لوگوں نے اگر ماسٹر جی کی عزت کی ہوتی تو آج یہ اس حال کو نہ پہنچتے۔ مجھے چوہدری کے ناراض ہونے یا نہ ہونے کی کوئی پروا نہیں۔ اور آج کے بعد میرے کسی بھی معاملے میں استاد محترم کے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ براہ راست مجھ سے بات کی جائے۔ سمجھے تم؟" فہد کا لہجہ بتدریج تلخ ہوتا گیا۔

"لڑکے! تم چوہدری کی طاقت کو نہیں جانتے ہو۔ وہ تمہیں چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دے گا۔ یہ اس کی مہربانی ہے کہ مجھے بات کرنے کیلئے یہاں بھیج دیا۔" نمبردار نے تنبیہہ کی۔

"اور تم ہمیں دھمکانے کیلئے آ گئے ہو۔" فہد نے طنز بھرے انداز میں ہی کہا۔

"دھمکانے نہیں، حقیقت بتانے آیا ہوں۔ کیا اس طرح غنڈہ گردی کرتے ہیں۔ تم ان کے پاس جاتے، منت ساجت کر کے اپنا گھر واپس لے لیتے۔ وہ تمہیں تمہارا حق دے دیتے۔ انہوں نے تو اتنے برس تمہارے گھر اور زمین کی حفاظت کی ہے۔ تم اس احسان کا بدلہ دینے کی بجائے الٹا ان کے ساتھ لڑنے جھگڑنے پر کمربستہ ہو گئے ہو۔ شکر کرو کہ انہوں نے تمہاری نادانی کو نظر انداز کر کے مجھے یہاں بھیجا۔" نمبردار کی آنکھیں شعلے اگلنے لگیں۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"نمبردار! تم آنکھوں والے اندھے ہو۔ تم سے بات کرنا فضول ہے۔ گھر تو میں نے لے ہی لیا۔ اب زمین وہ خود دے گا مجھے۔ یہ بات اسے جا کر بتا دو کہ جس طرح میں نے گھر لیا ہے، اسی طرح زمین بھی لے سکتا ہوں۔"

"لگتا ہے کہ تمہارے سر پر خون سوار ہو گیا ہے۔ اس زور سے......"

"نمبردار! آگے ایک لفظ بھی کہا تو..... کہا ہے نا کہ یہ میرے استاد محترم ہیں۔ ان سے تمیز سے بات کرو۔ یقین مانو! میں خون خرابے کے حق میں نہیں ہوں ورنہ تمہارا چوہدری یہ علاقہ چھوڑ کر بھاگ گیا ہوتا۔ میں کسی کا حق نہیں، اپنا حق لینا چاہتا ہوں۔ تمہارے چوہدری نے اگر طاقت دکھانے کی کوشش کی تو اس کا بھرپور جواب دوں گا۔ بتا دینا اسے......" فہد نے غصے میں کہا تو نمبردار اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور کر خاموش ہو گیا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ اسے یوں کھرا جواب ملے گا۔ دونوں کے بیچ کچھ دیر خاموشی حائل رہی پھر فہد نے کہا۔ "اصل میں تمہارے جیسے خوشامدی لوگ اپنے مفاد کیلئے چوہدری جیسے لوگوں کو ظلم کی دعوت دیتے ہیں۔ جب میرے باپ کو بے سرو سامانی کی حالت میں یہاں سے نکالا گیا تھا تب تم کہاں تھے؟ یہیں تھے نا؟ تم نے میرے باپ کی مدد کی؟ ..... کیا اس نے میرے گھر اور زمین کی حفاظت کی غرض سے میرے باپ کو بے دخل کیا تھا؟ ..... میں نادان نہیں ہوں۔ جاؤ اور جا کر اسے کہہ دو۔ ماسٹر دین محمد کی جتنی جنگ اس نے کرنی تھی، کر لی۔ اب میں یہاں ہوں۔ میرے بارے میں سوچو تو ذرا دھیان سے سوچے۔ اب تم بھی چلتے نظر آؤ۔"

"ماسٹر! یہ لڑکا بڑا جذباتی ہو رہا ہے۔ اپنے ساتھ ساتھ تمہاری عزت بھی مٹی میں

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

رہے گا۔ نمبردار کی آواز میں سانپ کی سی پھنکار شامل تھی۔

"یہ لڑکا جو کہہ رہا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب تم جاؤ۔" ماسٹر دین محمد کی آواز میں واضح طور پر لرزش تھی۔

نمبردار نے تاسف اور ہمدردی آمیز انداز میں چوہدری کو دیکھا اور مزید کوئی دھمکی دیئے بغیر بیرونی دروازے کا رخ کیا۔

نلمی باورچی خانے کے دروازے سے لگی ساری باتیں سن رہی تھی۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس کی دانست میں فہد پاگل پن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اسے شاید یہاں کے ماحول کا اندازہ نہیں تھا۔ فقط گھر خالی کروا لینے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اب خطرہ ہمیشہ کیلئے ٹل گیا تھا یا چوہدری نے شکست تسلیم کر لی تھی۔ خطرات کی اُڑہ نات ہوئی تھیں۔ خوف کے سائے پھیل گئے۔ نلمی کے ذہن میں وہ سبھی باتیں گھومنے لگیں جو چوہدری ریاض کے مظالم کے بارے لوگوں سے سن رکھی تھیں۔ خوف بھی عجب شے ہے۔ ایک بار انسانی ذہن کو اپنی لپیٹ میں لے لے تو یقین پر مسلسل ضربیں لگنے لگتی ہیں۔ وہ کانپ کر رہ گئی۔

اس نے دیکھا۔ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ اس کا دل چاہا کہ وہ آگے بڑھے اور فہد کو سمجھائے۔ اسے خبردار کرے کہ جنگ جیتنے کی خواہش اس وقت کی جاتی ہے جب طاقتوں میں توازن ہو۔ وہ کچھ کہنے کی ہمت نہ کر پائی۔ فہد کی آواز کانوں میں پڑی۔

"اچھا استاد جی! میں چلتا ہوں۔ رات اپنے گھر میں گزاروں گا۔"

"دیکھنا بیٹا! دشمن سے غافل نہ ہو جانا۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

ماسٹر جی کی اندیشے سے سرسراتی ہوئی آواز نے نلمی کو چونکا دیا۔ اس کے دل میں شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ فہد کو روک لے، سمجھائے مگر وہ باہر والے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ فہد نے وہیں سے مڑ کر باہر جانا تھا۔ ذرا ہی دیر بعد وہ وہاں سے مڑا تو نلمی نے بلا جھجک اس کا بازو تھام لیا۔ اندر لے گئی۔ فہد اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے تک چلا آیا۔ نلمی کی آنکھوں سے مترشح خوف کی پرچھائیاں دیکھ کر بولا، "کیا ہوا تمہیں؟"

"آپ کو احساس ہے کہ آپ کتنی خطرناک صورت حال سے دوچار ہیں؟" اس کی آواز کے ساتھ اس کی گرفت بھی کانپنے لگی۔

"او ہو! تو یہ بات ہے۔" فہد نے نہایت آہستگی سے اپنا بازو چھڑا لیا اور اس کے شانوں کو تھام کر بولا، "کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں اس آگ میں کودنے سے پہلے بہت کچھ سوچ چکا ہوں۔"

"آپ کو شاید....." اس نے کہنا چاہا مگر کہہ نہ پائی۔ فہد کی آنکھوں نے اس کی زبان تھام لی۔

بولا، "نلمی! میں اس کی فرعونیت سے آگاہ ہوں۔ کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوں۔ کیا ہو سکتا ہے، کیا ہونے والا ہے، سب پر نگاہ رکھتا ہوں۔ تم گھبرانے کے بجائے مجھے یقین دو کہ میرا حوصلہ بلند رکھنے والے میرے اپنے گاؤں میں موجود ہیں۔"

اس کے لہجے اور لفظوں میں کوئی ایسی تاثیر تھی کہ وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ جو نگاہیں خوف زدہ ہرنی کی مانند تھیں، ان میں اترتی ہوئی حیا کے ساتھ نجانے کتنے سوال

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سمت کر اپنا اظہار کرنے لگے۔ تھرتھراتا ہوا وجود ایک دم ساکت ہو گیا۔

تو توقف کے بعد سنناتے ہوئی آواز میں مستفسر ہوئی، "کون اپنے؟"

"تم!" فہد نے ایک ذرا مسکرا کر کہا، "اور کون؟"

"کیا کہا آپ نے؟ میں .....؟" وہ ہانپنے لگی۔

"ہاں نلمی! تم میری اپنی ہو۔ کیا بچپن کی یادیں فقط تمہیں یاد ہیں؟ مجھے نہیں؟...... نہیں...... میں کچھ بھی تو نہیں بھول سکا ہوں آج تک۔ جہاں خود پر ٹوٹنے والی قیامتیں یاد ہیں مجھے، وہاں میں ان لمحوں کو بھی سینے سے لگائے پھرتا ہوں جو تمہارے قرب میں گزرے تھے۔"

"کیا؟" وہ حیرت سے کچھ پوچھنے لگی، رک گئی اور جھینپ گئی، یوں کہ کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

"ہاں نلمی! مجھے میرے اندر بھڑکتی ہوئی آگ ہی نے زندہ نہیں رکھا، محبت کی خوشبو نے مجھے زندہ رہنے کا جواز بھی بخشا ہے۔ میرے بچپن کی کچی محبت...... اب اس قدر پختہ ہو گئی ہے کہ مجھے خود بھی ٹوٹنے نہیں دیتی۔ تم میری محبت ہی نہیں، میرا حوصلہ بھی ہو۔ اگر تم ہی ......"

"فہد! ان چند لمحوں سے پہلے تو میں فقط خوف زدہ تھی مگر اب تو مجھے اپنی زندگی بھی خطرے میں محسوس ہو رہی ہے۔" اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا جس میں اپنائیت جھلک رہی تھی۔

"کیا یہ میری زندگی میری نہیں ہے؟ میں نہیں جانتا کہ تم نے کیسے خواب دیکھے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

ww.pakosociety.com

ہوں گے۔ میں تو اپنے خوابوں کے بارے میں خوب جانتا ہوں۔ محبت بھرے خوابوں میں جس جنت کا تصور میرے ذہن میں ہے، وہ یونہی نہیں مل جانے والی۔ اس کے درمیان آگ کا دریا حائل ہے۔ جس کے پار اتر کر ہی اپنے خوابوں کی سرزمین پر بسا جا سکتا ہے۔ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے دل میں میرے لیے محبت ہے بھی یا نہیں، مگر میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ سمجھ لو! تمہاری خوشی میری محبت کی معراج ہے۔" فہد نے دھیرے سے کہا۔

"فہد! مجھے اعتراف ہے کہ میں نے بھی تمہارے خواب دیکھے ہیں۔ مگر میرے خوابوں کی جنت میں کہیں بھی خون خرابہ یا آگ کا دریا نہیں ہے۔ یہ دنیا بہت بڑی ہے۔ ہم یہاں سے کہیں اور بھی جا سکتے ہیں۔ ایسی جگہ جہاں ....." وہ اپنی دنیا میں کھو کر بول رہی تھی مگر فہد نے ٹوک دیا۔

کہا، "میں تمہیں نہیں سمجھا سکتا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ مجھے یقین چاہیے۔ بھرپور یقین ....."

"اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میں خوش رہ پاؤں گی؟ ان چند لمحوں سے پہلے میری دنیا بہت محدود تھی۔ لیکن اب یہ آپ کی ذات کو بھی سمیٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت کی سب سے بڑی خواہش کیا ہوتی ہے؟"

اس نے کہا، "ہاں مجھے احساس ہے ..... مجھ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

سانسوں کا لمس محسوس کر کے وہ ایک دم سے سمٹ گئی تھی۔

فہد نے اُسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا، "میں چلتا ہوں۔"

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

وہ چلا گیا تھا۔ نمی ساکت کھڑی رہی۔ کار کے سٹارٹ ہونے کی آواز ابھری اور پھر معدوم ہوتی چلی گئی۔

☆☆☆

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ فہد اپنے اسی گھر میں موجود تھا جہاں برسوں پہلے رہتا تھا۔ ان در و دیوار میں اس کی بچپن کی یادیں روشن تھیں۔ وہ بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔ اس کے پاس سوائے سراج اور الیاس کے کوئی کلاس فیلو نہیں آیا تھا۔ سراج اپنے ساتھ کافی ساری کھانے پینے کی چیزیں لایا تھا۔ ان کے درمیان یونہی باتیں چلتی رہیں۔

"یار! لاہور میں تم نے اتنا کچھ بنایا جسے چھوڑ کر تم یہاں آ گئے؟" سراج نے پوچھا۔

"ہاں یار! میں نے چوہدری سے انتقام ہی لینا ہوتا تو وہاں بیٹھ کر بڑے اچھے طریقے سے لے سکتا تھا۔ ممکن ہے تمہیں میری یہ بات یونہی سی لگے مگر آئندہ آنے والے دنوں میں تمہیں یقین آ جائے گا کہ یہاں تبدیلی چاہتا ہوں۔" وہ دھیرے سے بولا

"مگر میرا سوال اپنی جگہ موجود ہے۔"

"میں یہاں پر مٹی کا قرض ادا کرنے آیا ہوں۔ یہ کیسے ہوگا، میں ابھی خود نہیں جانتا۔ مگر میں فرعونیت کا راج توڑنا چاہتا ہوں۔ میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں، اس کے لیے مجھے تم جیسے دلیر لوگوں کی ضرورت ہے، کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ چوہدری نے جو

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakhsociety.com

یہاں خوف طاری کیا ہوا ہو تو؟" نعیم نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"کیوں نہیں! میرا بھائی اس کے عتاب کا شکار ہو چکا ہے۔ جیل، رسوائی اور اب بے روزگاری...... اس نے چوہدری کے لیے جھوٹی گواہی نہیں دی تھی۔ یہ جرم اسے لے ڈوبا۔"

"اور الیاس تم! کیا تمہارے بچے بھی جوتے گانٹھ کر اپنی روزی روٹی کمائیں گے؟ جس طرح تم نے اپنے ہی باپ کا کام اپنایا ہے۔" اس نے الیاس سے پوچھا۔

"کون چاہتا ہے کہ اس کی اولاد بھی لوگوں کے جوتے گانٹھے۔ مگر میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں اپنے بچوں کو سرکاری سکول بھیجتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ افسر نہیں بنیں گے۔" اس نے دردمند لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ کیا ان کے سر میں بھیجا نہیں ہے؟ کیا تمہارے پاس وسائل نہیں ہیں؟ کیا تم اس ملک کے باشندے نہیں ہو؟ تم ٹیکس بھی ادا کرتے ہو مگر تم یہ تک نہیں جانتے کہ تم کتنا ٹیکس ادا کرتے ہو...... اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی؟" یہ کہہ کر اس نے سراج کی طرف دیکھ کر کہا "لوگ چاہے زبان سے کچھ نہ کہیں لیکن ان کے دلوں میں یہی سب کچھ چھپا ہے۔ وہ سوچتے بھی ہیں، مگر انہیں راستہ نہیں ملتا۔ انہیں شعور نہیں کہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کیسے کریں؟"

"تم چاہتے کیا ہو؟" سراج نے پوچھا۔

"یہی کہ ہمارے ذمے جو کام ہے، ہمیں وہ کرنا ہے۔ دیکھو! چوہدری جیسے لوگ اپنی بادشاہی اور دولت میں اضافے کے لیے اپنا کام کرتے چلے جا رہے ہیں جس

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

کے نتیجے میں عوام پس رہی ہے۔ مگر عوام کو اس کا احساس نہیں ہے۔ وہ غریب سے غریب تر ہوتی جا رہی ہے اور لاعلمی میں انہیں لٹیروں کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہے۔" فہد یہ کہتے ہوئے بہت زیادہ جذباتی ہو گیا تھا۔

"تمہاری بات دل کو لگتی ہے لیکن بات پھر وہی ہے۔" سراج نے زور دیا۔

"لوگوں کو یہی سمجھانا ہے کہ لوہے کو کاٹنا ہی ہے تو لوہا بننا ہوگا۔" فہد نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"عوام کا اپنا مزاج ہے۔ وہ تمہاری بات کیوں سنیں گے؟" الیاس نے کہا۔

"میں دیکھ چکا ہوں کہ یہاں کے عوام میں چوہدری کے خلاف نفرت ہے۔ چوہدری کے دبدبہ اور دہشت سے ڈر جاتے ہیں۔ اس گھر سے میرا جذباتی تعلق ہے۔ میں نے اس لیے بھی اسے حاصل کرنا تھا لیکن اب میں نے زمین کے لیے قطعاً کوشش نہیں کرنی۔ تم دیکھو گے کہ چوہدری منت سماجت کر کے وہ زمین مجھے دے گا۔ بس ذرا وقت لگے گا۔ اس سے عوام پر ثابت ہوگا کہ چوہدری اتنا طاقتور نہیں ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ اندر سے بہت کمزور ہے۔"

"دیکھو فہد! میں چوہدری سے نفرت کرتا ہوں اس لیے میں تو تمہاری مدد کروں گا جبکہ الیاس بے چارہ تمہاری کیا مدد کر سکے گا۔" سراج نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دیکھنا کہ لوگ کس طرح ہمارا ساتھ دیں گے۔ تم صرف میری اتنی مدد کرو کہ یہاں گاؤں میں، اس کے ارد گرد جو کوئی گھر یا زمین فروخت ہو رہی ہو وہ مجھے دلوا دو۔" فہد نے کہا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"یہ تو بڑی بات نہیں۔" اس نے سوچ کر چند نام بتائے جو اپنی زمین یا گھر بیچنا چاہتے تھے۔

"میری ان سے بات کراؤ، پھر میں بتاؤں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔"

"اچھا یار! فکر نہ کرو۔" سراج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "سمجھو! کل ہی تمہارا کام ہو جائے گا۔"

"اور پھر سب کاغذی کارروائی کے بعد رقم بھی ادا کر دی جائے گی۔"

فہد نے کہا تو اس نے حیرت سے پوچھا۔ "اتنا پیسہ ہے تمہارے پاس؟"

"ہاں ہے......" یہ کہہ کر اس نے الیاس کی طرف دیکھا، "تم جتنا کماتے ہو، مجھے بتا دو۔ اب تم جوتے بنانا چھوڑ کر میرے پاس رہو۔ بہت سارے کام ہوتے ہیں۔ اگر تم برا محسوس نہ کرو تو......" فہد نے کہا تو الیاس ہنس دیا۔

"اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے؟ میں کون سا اس کام سے خوش ہوں۔"

فہد نے کہا، "اب میں چوہدری کو زیادہ وقت نہیں دینا چاہتا۔"

☆☆☆

سورج طلوع ہو چکا تھا، چوہدری ریاض کے ڈیرے پر نمبردار پہنچ گیا۔ وہاں پر نوکروں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ وہ اکیلا ہی اندرونی کمرے میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ علیک سلیک کے بعد چوہدری نے پوچھا۔

"بولو کیا کہتے ہو تم......؟"

"چوہدری صاحب! سچی بات تو یہی ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اور جیسا اس کا لہجہ

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakistanipoint.com

ہے، اس سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کر کے گا ضرور۔ بڑی آگ ہے اس کے لہجے میں۔" نمبردار نے بتایا۔

"ہوں!" اس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا، "کہتا کیا ہے؟"

تب نمبردار نے اس سے ہونے والی ساری بات بتا دی تو کتنی دیر تک سوچتے رہنے کے بعد بولا، "چلو اس کے بارے میں تو ہم بعد میں بات کرتے ہیں، تم ذرا یہ بتاؤ کہ گاؤں والے اس وقت خاموش تماشائی کیوں بنے رہے تھے جب ڈنگر کھولے گئے تھے؟"

"میں کیا بتاؤں جی؟ یہ تو آپ کو سوچنا چاہیے۔" نمبردار نے مؤدبانہ انداز میں اصل حقیقت کی جانب اشارہ کیا۔

"اگر یہ چھوٹے چھوٹے معاملے ہم نے ہی دیکھنے ہیں تو تم وہاں پر کیا کر رہے ہو؟" اس نے غصے میں کہا۔

"میں ان پڑھ جاہل کیا بتا سکتا ہوں؟" نمبردار نے اسے طرح دی۔

"نمبردار! تم بھول رہے ہو۔ ہمیں صرف ووٹ نہیں چاہئیں بلکہ ہم نے زمینداری بھی کرنی ہے۔ لگتا ہے تمہارے اپنے کام بڑھ گئے ہیں جو ہماری طرف توجہ کم ہو گئی ہے۔" وہ پھنکارتے ہوئے بولا۔

"میں اچھی طرح سمجھتا ہوں چوہدری صاحب! لیکن آج تک ایسا ہوا نہیں۔ آپ نے تو اس علاقے میں کوئی دوسری پارٹی نہیں اٹھنے دی۔" نمبردار نے پینترا بدل کر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"ہم سیاسی پارٹیوں کی ضرورت بھی اسی لیے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہم نے سیٹ نکال لینی ہے اور یہ کیسے نکلتی ہے، کیا تم نہیں جانتے ہو؟ لگتا ہے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو۔" چوہدری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ ہی نے منع کیا تھا کہ اسے کچھ نہیں کہنا ورنہ میں چار بندے بھیج کر اسے گاؤں سے باہر پھینکوا دیتا۔" نمبردار نے شکوہ کیا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ اکیلا ہے۔ تم نے معلوم کیا کہ وہ کل سارا دن کن لوگوں سے ملا ہے، پھر رات کو اس کے پاس کون تھا۔"

"گاؤں کے چند کمینوں کے لڑکے تھے جو کبھی اس کے ساتھ پڑھتے رہے ہیں۔ ایک سراج نامی لڑکا ہے عبدالواحد کا پتر۔ اسے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ ذرا تیز طرار بندہ ہے۔" نمبردار نے بتلایا۔

"جانتا ہوں اُس مردود کو بھی۔ ایک نمبر حرام کا پلا ہے وہ۔ ہاں! تیرا کیا خیال ہے، اب اس فہد کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟" چوہدری رائے لی۔

"کرنا کیا ہے جی! حکم کریں، اسے چوک میں کھڑا کر کے دو چار چھتر لگوا کر یہاں سے بھگا دیتا ہوں۔ پھر جو ہوگا، دیکھا جائے گا۔" اس نے جھٹ سے حل بتا دیا۔

"اگر چار چھتر لگانے سے بات بنتی نظر آتی تو کب کی بن گئی ہوتی۔ اس کا یوں اتنے برس بعد آنا، یوں اپنا مکان لینا اور سب سے بڑی بات کہ گاؤں والوں کا تماشائی بنے رہنا، اس میں کوئی نہ کوئی بات ہے ضرور۔ جا کر وہ معلوم کرو۔ اس کے ساتھ تو وہ سلوک کریں گے کہ ساری عمر یاد رکھے گا۔" چوہدری نے سمجھایا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

"ٹھیک ہے چوہدری صاحب!" نمبردار سر ہلاتے ہوئے کہا، "مجھے اب تک یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ایک طرف تو آپ اسے کچھ نہیں کہہ رہے ہیں، دوسری طرف وہ اپنا مکان چھین چکا تھا۔ ظاہر ہے وہ اب اپنی زمین بھی واپس لے گا۔ اس طرح تو اس گاؤں میں ہی نہیں پورے علاقے میں بھی ....." وہ تیز تیز کہتے ہوئے اچانک خاموش ہو گیا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ اس علاقے میں ہماری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا حتیٰ کہ کوئی اپنی جگہ سے ہل تک نہیں سکتا مگر ..... خیر! یہ تو ایک الگ بات ہے۔ وہ زمین لے لے، اس کی اپنی ہے۔ میرا کوئی بندہ مزاحمت بھی نہیں کرے گا لیکن اسے نہیں معلوم کہ یہی زمین اس کے گلے کا پھندا بننے والی ہے اور تمہیں پتہ ہے کہ یہ میرے لیے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔" چوہدری نے کہا۔

تو نمبردار چونک گیا مگر منہ سے کچھ نہ بولا۔

"اب تم جاؤ اور جو کہا ہے، اس پر عمل کرو۔ دیکھتے ہیں وہ کیا کرتا ہے۔" چوہدری نے کہا اور خود اٹھ گیا۔

☆☆☆

دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ فہد کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا۔ نگی اس کے لیے چائے لا کر پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔ اماں سلاماں کچن میں مصروف تھی جبکہ ماسٹر دین محمد عصر پڑھنے گئے تھے۔ فہد کچھ دیر چائے کے کپ سے اٹھتی ہوئی بھاپ کو گھورتا رہا پھر مستفسر ہوا، "استاد جی نے کوئی بات تو نہیں کی میرے شہر جانے کی؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakosociety.com

"نہیں! کہا تو تھا نہیں۔ آپ کے بتائے بغیر شہر جانے پر متفکر تھے۔" نلمی نے دھیرے سے کہا تو وہ چند لمحے خاموش رہا پھر بڑے ہی سنجیدہ انداز میں بولا۔

"نلمی! بہت سی مشورہ طلب باتیں ہیں مگر ان کی پریشانی کو دیکھ کر خاموش رہتا ہوں۔"

"وہ بوڑھے ہو گئے نا...... اس لیے آپ کو ان پر اعتماد نہیں رہا۔"

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم مجھ سے ناراض ہو، کیا ایسا ہی ہے؟"

"میں کیوں ہونے لگی ناراض؟ آپ کی مرضی، کسی پر اعتماد کریں، نہ کریں۔" اس کے لہجے سے ناراضی جھلک رہی تھی۔

"اعتماد!" اس نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میرا یہاں آنا صرف اس لیے نہیں ہے کہ میں زمین کے ٹکڑے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ میں یہاں اس لیے واپس آیا تھا کہ یہاں تم ہو، استاد جی ہیں اور مجھے دنیا میں یہی ہستیاں ہی تو عزیز ہیں۔ ان پر مجھے اعتماد ہے۔"

وہ شرمائی۔ رخ پھیر کر شکوہ کناں لہجے میں بولی۔ "تبھی آپ نے اب تک ہمیں یہ نہیں بتایا کہ آپ چاہتے کیا ہیں؟"

فہد نے بے ساختہ شانوں سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔ آنکھوں میں جھانکا اور بولا۔ "ہر بندہ دو طرح سے خواب دیکھتا ہے۔ بند آنکھوں سے اور کھلی آنکھوں سے۔ بند آنکھوں والے خوابوں پر ہماری دسترس نہیں ہوتی لیکن کھلی آنکھوں والے خوابوں میں ہماری امیدیں، خواہش اور آرزوئیں گندھی ہوئی ہوتی ہیں۔ نلمی! میں نے بھی چند

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

خواب دیکھے ہیں جنہیں پورا کرنا میری آرزو ہے۔ وقت سے پہلے اگر میں ان خوابوں کو بیان کردوں گا تو ممکن ہے یہ آبگینے ٹوٹ جائیں۔"

"بات تو پھر وہی ہے نا کہ آپ کو خود پر اعتماد نہیں۔" نملی کے انداز میں طنز کا شائبہ تھا۔

"نملی! ایک خواب جو میں نے تمہارے بارے میں دیکھا ہے، اگر بیان کردوں اور اس کی تعبیر نہ ملی تو میں کتنا معتبر ہو جاؤں گا تمہاری نظر میں۔" وہ بولا۔

"یہ آپ کی سوچ ہے ورنہ میں انسان ہوں، سمجھتی ہوں، سوچتی ہوں اور حقیقی انداز میں فیصلہ کرسکتی ہوں۔" وہ روٹھی روٹھی بولی۔

"بات یہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو، بلکہ اس ماحول کی ہے، جس میں خوابوں کے رنگ پوری طرح نکھرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میری ذات پر اعتماد کرو تا کہ ہم دونوں مل کر وہ خوابوں جیسا ماحول بنائیں۔ یہ نہ ہو کہ پہلے ہی ہمت ہار کر مجھے بے حوصلہ کردو۔"

"آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں آنکھیں بند کر کے آپ پر اعتماد کروں اور آپ جو کچھ بھی کرتے جائیں، میں اس پر کچھ نہ بولوں۔" وہ حیرت سے بولی۔

"ہاں! مجھے وہ اعتماد بخش دو۔ سنو! میں تمہیں احترام کی اس سطح پر دیکھنا چاہتا ہوں جہاں تمہیں دیکھنے کے لیے مجھے بھی اپنا سر اٹھانا پڑے۔ تم فقط ماسٹر دین محمد جیسے مجبور باپ کی بیٹی نہ رہو بلکہ امیدوں کا تاج محل بن جاؤ۔ یہ میری جذباتی باتیں نہیں۔ ان کے پورا ہونے میں تھوڑا سا وقت حائل ہے اور بس۔" وہ بے حد جذباتی لہجے میں کہتا

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

چلا گیا تھا۔

وہ تھرتھراتے ہوئے لہجے میں بولی۔ ”اور اگر ایسا نہ ہو تو .....“

”بس! ابھی میں نہیں سننا چاہتا۔ اتنے برس میں نے زندگی کی بساط پر آگے پیچھے ہوتے مہروں کو دیکھا ہے۔ کون، کہاں پر، کس کو مات دیتا ہے؟ یہی دیکھتا آیا ہوں۔ اگر تم مجھ پر یقین رکھو اور میرا حوصلہ بن جاؤ تو کچھ بھی ناممکن نہیں رہے گا۔ ایک خاص منزل تک تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا۔“

”میں تو چل دوں گی مگر مجھے یقین تو ہو کہ ہماری منزل ایک ہے۔“

اس کے چہرے پر پھیلتی ہوئی قوس قزح کے شرگیں اظہار نے عقدہ کھول دیا۔ ایسے سوالوں کے جواب زبان سے نہیں دیے جاتے۔ تبھی فہد نے دھیرے سے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ نلمی نے اس کی طرف دیکھا، پھر شرم سے سر جھکا کر اپنا گداز ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ بولی۔ ”میں آپ کے ساتھ ہوں۔ ہر دم، ہر گھڑی، ہر جگہ .....“

فہد کی گردن تن گئی۔ اس نے ایک دراز لمحوں کو چھوا اور شکریہ کہا اور اس کا ننھا سا نرم ہاتھ چھوڑ دیا۔ ایسے ہی وقت میں ماسٹر دین محمد واپس آ گئے۔

”شہر گئے تھے؟“

”جی ہاں! میں نے چاچے عمر حیات کی زمین خرید لی ہے۔“

”وہ سڑک کے ساتھ والی؟“

”جی استاد جی!“

”مگر کیوں؟“

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

"مجھے ضرورت ہے اس کی۔۔ میں نے اس لیے لیا تھا کہ انہیں رقم دے کر رجسٹری کرا سکوں۔" فہد دھیرے سے بولا۔

"تم اس زمین کا کیا کرو گے؟" ماسٹر دین محمد نے کہا۔ "میں تو سمجھا تھا کہ تم چند دن آئے ہو، واپس چلے جاؤ گے۔ لیکن تم واقعی ....."

"میں نے کہا تھا استاد جی کہ میں کشتیاں جلا کر آیا ہوں۔ واپس نہیں جاؤں گا۔ سراج کے ذریعے میں نے وہ زمین خریدی ہے۔"

"عمر حیات کے بھائی چوہدری ریاض کے پیچھے ہیں۔ وہ تم پر حق شفع دائر کر دیں گے۔" ماسٹر جی نے تشویش سے کہا۔

"آپ بجا کہتے ہیں۔ میں اس کے لیے تیار ہوں۔" اس نے عزم سے کہا۔

"تو ٹھیک ہے بیٹا! جیسے چاہو کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" ماسٹر دین محمد نے کہا اور چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اس کے یہ الفاظ چائے لے کر آتی ہوئی نگی نے سن لیے تھے۔ اس نے کن انکھیوں سے فہد کو دیکھا اور طمانیت بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر چھا گئی۔

☆☆☆

شہر کے تحصیل ریونیو آفیسر کے دفتر میں معززین علاقہ موجود تھے۔ ان میں چوہدری ریاض کے ساتھ فہد بھی تھا۔ اس کے ساتھ سراج بیٹھا ہوا تھا۔ جس نے پہلی بار اس

طرح کی ملاقات دیکھی تھی کیونکہ وہ انجان خاموش بیٹھا تھا۔ یقین تھا کہ فہد کھل کر بات کرے گا۔ چوہدری ریاض نے چاچے عمر حیات کے بھائیوں کی طرف سے پنچائت بلائی ہوئی تھی اور وہ ان کی بھرپور وکالت کر رہا تھا۔

ww.pahsociety.com

"اب دیکھیں جی! اس نے فقد رقم دکھا کر بہت تھوڑی قیمت پر زمین ہتھیا لی ہے۔ اس سے زیادہ تو ان کے بھائی رو رہے تھے۔ اب معاملہ یہیں حل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ہم عدالت میں جائیں گے۔ ہم ان بیچاروں کی حمایت ضرور کریں گے۔"

"جی فہد صاحب! آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا کہتے ہیں آپ؟" اعلیٰ آفیسر نے پوچھا۔

"یہ چوہدری صاحب ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ فریق بن کر آئے ہیں یا منصف؟" وہ پرسکون انداز میں مستفسر ہوا۔

"ظاہر ہے وہ پنچایتی ہیں۔" اعلیٰ آفیسر نے اپنی معاملہ فہمی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

"معاملہ میرا اور ان کا ہے۔ نہ میں نے، اور میری معلومات کے مطابق نہ انہوں نے ہی انہیں زحمت دی ہے۔ درمیان میں یہ چوہدری صاحب کیا کر رہے ہیں؟" فہد کے لہجے میں گہری کاٹ تھی۔

چوہدری نے بھڑک کر کہا، "یہ میرے علاقے کے لوگ ہیں۔ یہ میرے پاس اپنی استدعا لے کر آئے ہیں۔ اب میں ان کے حقوق نہیں بچاؤں گا تو کون ایسا کرے گا؟"

"اس پر میرا سوال ہے کہ چوہدری ریاض سے فیصلے کی اور وہ بھی انصاف کی توقع کی جا سکتی ہے؟"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ وہ علاقے کے معزز شخص ہیں۔ ہر طرح کی پنچایت ان کے پاس آتی ہے کیونکہ ان کا شاندار سماجی اسٹیٹس ہے۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"لیکن میرے نزدیک نہیں ہے۔" فہد نے کہا تو سارے معززین چونک گئے۔ تھوڑے توقف کے بعد، وہ باری باری سب کو دیکھ کر بولا "جس بندے نے برسہا برس سے ایک غریب کسان کی زمین دبا رکھی ہو، اس کے گھر پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہو اس سے انصاف کی توقع کیا کی جا سکتی ہے؟ یہ تو خود ظالم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو یقین نہیں آتا تو چوہدری صاحب سے ہی پوچھ لیں۔"

"چوہدری صاحب! یہ کیا ماجرا ہے؟ ایک معزز نے پوچھا۔

"یہ جھوٹ ہے۔ مجھ پر الزام ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہے؟" وہ تیزی سے بولا۔

"چلیں! فیصلہ یہیں کرتے ہیں۔ اگر میرا کہا جھوٹ ثابت ہو جائے تو میں یہ زمین واپس کر دوں گا اور رقم بھی نہیں لوں گا اور اگر یہ جھوٹے ثابت ہو جائیں ان کی سزا کیا ہوگی؟" فہد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ لڑکا اصل بات سے گمراہ کر رہا ہے۔ یہ جھوٹ سچ بعد میں ثابت ہوتا رہے گا، پہلے ان کا فیصلہ کیا جائے۔" چوہدری نے پہلو تہی کرنا چاہی۔

"اصل میں اس چوہدری نے میری زمین دبائی ہوئی ہے۔ چند دن پہلے میں نے اپنا گھر اس سے واپس لیا ہے۔ ان لوگوں کو اسی نے ورغلایا ہے۔ کیا یہ بھی جھوٹ ہے؟" فہد نے تیزی سے کہا۔

"چوہدری صاحب! آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔" ایک دوسرے معزز نے کہا۔

"اصل میں اس کا باپ سب کچھ چھوڑ کر یہاں سے بھاگ گیا تھا۔ اس نے چوری

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

کی کی اور .....

بکواس بند کرو چوہدری!" فہد نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ "میرے باپ پر الزام لگاتے ہوئے تمہیں شرم آنی چاہیے۔ سچ تو یہ ہے کہ تمہارے کارندوں نے میرے باپ پر ظلم کیے اور گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا تھا۔ آج تم انصاف کے پیکر بنے معزز ین میں بیٹھے ہوئے ہو خبردار! میرے باپ کی شان میں گستاخی کی تو۔"

"فہد صاحب! یہ کیا ہو گیا آپ کو؟" اکمل منیر نے گھبرا کر کہا۔

"اس نے میری زمین دبا رکھی ہے۔ یہ اگر وہ انہیں دے دیتا تو مجھے نئی زمین خریدنے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ باقی رہی بات ان کی ..... تو جب زمین کا مالک راضی ہے تو یہ کون ہوتا ہے ٹانگ اڑانے والا۔ جب مقدمہ ہو گیا تو یہ کیوں پنچائت کر کے آپ لوگوں کا وقت ضائع کر رہا ہے؟" فہد کا چہرہ فرطِ جذبات سے سرخ ہو گیا۔

"چوہدری صاحب! لگتا ہے فہد صاحب سے آپ کا کوئی پرانا لین دین ہے۔" ایک معزز نے کہا۔

"پنچائتی فیصلہ تو یہی بنتا ہے کہ زمین فہد کو دے دینی چاہیے۔" ایک بزرگ معزز نے کہا۔

"جی ہاں عدالتی کارروائیوں میں بہت وقت اور پیسہ لگے گا۔ فیصلہ یہیں ہو جائے تو اچھی بات ہے۔" پنچوں نے کہا۔

"تو پھر بابا لیس بھٹو کو اور پوچھیں؟" اکمل منیر نے چوہدری سے پوچھا۔

"میرا تو خیال ہے کہ فیصلہ یہ ہونا چاہیے کہ ان کا حق بنتا ہے یا نہیں اگر خضر حیات

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakhsociety.com

کے بھائیوں کا حق بنتا ہے تو پہلے انہیں زمین دی جائے۔" چوہدری اپنی بات پر اڑا رہا۔

"اور پھر یہ جھوٹ سچ بھی صاف ہونا چاہیے کہ کیا چوہدری نے میری زمین دبائی ہوئی ہے یا نہیں؟" فہد نے تیزی سے کہا۔

"عدالت کی طرف رجوع کیوں نہیں کیا آپ نے؟" اعلیٰ انجینئر نے فہد سے پوچھا۔

"وقت آنے پر کروں گا۔ یہ پنچائت اگر چوہدری سے بات منوالیتی ہے تو پھر ہم اگلی بات کریں گے۔" فہد نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ فیصلہ اب عدالت ہی میں ہوگا؟" چوہدری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میدان چھوڑ کر مت بھاگو چوہدری! اس طرح تم ان معزز لوگوں کی توہین کر رہے ہو۔"

"اور تمہیں بات کرنا کا سلیقہ ہی نہیں ہے۔ تمہیں کیا پتہ پنچائت کیا ہوتی ہے۔" چوہدری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تو میں نے اپنا موقف ان معززین کے سامنے رکھا ہے۔ تم جھوٹے ہو اس لیے بھاگ رہے ہو۔" فہد نے کہا۔

"یہ جو تم چند اخبار نویسوں اور میڈیا والوں کی وجہ سے اتنا بول رہے ہو نا، وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر سیدھی بات سننا چاہتے ہو تو سنو۔ تمہارا باپ پیشہ ور چور تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

میں نے اسے گاؤں سے بھگایا۔ وہ! چور کا بیٹا میرے سامنے اونچا بول رہا ہے۔ بڑی افسوس کی بات ہے۔" چوہدری نے تیزی سے غصے میں کہا۔

"چوہدری! تمہارا اور میرا سامنا ہو ہی گیا ہے تو اب دیکھنا چور کون ثابت ہوتا ہے۔ میرا باپ نہیں، تم چور ہو۔ تم بھاگ رہے تو بھاگو میں ہر جگہ تم سے یہی مطالبہ کروں گا۔" فہد نے تیزی سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس طرح بات آگے نہیں بڑھے گی چوہدری صاحب! معاملہ اگر اس کی زمین کا ہے تو پھر آپ واپس کر کیوں نہیں دیتے؟" اعلیٰ آفیسر نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"جس طرح غنڈہ گردی سے اس نے اپنا گھر لیا، زمین بھی لے لے۔ کس نے روکا ہے۔ ہاں! عقل مند بنتا اور بندوں کی طرح میرے پاس آتا۔ میں اسے زمین اور گھر واپس کر دیتا۔ اسے تو غنڈہ گردی کا شوق ہے۔ اس نے میرے ملازم کو اس نے مارا تھا۔ یہ کوئی بات ہے بھلا؟" چوہدری نے غصے سے کہا۔

"اب آپ کے پاس اس کی زمین ہے تو واپس کر دیں۔ بات ختم ہو جائے گی۔" ریونیو آفیسر اپنی بات پر ڈٹا رہا۔

"میں نے کب روکا ہے؟ یہ جب چاہے، اپنی زمین لے لے۔" چوہدری کی آنکھوں میں چیلنج چھپا ہوا تھا۔

"چلیں! یہ معاملہ تو حل ہو گیا۔ فہد صاحب! آپ اپنی زمین لے لیں۔ اب دوسرا معاملہ نمٹائیں۔" وہ بولا تو دونوں جانب خاموشی چھائی رہی۔ اس نے خنجر حیات کو

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

اندر بلایا۔ اس نے پوچھا، "خضر صاحب! کیا آپ نے اپنی زمین راضی بہ رضا اور پوری قیمت پر فروخت کی ہے؟"

"جی بالکل! اور مجھے مکمل ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔"

"اگر آپ کے بھائی لینا چاہیں تو؟" اعلیٰ آفیسر نے دریافت کیا۔

"نہیں ..... میں انہیں نہیں دینا چاہتا۔" اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔

"اب کیا کر سکتے ہیں چوہدری صاحب!" اعلیٰ آفیسر نے چوہدری کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اتنی رقم تو وہ بھی دے رہے ہیں۔" چوہدری نے کہا۔

"میں ان کے ہاتھ زمین بیچنا ہی نہیں چاہتا۔ وہ تو کیا، ایک ٹکا بھی نہیں دینا چاہتے، میں جانتا ہوں۔ وہ میری بیٹی کا رشتہ مانگ کر اس کے حصے کی زمین اینٹھنے کے چکر میں ہیں۔ میں یہاں سے سب کچھ بیچ کر کہیں اور جا رہا ہوں۔ عدالت میں بھی میں فہد صاحب کے حق میں بیان دوں گا۔" خضر حیات نے تفصیل سے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ بات صاف ہو گئی ہے چوہدری صاحب!" اعلیٰ آفیسر نے کہا تو چوہدری غصے میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر فہد بڑے سکون سے مسکرا دیا۔ سب لوگ اٹھنے لگے تو سراج نے فہد سے کہا، "کیا چوہدری اتنی آسانی سے زمین سے دستبردار ہو جائے گا؟"

"نہیں! ہم نے اب جا کر سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالا ہے۔" فہد نے گہری سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے اجازت چاہی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

☆☆☆

ماروہ اس ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی جہاں جعفر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ہال پر طائرانہ نگاہ ڈالی اور جعفر کو دیکھ کر اس کی جانب بڑھ گئی۔ بیٹھتے ہی اپنا پرس میز پر رکھتے ہوئے مستفسر ہوئی۔ "سناؤ! فہد کی کوئی خیر خبر رکھتے ہو؟"

"اس کے گاؤں میں ابھی فون سروس نہیں ہے۔ وہ قریبی شہر جاتا ہے تو مجھے کال کرتا ہے۔ شہر کچھ فاصلے پر واقع ہے، اس لیے وہاں آنا جانا کام سے ہی ہوتا ہے۔" جعفر نے بتایا۔

"مجھے کال کیوں نہیں کرتا؟" وہ شکوہ بھرے لہجے میں بولی۔ اس کے شکوے میں غصے کی آمیزش آشکار ہو رہی تھی۔

"اب یہ تو میں نہیں بتا سکتا لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ جب فہد سے بات ہوئی تو اس تک تمہاری شکایت ضرور پہنچا دوں گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔ اگر اسے میرا خیال نہیں ہے تو میں بھی اس کی توجہ کی طالب نہیں ہوں۔" وہ ناک سکیڑ کر بولی۔

"نہیں یار! تم نہیں جانتی ہو، میں جانتا ہوں۔ جس شخص کے ساتھ اس نے جا کر ستا لگایا ہے، وہ خاصا بااثر اور اونچی کھوپڑی والا بندہ ہے۔ میں فہد کے بینک بیلنس کے بارے جانتا ہوں۔ اس لیے کہتا رہتا ہوں کہ اسے ہماری ضرورت پڑے گی۔ اصل میں اس کی ساری توجہ اپنے معاملات پر مرکوز ہے۔" جعفر نے سمجھایا۔

"میں نے وہاں کے میڈیا کے نمائندوں سے رابطہ کیا تھا۔ ان کے ذریعے مقامی ڈی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

ایس پی تک یہ بات پہنچا دی تھی کہ فہد معمولی شخص نہیں ہے، اس کا خصوصی خیال رکھا جائے۔ ممکن ہے فہد اور چوہدری کی چپقلش میں دنگے فساد کی نوبت آ جائے۔" وہ خوفزدہ ہو کر بولی۔

"وہ تو ہوگا ہی، کبھی نہ کبھی تو ضرور ہوگا۔ لیکن وہاں کا ماحول کیسا ہے؟ یہ نہیں معلوم اور ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم ہاں کہ وہ آئندہ کیا کرنا چاہتا ہے۔"

"خیر! جو بھی ہوگا، ہم اسے تنہا تو نہیں چھوڑ سکتے ناں!"

"ہاں! میں نے کافی حد تک وہ ادھر سے رقم کا بندوبست کر رکھا ہے۔ وہ جیسے ہی مانگے گا، میں دے دوں گا۔ ویسے ایک دن اس نے مجھ سے بات کی تھی کہ وہاں پر بزنس کے بھی چانس ہیں۔" جعفر نے اشارتاً کہا۔

"میں سمجھ رہی ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس کا حتمی فیصلہ تو پاپا کریں گے، میں تو بزنس سے تعلق نہیں رکھتی۔ ویسے میں اس کا ماحول بناتی ہوں۔" اس نے آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا۔

"ایک اور بات! اگر اس نے وہاں کسی لڑکی کو اپنا دل دے دیا، مطلب، کسی سے عشق ہو گیا اسے تو پھر تم کیا کرو گی؟...... وہ سیانے کہتے ہیں ناں کہ......"

"سیانے جو بھی کہتے ہیں، مجھے پروا نہیں۔ میں اپنی محبت پر یقین رکھتی ہوں۔ اسے مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا۔" یہ کہہ کر وہ خیالوں میں کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔ "جعفر! بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس پر بہت زیادہ بھروسہ ہو، وہ اس لیے بھی نظر انداز ہو جاتا ہے کہ دوسرا اسے خود سے جدا تصور نہیں کر رہا ہوتا۔ میں نے سوچا ہے،

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇐ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇐ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.pakistanipoint.com

بندے کے اپنے خواب ہیں۔ جنہیں وہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ تم نے بتایا، دراصل وہ اپنے اندر کی جنگ جیتنا چاہتا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ فیصلہ چاہتا ہے وہ۔ اس جنگ کو وہ اپنے اندر سے ختم کرنا چاہتا ہے۔ اور ویسا اسے کر ہی لینا چاہیے ورنہ آخری سانس تک وہ خود سے بھی لڑتا رہے گا۔"

"میں بھی کچھ ایسا ہی سوچتا ہوں۔" وہ آہستگی سے بولا۔

"ہاں! ہماری دوستی یا اپنی محبت کو اس طرح منوا سکتے ہیں کہ اس جنگ کا فیصلہ ہر حال میں جیت کی صورت میں اسے دیں تاکہ وہ باقی زندگی سکون سے بسر کر سکے۔ تب وہ جس کا بھی ہوگا، پورے کا پورا ہوگا ورنہ ادھورا رہ جائے گا۔ کسی کو بھی پوری محبت نہیں دے سکے گا۔" مائرہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ایک بات اور ہے مائرہ! ہم جو اس کے ساتھ دوستی اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، کیا اس انتظار میں ہیں کہ وہی ہمیں مدد کیلئے پکارے تو ہم تب اس کی مدد کو جائیں۔ کیا ہمیں خود سے کچھ نہیں کرنا چاہیے؟" اس نے کہا۔

"ہمیں خود سے کرنا چاہیے لیکن ہمیں معلوم تو ہو کہ ہماری ضرورت کہاں پر ہے؟"

"اب دیکھو سب سے پہلے اس سے رابطے کی کوشش ہے، میں نے یہاں ایک سیل کمپنی سے بات کی ہے، میرے خیال میں چند ملاقاتوں کے بعد یہ فون رابطے والا مسئلہ حل ہو جائے گا پھر جس وقت جو چاہے، اس سے پوچھا جا سکے گا۔ تب اس کی باتوں سے ہی اندازہ ہو جائے گا کہ اسے ہماری کس مدد کی ضرورت ہے۔"

"یہ تم نے بہت اچھا کیا۔" وہ مسکرا کر بولی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"اچھا وہ بات تو درمیان میں ہی رہ گئی۔" جعفر نے سنجیدگی سے کہا۔

"کون سی بات؟" وہ چونکی۔

"یہی کہ اگر اسے وہاں کسی لڑکی سے عشق وشق ہو گیا تو تم کیا کرو گی؟"

"میں نے تمہیں بتا تو دیا ہے۔ میں خام نہیں ہوں۔ خاص ہوں۔ دیکھنا، وہ خود ہی خود سے کہے گا۔" وہ بڑے فخر سے بولی۔

"خدا کرے کہ تمہاری خوش فہمی درست ثابت ہو۔" وہ گہری سنجیدگی سے بولا۔

"اچھا! تم اس کی باتیں کرتے رہو گے یا کھانے وانے کا آرڈر بھی دو گے؟" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہمیشہ اپنے عورت ہونے کا فائدہ اٹھانے پر کمر بستہ رہتی ہو۔ خود سے کبھی نہ کھلانا۔ ہاں!" اس نے کہا تو مائرہ کے لبوں پر مسکراہٹ موجود ن ہوگئی اور اس نے قریب کھڑے ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ جعفر کے سامنے اپنا غبارِ خاطر نکال کر ہلکی پھلکی ہو گئی تھی۔

☆☆☆

یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ جہاں پر ظلم ہو وہاں ظالم کیلئے نفرت موجود نہ ہو۔ چونکہ مظلوم بے اختیار اور کمزور ہوتا ہے، اس لیے خوف سے دبا رہتا ہے۔ اسے کوئی ایسا راستہ یا سہارا نہیں ملا پا رہا ہوتا جس سے وہ اپنی نفرت کا اظہار کر سکتا ہو۔ فہد کو اچھی طرح معلوم تھا کہ پورے علاقے میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کمزور تو ہیں لیکن کسی نہ کسی حوالے سے چوہدری یا اس کے کارندوں کے ہاتھوں ظلم کا شکار ہو

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چکے ہیں۔ فہد کی آمد کے ساتھ چوہدری کا رعب داب کم ہو گیا تھا۔ دوسری جانب لوگوں کی نگاہوں میں فہد طاقت کی علامت بن کر سامنے آیا تھا۔ اس کے پیچھے گھر میں لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ اس نے بے شمار کہانیاں سنیں، لوگوں کے دکھ درد اور مسائل سے آگہی حاصل کی اور ممکنہ حد تک ان کی مدد بھی کی۔ سراج نے ہر جگہ حتیٰ کہ شہر میں ہونے والی پنچایت کا تذکرہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ اسے بڑھا چڑھا کر پیش کرتا تھا۔ چاچے خضر حیات نے نہ صرف زمین کا قبضہ دے دیا تھا بلکہ یہ وعدہ بھی کر لیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کے بعد وہ یہاں کا گھر بھی اسے فروخت کر کے چلا جائے گا۔ بہت سارے دن گزر جانے کے باوجود فہد نے اپنی زمین کا قبضہ نہیں لیا تھا۔ اسے یہ احساس تھا کہ چوہدری کہیں پر اس کیلئے گھات لگائے بیٹھا ہو گا۔ جبکہ ہر طرف سے یہی سوال اٹھنے لگا تھا کہ وہ اپنی زمین واپس کیوں نہیں لیتا تھا۔ وہ ہنس کر ٹال جاتا۔ گاؤں کے لوگ بھی آنکھیں رکھتے تھے۔ ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت موجود تھی۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ شہر سے کافی لوگ گاڑیوں پر اس سے ملنے آتے تھے۔ کچھ دنوں سے سیل فون کمپنی نے سراج کے ڈیرے پر ٹاور لگانا شروع کر دیا تھا۔ پورے علاقے میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔ اس دن وہ رات کا کھانا کھا کر اپنے استاد کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے دریافت کیا، "تم نے گاؤں میں دو کنال کا پلاٹ کیوں خریدا ہے؟"

"اچھا کیا جو آپ نے پوچھ لیا، مگر میں نلی کے آنے پر جواب دوں گا۔"

دروازے سے ہٹ کر کھڑی نلی چائے اٹھائے ان کے پاس پہنچ گئی۔ تب ماسٹر جی نے پوچھا، "تمہارے پاس اتنی رقم کہاں سے آئی؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

"سچ پوچھیں تو میں ساری جمع پونجی لگا چکا ہوں۔ اب میرے پاس مزید کچھ نہیں ہے۔" فہد نے دھیرے سے کہا۔

"تو یوں کیوں فنائس کر رہے ہو؟ خضر حیات سے جو زمین لی تھی، اس کا قبضہ لینا باقی ہے۔ تمہاری زمین ان کے قبضے میں ہے۔ پونجی تم نے لٹا دی۔ وہ جو تم فیکٹری کی بات کر رہے تھے، اس کا کیا ہوگا؟ یہی رقم اگر تم کسی کاروبار پر لگاتے تو بہتر تھا۔" ماسٹر دین محمد کے لہجے میں گہری تشویش مضمر تھی۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ وہ سب ہوتا رہے گا۔ میں تو دو کنال کے پلاٹ کے بارے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"لو! نلی بھی آ گئی ہے۔ اب بتاؤ۔" ماسٹر جی نے کہا۔

فہد نے پوچھا، "نلی! اگر میں تمہیں ایک اچھا سا سکول بنا کر دوں تو کیا تم اسے چلاؤ گی؟"

"مطلب؟ سکول؟ میں کچھ سمجھی نہیں۔"

"ہاں! یہاں کی بچیاں صرف پرائمری کلاس تک پڑھ سکتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بہت آگے تک پڑھیں۔ جو تمہاری طرح پڑھ چکی ہیں، وہ سکول میں معلمہ بن جائیں اور علم کی روشنی بانٹیں۔" اس نے لگن سے کہا۔

"میں تو لوں گی مگر......" نلی کو تذبذب تھا۔

"مگر کیا؟" وہ جلدی سے بولا، "میں تمہاری مدد کروں گا ناں!"

"ٹھیک ہے...... میں کوشش کروں گی۔" وہ بولی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"پھر آج سے ہی تم اپنا کام شروع کر دو۔ میں اس پر عمارت بنواتا ہوں، تم تب تک اسٹاف اور داخلہ لینے والے بچوں کے بارے ہوم ورک کر لو۔"

"وہ تو ہو جائے گا مگر تمہارے پاس عمارت کیلئے پیسے کہاں سے آئیں گے؟ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہارے پاس اب کچھ نہیں بچا۔" ماسٹر دین محمد نے اُسے گھورا۔

"ہاں جی! جب وہ کہہ رہے ہیں کہ ہو جائے گا تو ہو جائے گا۔ ہاں! کیا ہم ان کا ساتھ نہیں دیں گے؟" ملکی نے لاڈ سے کہا تو ماسٹر دین محمد نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ پھر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ وہ کچھ سمجھ گیا تھا۔ اسی بچی نے نہ صرف اسے کئی اندیشوں میں مبتلا کر رکھا تھا بلکہ اُسے ایک فرحانیت کا احساس بھی بخشتا تھا۔

"استاد محترم! کیا آپ کو میری بات اچھی نہیں لگی؟" فہد نے پوچھا۔

"اچھی ہے، بہت اچھی ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا کرنا چاہ رہے ہو۔ دراصل تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے بندے کو حقیقی معنوں میں شعور ملتا ہے۔ علم ہی حیوانیت سے انسانیت کی طرف لاتا ہے۔ ہمارے ملک پر جاگیرداروں کا جو تسلط قائم ہے، اس کا خاتمہ تعلیم سے ہی ممکن ہے مگر..... مگر جس کام کا تو نے بیڑا اٹھالیا ہے، یہ اپنے تکمیل تک پہنچے گا تو ناقدِ ثابت ہوگا ورنہ مایوسی کے پہلے سے بھی گہرے بادل منڈلانے لگیں گے۔ ادھورا مشن لوگوں کا حوصلہ توڑ کر رکھ دے گا۔" ماسٹر دین محمد کے لہجے میں تردد اور تشویش ہلکورے لے رہا تھا۔

"آپ بجا کہتے ہیں مگر دعا کریں کہ اللہ رب العزت مجھے استقامت اور قوت دے۔" فہد نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

"میری دعائیں تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں بیٹا!" ماسٹر دین محمد نے پھر دھیرے سے کہا۔

"اصل میں استاد جی! یہ آپ سمجھتے ہیں کہ فقط تعلیم سے کچھ بھی نہیں ہوتا جب تک اس میں روح نہ ہو۔ میں فقط چوہدری کے خلاف نہیں ہوں، بلکہ چوہدری جیسے بندوں کی سوچ کے خلاف ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ اس کے نتائج حاصل کرنے میں وقت لگے گا، ممکن ہے اس فصل پر ثمر میرے مرنے کے بعد آئے مگر میں بارش کا پہلا قطرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والے بندے اپنی اولاد کو تعلیم دینے کے لیے غیر ممالک تک بھجوانے کا بندوبست کرتے ہیں مگر اپنے ہی وطن میں جتنے بھی منصوبے بنتے ہیں، انہیں ناکام کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ میں ان کی مذموم حرکات کو لگام ڈالنا چاہتا ہوں استاد جی!"

فہد نے اپنے استاد کے سامنے اپنا مطمح نظر رکھا جس پر دونوں کے درمیان خاصی طویل بحث چھڑ گئی۔ بحث کی بساط فہد کے اٹھنے پر سمٹ گئی۔

وہ اپنے گھر پہنچا تو کیاں کے ساتھ سراج کو اپنا منتظر پایا۔ اس کے ساتھ ایک بوڑھا شخص موجود تھا جسے فہد پہچان نہیں سکا۔ سراج نے بزرگ کا تعارف کرایا۔ "فہد! یہ بابا نعمت علی ہے۔ اس بندے کا باپ ہے جس کے پاس تمہاری زمین ہے۔ پہلے یہ وہیں کاشتکاری کرتا تھا، اب اس کا بڑا بیٹا وہاں کام کرتا ہے۔ یہ تم سے کچھ پوچھنے آیا ہے۔"

"جی! کہیں بابا جی؟" فہد نے احترام سے پوچھا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

"بیٹا! میں نے ساری زندگی چوہدریوں کی نوکری میں گزاردی ہے۔ اچھا برا جیسا بھی تھا، میرا وقت گزر گیا۔ میں سارے حالات کے بارے جانتا ہوں۔ جس دن تم آئے تھے، اسی دن میں سمجھ گیا تھا کہ تم اپنی زمین واپس لے کر ہی رہو گے۔ گھر خالی کروانے کے بعد اتنی دیر بعد تک تم نے اپنی زمین نہیں لی تو مجھے اس میں بڑا خطرہ دکھائی دیا۔ مجھے آج ہی پتہ چلا ہے کہ چوہدری نے میرے بیٹے کو بندے تیار رکھنے کا حکم دیا ہے کہ اگر تم زمین واپس لینے کیلئے وہاں پہنچو تو تمہیں آڑے ہاتھوں لیا جائے۔" بوڑھا نعمت علی یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"اس کا مجھے پوری طرح احساس ہے بزرگو! آپ کیا چاہتے ہیں، یہ بتائیں۔" فہد نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں یہی چاہتا ہوں کہ خون خرابہ نہ ہو۔ میرا بیٹا جذباتی ہے۔ ناسمجھ ہے۔ وہ چوہدری کی انگلیوں پر ناچتا ہے اور پوری طرح تمہارا راستہ روکنے کیلئے تیار ہے۔ کوئی ایسی راہ نکالو کہ جھگڑا فساد نہ ہو اور زمین تمہیں مل جائے۔" اس نے اپنا عندیہ ظاہر کیا۔

"بابا جی!" سراج نے دخل دیا۔ "اگر آپ کا بیٹا، آپ کی بات ہی نہیں مانتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

فہد نے کہا۔ "میں امن چاہتا ہوں لیکن ظلم کے آگے سر نہیں جھکا سکتا۔"

سراج نے سینہ ٹھونکا۔ "اگر فہد کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو ہم اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں گے بابا جی! چوہدری تو چاہتا ہی یہی ہے کہ ہم آپس میں لڑ جھگڑ کر برباد ہو جائیں۔ مریں یا پٹیں جائیں، فائدہ چوہدری کو ہی پہنچے گا۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakistanipoint.com / www.pakistanipoint.com

"میں نے بھی یہی سمجھا ہے کہ جیسے؛ دوسرے لوگوں کو ابھی تک شک و شبہ ہے کہ فہد آج آیا ہے، کل چلا جائے گا لیکن اب لگتا ہے کہ یہ ادھر ہی رہے گا۔ یہاں پر جائیداد خریدنے کا مطلب یہی نکلتا ہے ناں ..... لوگوں کو بھی اب یقین آنے لگا ہے۔ میں چوہدری کے قانون میں اپنی نسل سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟" نعمت علی نے مدد طلب نظروں سے فہد کو دیکھا۔

"بابا جی! یہ میرا گاؤں ہے اور میں نے یہیں رہنا ہے۔ آج نہیں تو کل، زمین چوہدری کو دینا ہی ہوگی۔ اب یہ فیصلہ آپ کے بیٹے کو کرنا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے؟ اگر وہ صرف زمین چاہتا ہے تو کاشتکاری کرتا رہے، میں اُسے نہیں اٹھاؤں گا۔ اگر وہ لڑنا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ جنت آنے پر....."

"نہیں بیٹا!" نعمت علی نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹی۔ "وہ مہینے تک فصل تیار ہو جائے گی۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کا نقصان نہ ہو۔ زیادہ تو یہ پر تو چوہدری نے اپنا مال ڈنگر باندھ رکھا ہے۔ بے چارہ کاشت کر رکھا ہے۔ وہ غریب ....."

"وہ غریب مجھ سے آ کر بات تو کرے۔ میں اس کا نقصان نہیں ہونے دوں گا۔" فہد نے حتمی انداز میں کہا۔ بوڑھے نعمت علی کے چہرے سے الجھن رفو ہوئی۔ پھر ان میں طے پایا کہ وہ کس طرح اپنے بیٹے کو سمجھائے گا۔

اگلی صبح وہ چوپال میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ موجود تھے۔ اسی وقت بوڑھا نعمت علی اپنے بیٹے کو لے آیا۔ فہد نے وہاں موجود لوگوں سے کہا کہ اس کی فصل کا تخمینہ لگائیں۔ مناسب رقم طے ہوتے ہی اس نے شام تک ادائیگی کا وعدہ کیا۔ وہ

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

مطمئن ہو کر چلے گئے تو سراج نے فہد سے کہا۔ "شام تک کا وقت کیوں دیا؟ ابھی اسے رقم دے کر لکھوا لیتے ورنہ ختم ہو جاتا۔"

"میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔" فہد نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" سراج چونکا۔ "بھلے آدمی! مجھے کہہ دیا ہوتا یا اس سے چند دن کی مہلت لے لی ہوتی۔ اب کیا ہوگا؟"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ فکر نہ کرو۔ کسی کو یہ مت بتانا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔" فہد نے کہا۔ سراج نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر فکر مندی کی غماز پرچھائیاں لرز رہی تھیں۔ وہ سمجھ گیا۔ فہد کا کندھا تھپتھپا کر بولا۔ "تم گھبراؤ نہیں...... میں کچھ کرتا ہوں۔"

سراج عزم لے کر اٹھا اور چلا گیا۔ فہد نے ماسٹر دین محمد کے گھر کا رخ کیا۔ ماسٹر جی حسب معمول چارپائی پر پڑے تھے۔ نبلی اندرونی کمرے میں کسی کتاب پر جھکی ہوئی تھی۔ اسے فہد کی آمد کی خبر ہوگئی۔ کتاب بند کر کے ماسٹر اور فہد کے پاس چلی آئی۔ مستفسر ہوئی۔ "آپ کیلئے چائے لاؤں؟"

"نہیں...... دل نہیں چاہ رہا۔" وہ بلا تکلف بولا۔

ماسٹر دین محمد نے اس کے متفکر چہرے کو دیکھا۔ "خیریت ہے فہد؟ کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں، بس سوچ رہا ہوں کہ شہر جاؤں یا نہ جاؤں۔ اس لیے کپڑے تبدیل کرنے آیا تھا۔" وہ دھیرے سے چلا۔

"شہر کیا لینے جا رہے ہو؟" ماسٹر دین محمد تشویش سے پوچھا۔ اس نے مختصراً سارا

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

معاملہ بدل دیا تو انہوں نے پوچھا "تو شہر سے تم رقم لینے جا رہے ہو؟"

"جی!" عبد نے کہا اور نلسی کی جانب دیکھ کر بولا "میرے کپڑے۔"

وہ اٹھی اور اندر چلی گئی۔

☆☆☆

سہ پہر کے وقت چوہدری ریاض کے ڈیرے پر کافی لوگ جمع تھے جن میں زیادہ تر فہدی کے گاؤں کے تھے۔ نمبردار اور زمان بھی وہیں تھے۔ بابا نعمت علی کے بیٹے نذیر اور فہد میں طے پانے والا معاہدہ ان کے درمیان زیر بحث تھا۔ چوہدری ریاض نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ اصل کام بابے نعمت نے دکھلایا ہے جس نے جا کر فہد سے بات کی۔ ساری زندگی ہمارا کھاتا رہا، اب ہمارے خلاف ہو کر اس سے جا ملا۔"

"اس دن بھی آپ نے کہا تھا کہ میں وہاں پر کیا کر رہا ہوں، اب لوگ اپنا نفع نقصان دیکھتے ہیں۔ کسی کو نہیں پوچھتے۔" نمبردار نے کہا۔

"او یار! پہلے کون سا اپنا منافع نہیں دیکھتے تھے۔ ہم نے ان لوگوں پر کیا کیا احسان نہیں کیے۔ لوگ بڑے احسان فراموش واقع ہوئے ہیں۔" چوہدری نے تیز لہجے میں گلہ کیا۔

"اب کیا کیا جائے چوہدری صاحب؟...... وہ تو اپنی زمین کا قبضہ آج شام کو لے لے گا۔ زیادہ جو کرے گا تو صبح تک ٹھہر جائے گا۔ اپنی تو بات نہ رہی نا!" نمبردار نے دھیرے سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"تم اس نذیر کو ساتھ کیوں نہیں لائے؟ میں یہاں اس کی چھترپریڈ کرتا۔ خیرا دیکھتے ہیں۔ ابھی کون سا اس نے قبضہ دے دیا ہے۔" چوہدری نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میں تو آپ کا حکم سننے کیلئے حاضر ہوا تھا۔" نمبردار نے اپنی وفاداری جتائی۔

"اتنی عمر گزار دینے کے باوجود بھی تمہیں نہیں معلوم کہ تم نے کیا کرنا ہے تو پھر جاؤ! میرے خیال میں اب تم بوڑھے ہو گئے ہو۔" چوہدری کا لہجہ طنزیہ تھا۔

وہاں موجود لوگوں نے نمبردار کو دیکھا۔ اسے سبکی ہوئی۔ بولا، "نہیں جی! میں آپ کا تابع دار ہوں۔ میرے بندے تیار ہیں۔ جب بھی آپ حکم دیں گے، سب اُٹھ کھڑے ہوں گے۔"

"بس پھر تیار رہنا۔ جا کر نذیرے کو سمجھاؤ۔" چوہدری نے قدرے اکتائے ہوئے انداز میں کہا تو نمبردار اپنے ساتھ آئے ہوئے بندوں کو لے کر چلا گیا۔

دونوں باپ بیٹا رہ گئے۔ بیٹا بولا، "لالہ جی! آپ پتہ نہیں کس مصلحت سے کام لے رہے ہیں۔ فہد کو پہلے دن ہی سبق سکھا دیا ہوتا تو وہ اب ہماری زبان سمجھ رہا ہوتا۔ جس طرح دن گزرتے جا رہے ہیں، وہ لوگوں میں اپنی جگہ بناتا جاتا ہے۔"

"یہی تو بات ہے، وہ اسلحے سے نہیں، دماغ سے لڑ رہا ہے۔ تم میں یہ قوت نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں اس سے دوستی گانٹھ لینی چاہیے۔" چوہدری نے اپنے شیر جیسے بیٹے کو بہ نظر غور دیکھتے ہوئے کہا۔

"دشمنوں میں اپنی شکست تسلیم کر لینی چاہیے۔ یہ بات ہے؟ لالہ جی! اس طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

تو ہماری بڑی بے عزتی ہوئی۔" زمان کا بچہ باغیانہ محسوس ہو رہا تھا۔

"تو بتاؤ! ہم یہ نہ کریں تو کیا کریں؟ مجھے نذیرے پر اعتماد تھا، اب وہی......"

"بابا جی! اب میں قدم اٹھاتا ہوں، آپ دیکھتے رہیں۔" زمان یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ہمیں جھکنا پڑے۔" باپ نے تنبیہ کی۔

"جھکنا کیوں پڑے گا؟ ہمارے کمی کمین ہی ہمارے خلاف بغاوت کریں تو پھر ہمارا جینا کیا ہوا؟" زمان نے نخوت بھرے انداز میں چھاتی پھلائی اور باہر نکل گیا۔

ڈیرے پر ہی اس کے چند پالتو غنڈے موجود تھے۔ اس نے انہیں ساتھ لیا اور اپنی لینڈ کروزر میں بیٹھ کر قصبے کے گاؤں جا پہنچا۔ سورج ڈھل گیا تھا۔ چوپال میں کچھ لوگ موجود تھے۔ کچھ نماز پڑھنے کیلئے مسجد جا رہے تھے۔ زمان نے وہیں جا کر گاڑی روکی اور اتر کر کھڑا ہو گیا۔ قریبی دکاندار کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا، کہا: "نذیرے کو بلا لاؤ۔"

"جی اچھا! میں بلا لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر پہلے تو یہیں تھا۔" دکاندار نے زمان کے تیور دیکھتے ہی وہاں سے فوراً ہٹنے میں عافیت جانی۔

"یہاں کیا کر رہا تھا وہ؟" زمان نے بلند آواز میں پوچھا۔

"جی! یہاں اس نے قبضے سے رقم لی ہے اور پٹواری کے سامنے زمین کی کاشتکاری سے دستبرداری کے کاغذ پر انگوٹھا لگایا ہے۔ گاؤں کے بہت سے لوگ یہاں موجود تھے۔" اس نے دور کھڑے ہو کر تفصیل بتائی۔ اس دوران وہاں پر لوگ جمع ہونے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

گئے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ چوہدری زمان اتنا برہم کیوں تھا۔ زمان نے اپنے غنڈوں سے کہا۔ "آؤ! اس کے پاس چلتے ہیں۔ گھر پر۔"

ڈرائیور نے اس کے اشارے پر گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ چند گلیاں گھومنے کے بعد وہ نذیر کے کچے مکان کے سامنے تھا۔ اپنے خاص کارندے سے مخاطب ہوا۔ "اسے باہر نکال لاؤ۔"

اس کا کارندہ گن لہراتا ہوا نذیر کے گھر میں گھس گیا۔ چند ہی لمحوں میں اسے کالر سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔ نذیر کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ رہا تھا۔ اس دوران کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے۔

"اوئے نذیرے! تمہاری یہ جرأت کہ ہم سے پوچھے بغیر سودا کر لیا؟ رقم بھی پکڑ لی۔ وہ!" زمان کے لہجے میں گہری کاٹ تھی۔

"معاف کر دیں جی....." نذیر کے بولنے سے پہلے ہی بوڑھا نعمت علی ہاتھ جوڑے سامنے آ گیا۔

"ساری شیطانی تیری ہی ہے بڈھے!" زمان نے غیظ بھرے انداز میں کہا اور قدم بڑھا کر زوردار طمانچہ نعمت علی کو جڑ دیا۔ وہ ضعیف تھا۔ سہہ نہ پایا اور لڑھک گیا۔ پھر اٹھ کر اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ زمان کا ہاتھ پھر ہوا میں بلند ہوا۔ نذیر حائل ہو گیا۔ بولا۔ "بس کرو چوہدری صاحب! میں نے اپنی مرضی سے پیسے لیے ہیں۔ لالہ جی کا اس معاملے میں کوئی عمل دخل نہیں۔"

"اوئے تیری یہ ہمت!" زمان نے پاگلوں کی مانند چیخ کر کہا اور اس پر پل پڑا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

وہ مار کھاتا رہا۔ تھپڑوں اور گھونسوں کی بارش برستی رہی۔ نعمت علی بار بار ہاتھ باندھ کر سامنے آ رہا تھا۔ منت سماجت کر کے بیٹے کو اس کی بربریت سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایسے ہی لمحوں میں نذیر کے ہاتھ میں ایک پتھر آ گیا۔ اس نے پورے جوش سے زمان کے سر میں دے مارا۔ پھر تیزی سے قریب کھڑے غنڈے کے ہاتھ سے گن چھین لی۔ اس نے اتنی تیزی سے یہ جسارت کی تھی کہ گن بردار کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ یہ بہت نازک مرحلہ تھا۔ وہ خوف زدہ تھا۔ کسی بھی لمحے کوئی مار سکتا تھا۔ زمان اُسے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ تبھی اس نے گن پکڑی اور فائر کر دیا۔ نذیر لمحہ بھر میں ہی خون سے لت پت ہو گیا۔ وہاں پر موجود لوگ خوف سے سن ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جیسے سبھی کو ہوش آیا اور وہ وہاں سے بھاگے۔ کسی میں یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ زندگی کی بازی ہارتے ہوئے نذیر کو اٹھاتے اور سنبھالتے۔ زمان نے چاروں طرف دیکھا۔ غیظ بھری آواز میں کہا، "اوئے! سب لوگ سن لو۔ اب کسی نے ہمارے خلاف سر اٹھانے کی کوشش کی تو اس کا اس سے بدتر انجام کیا جائے گا۔ کوئی شک و شبہ میں نہ رہے۔"

یہ کہہ کر اس نے گن پاس کھڑے ساتھی کو تھمائی اور اپنی لینڈ کروزر میں بیٹھ گیا۔ چند ہی لمحوں بعد لینڈ کروزر مٹی اڑاتی گاؤں سے نکل گئی۔ زمان نے ایک پل کو مڑ کر نہیں دیکھا تھا کہ نذیر گولی کھانے کے بعد مر گیا تھا یا اس میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ اس کے کانوں میں نعمت علی کی ہیجانی چیخ و پکار کچھ دیر تک تو بازگشت کرتی رہی پھر معدوم ہو گئی۔

وہ گاؤں میں اپنی دہشت جمانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

☆☆☆

گاؤں پر خوف وہراس چھایا ہوا تھا۔ نذیر کی رسم قل پر اتنا زیادہ اجتماع نہیں ہو سکا تھا۔ گاؤں کی مسجد میں لوگ جمع ہوئے، ایصال ثواب کی دعا ہوئی اور لوگ بنا کوئی تبصرہ کیے لوٹ گئے۔ فہد وہیں تھا۔ وہ افسردہ سا مسجد سے نکل کر چوک میں آ بیٹھا۔ وہیں سراج بھی آ گیا۔ اس کے ساتھ چند لوگ تھے۔ وہ بھی مسجد سے نکلے تھے۔ ان کے بیٹھنے پر فہد نے بڑی آزردگی سے کہا۔ ''اس گاؤں میں آج ہم نذیر کے قل پر جمع ہوئے ہیں۔ کل ایسا ہی واقعہ گاؤں کے کسی اور جوان کے ساتھ پیش آئے گا۔ سب جانتے ہیں کہ قتل کس نے کیا ہے مگر پولیس ایک نیتے نام کے بندے کو پکڑ کر لے گئی ہے جس نے اقرار جرم بھی کر لیا ہے۔ ظالم تو صاف بچ گیا نا!''

''یہ اس لیے بیٹا کہ جب مقتول کے ورثا ہی مدعی نہیں بنے۔ چوہدری فیجے کی بھی ضمانت کروا لے گا۔ کیس کی عدم پیروی کی وجہ سے نیتا بھی صاف بچ جائے گا یا زیادہ سے زیادہ وہ چار سال تک اندر ہو جائے گی۔'' ایک بزرگ نے دکھ سے کہا۔

''فہد! کیا تمہیں نہیں پتہ کہ انصاف کیلئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے؟ کتنا پیسہ لگانا پڑتا ہے۔ دفتروں کی خاک چھاننا پڑتی ہے۔'' سراج نے قدرے غصے سے کہا۔ وہ ایک کیس کے سلسلے میں چوہدری کے مقابلے میں عدالتوں کے دھکے کھا چکا تھا۔

''بلکہ پتر! جب گواہی نہیں ملیں گے تو عدالت بھی کچھ نہیں کر سکے گی۔ فیصلہ ثبوت اور پکی گواہی پر ہوتا ہے نا!'' اسی بزرگ نے دکھ سے کہا۔

''کیا یہاں کے لوگ کچھ بھی نہیں کر سکتے؟ ذرا حوصلہ کرنے کی دیر ہے۔ یوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

خوف زدہ رہے تو یہ ظلم ہوتا رہے گا۔ آج نذیر قتل ہو گیا ہے۔ کل کوئی اور قبر میں چلا جائے گا۔ فہد نے غمگین لہجے میں کہا تو وہاں پر خاموشی چھا گئی۔ پھر اس موضوع پر کوئی نہیں بولا۔ وہ ابھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ سامنے گلی میں سے چند لوگوں کے ساتھ نذیر کی بیوہ اپنے تین بچوں کے ساتھ اس طرف آتی دکھائی دی۔ اس کے سر کا آنچل ڈھلک کر زمین پر گھسٹتا آ رہا تھا۔ سبھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

وہ سامنے آئی۔ آنکھیں خوفناک حد تک ویران تھیں۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ ایک بچے پر رکھا ہوا تھا جبکہ دوسرا بچی پر۔

ایک عمر رسیدہ شخص نے دریافت کیا۔ "صفیہ پتر! کیا بات ہے؟ تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

"میں فہد کے پاس آئی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا آنچل لہرایا۔ اس کے پلو میں موٹی گرہ پڑی ہوئی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے گرہ کھولی تو کافی سارے نوٹ زمین پر بکھر گئے۔ دیوانگی آمیز انداز میں بولی۔ "یہ وہ رقم ہے جو میرے سائیں نے تم سے مانگی تھی۔ اسی رقم میں چوہدری زمان نے اُسے قتل کر دیا۔ میرا سسر اور میرے دیور تو میرا ساتھ نہیں دیتے مگر میں فہد کے پاس آئی ہوں۔ یہ کہنے کہ یہاں تمہارے سوا کوئی مرد نہیں رہتا۔ سب زنانے ہیں۔ تم میری مدد کرو۔"

وہ کچھ نہ سمجھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا، بولا۔ "کھل کر بات کرو۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"میں صرف تم سے مدد مانگنے آئی ہوں۔ مرد ہو تو وعدہ کرو نہیں تو گاؤں کے زنخوں کی طرح سر جھکا کر پرے ہٹ جاؤ۔" وہ ہذیانی انداز میں چیخی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

"تم ...... میں تمہاری مدد کروں گا مگر ...... فہد کی زبان لڑکھڑا گئی۔

"ہاں! تم بھی اگر مگر کرنے لگے ہو۔ بزدل چوہے ہو۔ یہ سارا پنڈ چوہوں سے بھرا ہوا ہے۔ کسی ماں نے شیر نہیں جنا۔" اس کی لرزہ خیز آواز نے سبھی سننے والوں کو زمین میں گاڑ دیا۔

"حوصلے سے کام لو۔ بتاؤ، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟" فہد کا دماغ سلگ رہا تھا۔

"مجھے ماسٹر جی کی دھی ملی نے کہا ہے کہ گاؤں میں ایک ہی مرد کا بچہ ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ اسے جا کر بتاؤں گی کہ تم بھی اگر مگر کرنے لگے ہو۔ میں کیا چاہتی ہوں؟ میں تو اپنے سائیں کے قاتل کو پھانسی پر لٹکتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں۔ اپنے بچوں کو یتیم کرنے والے کی موت چاہتی ہوں۔ جانتی ہوں کہ اس کام میں بہت ہی رقم لگے گی سو وہی دینے آئی ہوں۔ یہ نوٹ اٹھا لو۔ یہ لو ...... میرے گہنے بھی لے لو ...... جان مانگو گے تو جان بھی دے دوں گی۔ بھانڈے ٹنڈر، مکان، چارپائیوں تک ...... سب کچھ بیچ دوں گی۔ زمیری کا بدلہ تو تھام ...... مجھے انصاف دلا دے ...... ہائے! میرے ربا! تم نے اس گاؤں کو اتنا بے لجا کیوں بنایا؟ کیا اس زنانیوں کے پنڈ کیلئے تمہارے پاس ایک بھی مرد نہیں تھا؟ ......"

اس نے چھاتی پر دو ہتڑ مارا۔ اتنے دردانگیز بین کیے کہ فہد کی آنکھیں بھر آئیں۔ دل میں جیسے خنجر گیا۔

وہ صغیر سے مخاطب ہوا۔ "آؤ میرے ساتھ!"

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakSociety.com

"فہد! خود کو اکیلا مت سمجھنا اور میں صفیہ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ابھی یہاں پر مرد ہیں۔ چلو! میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔" سراج نے فہد کا ہاتھ تھام کر جذباتی لہجے میں کہا اور زمین پر بکھرے ہوئے نوٹ سمیٹ کر صفیہ کے پلو سے باندھ دیئے۔ اس دوران فہد اپنی گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ صفیہ پچھلی نشست پر اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

شہر کی حدود میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنا سیل فون آن کیا۔ باری باری شہر میں موجود میڈیا سے تعلق رکھنے والے دوستوں سے رابطہ کیا اور نئی صورت حال سے آگاہ کیا۔ شہر کا پولیس مارو کی وجہ سے اس کے ساتھ تعاون پر آمادہ ہو گیا۔ وہ ابھی تھانے کے قریب ہی تھا کہ مارو کا فون آ گیا۔ کہنے لگی: "مجھے افسوس ہے فہد! تم نے مجھے کال نہیں کی۔ میں یہاں بیٹھ کر بھی تمہاری مدد اچھے طریقے سے کر سکتی ہوں۔"

"وہ! مارو پلیز..... ناراض مت ہو۔ دراصل ایمرجنسی میں مجھے خیال نہیں رہا تھا۔ ویسے بھی یہاں کے لوگ تمہاری وجہ سے ہی میری مدد کریں گے۔" اس نے بہلانے کی کوشش کی۔

وہ بہلنے کے بجائے بکھر رہی تھی۔ بولی: "مگر مجھے بھی تو کسی مان کی ضرورت ہے ناں..... کاش! تم مجھے احساس دلا دیتے کہ میری تمہارے نزدیک کچھ نہ کچھ اہمیت ہے۔"

"میں سوری کرتا ہوں۔" اس نے بحث میں نہ پڑنے کیلئے ہار مان لی۔

"خیر! میں جلدی تم سے رابطہ کرتی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ شاید وہ

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

فہد کی گفتگو سے اندازہ کر چکی تھی کہ فہد خاصی عجلت میں تھا۔

وہ جب تھانے پہنچا، پولیس کے نمائندے موجود تھے۔ انچارج خاصا پریشان تھا۔ میڈیا والوں کے پے در پے سوالات نے اُسے ادھ موا کر دیا تھا۔ وہ انہیں صفائی پیش کرتے کرتے تھک گیا تھا۔ فہد جب صفیہ کے ساتھ وہاں پہنچا اور اس نے ان پچوں کو بھی سامنے کھڑا کر دیا تب میڈیا شہد کی مکھیوں کی طرح ان کے گرد اکٹھا ہو گیا۔ ایس ایچ او نے اُسے دفتر میں بیٹھنے کو کہا مگر اس نے کھڑے کھڑے ہی کہا۔ ”اس غریب اور بے بس خاتون کی طرف سے ایف آئی آر درج کریں ایس ایچ او صاحب! یہ ضرور ذہن میں رکھیں کہ اس کیس کے سلسلے میں حقائق کو نہ تو مسخ کیا جا سکے گا اور نہ پیشہ وارانہ انداز میں چھپایا جا سکے گا۔“ اس کی آواز خاصی مضبوط تھی۔

”اگرچہ مجھ پر بڑا دباؤ ہے لیکن میں وہی کچھ کروں گا جو میرے پیشے کا تقاضا ہے۔ میں قانون کا سر نہیں جھکاؤں گا۔“ وہ گہری سانس لے کر بولا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر کارروائی شروع کریں۔ دیکھا جائے گا۔“ فہد نے کہا۔

تھانہ انچارج نے صفیہ سے پوچھا۔ ”بی بی! تم کیا کہتی ہو؟“

”میرے شوہر کو چوہدری زمان نے قتل کیا ہے۔ پچھلے دو دن تک میرے سسر اور دیوروں نے مجھے روکے رکھا۔ آج جب میں نے سنا کہ پولیس نے کسی اور کو میرے شوہر کے قتل کے سلسلے میں ملزم بنا کر پکڑا ہے تو میں یہاں آ گئی ہوں۔ میری آنکھوں کے سامنے چوہدری زمان نے میرے شوہر کو قتل کیا تھا۔ مجھے انصاف چاہیے۔“ صفیہ نے درد انگیز انداز میں کہا۔ پھر جب تک ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، اس کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

مؤقف کو جیسے تحریر میں لایا نہیں گیا، تبھی صحافی وہیں موجود رہے۔ گواہوں میں عینی شاہدین بھی شامل کیے گئے تھے۔

اس وقت وہ تھانے سے نکل چکا تھا جب ماڑہ کا فون آیا۔ فہد دیکھ رہا تھا کہ گاؤں کے لوگ سراج کی گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اور صفیہ اس کی گاڑی میں بچوں سمیت بیٹھی ہوئی تھی، وہ خود بھی کار میں بیٹھ گیا۔ کال ریسیو کر کے بولا، "ماڑہ! میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"فہد! بہانہ بازی کرنے لگے ہو؟" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

"نہیں، کوئی بہانہ نہیں..... میں تمہاری مدد چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ فقط ایف آئی آر کٹ جانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ پھر اس سے ہٹ کر بھی بہت کچھ کہنا ہے مجھے۔" اس نے جلدی سے کہا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم مجھ سے مدد چاہ رہے ہو۔ بولو! مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے۔" وہ خوش ہو کر بولی۔

"ایک دو دن بعد یہاں گاؤں میں سیل نیٹ ورک کام کرنے لگے گا۔ پھر میں تم سے بات کروں گا۔" وہ بولا، "دراصل اس وقت تفصیل بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔"

"میں تمہاری کال کا انتظار کروں گی۔" ماڑہ نے کہا اور فون بند کر دیا۔ وہ تمام راستے ماڑہ کے بارے ہی سوچتا رہا۔ دل کے قریب رہنے والا کبھی نہ سوچیں خود بخود راستے بنانے لگتی ہیں۔ گاؤں پہنچ کر اس نے صفیہ اور بچوں کو گلی کے دہانے پر

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.pahsociety.com

اتارا اور ماسٹر جی کے گھر چلا گیا۔

نیلی دالان میں یوں بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ اسی کی منتظر ہو۔ اسے سامنے پا کر لاشعوری طور پر کھڑی ہو گئی۔ ماسٹر دین محمد کی خالی چارپائی دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ مسجد گئے ہوں گے یا کسی سے ملنے ملانے نکلے ہوں گے۔ تھکے تھکے انداز میں کرسی پر بیٹھ کر دھیرے سے بولا، "کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں؟ آپ بتائیں کیا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"جس جوتم نے چاہا تھا۔ زمان کے خلاف ایف آئی آر کٹ گئی ہے لیکن اسے سزا دلوانے میں دانتوں کو پسینہ آ جائے گا۔" وہ حقیقت پسندی سے بولا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے نا؟" اس نے امید طلب نظروں سے دیکھا۔

"ہاں! یہ تو ہے تم نے اسے کیسے......"

"کیا آپ نہیں سمجھتے کہ میں بھی ظلم کے خلاف آپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہونے کا حوصلہ رکھتی ہوں؟ کیا مجھے وہ سب کچھ نہیں سوچنا چاہیے جو آپ چاہتے ہیں؟" نیلی نے شکوہ آمیز انداز میں کہا۔ جھجک کر ہاتھ بڑھایا۔ فہد کے شانے پر رکھ کر تھوڑا دبایا۔ اس کے ہاتھ کا گرم لمس فہد کی روح تک اتر گیا۔ اس نے نیلی کو بہ نظر احتیاط دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ سرخ و سپید چہرے پر سیاہ لٹ جھول رہی تھی۔ شرارت سے چھیڑ رہی تھی۔ بے ساختہ فہد نے نیلی کا ہاتھ تھاما اور اپنے سامنے کرسی پر بٹھا دیا۔ بولا، "تمہیں احساس ہے کہ محبت کتنی طاقت ور ہوتی ہے؟"

"ہاں! اتنی کہ جس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بندے کو ایک نئی زندگی دیتی ہے۔

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اپنے آپ کو اس سے ملنے منادینے کا حوصلہ بخشتی ہے۔" سلمی نے دھیرے سے کہا، پلکیں جھکالیں۔ ایسے میں اس کے چہرے پر کئی شادمانیاں اور فرحتیں اپنا آپ نچھاور کرنے لگیں۔

"سلمی! تم بہت خوب صورت ہو۔" وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر یوں لگا جیسے اس ایک جملے نے اس کی تمام تر کیفیت کو اپنے اندر چھپا لیا تھا۔

وہ مسکرادی۔ محبوب کے مسکرانے سے عشق کے چمن میں بہار آجاتی ہے۔ وہ دیوانگی بھری نگاہوں سے بہار کے سبھی رنگ چنتا رہا جبکہ وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھ کر چاہے جانے کا جواز کر کے اندر ہی اندر زندگی آتی ہے۔ زندگی جاتی ہے۔ دونوں مرحلوں کو ایک لمحے میں یکجا کیا جائے تو وہی حاصل ہوتا ہے جو فہد کو حاصل ہو گیا تھا۔

☆☆☆

"چوہدری صاحب! زمان کی ضمانت ہو گئی۔ جس طرح ہوئی، میں جانتا ہوں۔ آپ بھی بے خبر نہیں ہیں۔ آگے کیا ہوگا، اس کا فیصلہ ابھی نہیں کیا جا سکتا۔" شہر کے نامور وکیل جمیل اختر نے فائل چوہدری ریاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ عینک اتار کر اپنی آنکھیں مسلنے لگا۔ رات گہری ہو چکی تھی۔ پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ مسلسل مصروف رہنے کی وجہ سے خاصا تھک گیا تھا۔ سکون کی بانسری سننے والے چوہدری ریاض کی سانسیں ایف آئی آر کے اندراج نے لوٹ لی تھیں۔ اس نے معروف ترین وکیل کی خدمات حاصل کیں جس نے نہایت محنت سے زمان کی ضمانت کروائی تھی۔

"کیس بھی آپ ہی لڑیں گے۔ اپنی مدد کیلئے جتنے وکیل چاہئے، ساتھ کر لیں۔ میں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

w.paksociety.com

سب کو پیس دے دوں گا۔" چوہدری نے کہا۔

"یہ بات نہیں چوہدری صاحب! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اب سیاست کے وہ طریقے نہیں رہے جو آپ نے اپنا رکھے ہیں۔ اب وہ زمانہ گزر گیا ہے جب جھوٹی دھاندلی اور جاگیرداری سے عوام پر حکمرانی کی جاتی تھی۔" وکیل نے عینک کے موٹے شیشوں کو ٹشو پیپر سے صاف کر کے دوبارہ ناک کی پھننگ پر ٹکا لیا۔

"کچھ بھی ہو وکیل صاحب! ابھی ایک زمانے تک یہی رائج رہے گا۔ سیاسی پارٹیاں کہاں چھوٹے موٹے ورکر بندے کو آگے لاتی ہیں۔ اختیار کن لوگوں کے پاس ہے، یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس عورت کے موقف کے مطابق ایف آئی آر کے اندراج کیلئے کتنے لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جبکہ ہم نے ایک ہی دن میں ملزم کی ضمانت کروا لی۔" وہ بڑے فخر سے بولا۔

"لیکن یہ دیکھیں کہ اسے حمایت مل گئی ہے۔ پہلے ایسا بھی کہاں ہوتا تھا۔" وکیل اپنے موقف سے ہٹنے پر تیار نہیں تھا۔

"آپ کی بات بجا! لیکن جس ماحول کی بات آپ کر رہے ہیں، اس کی بنیاد دیگر باتوں پر ہے۔ لوگ دال روٹی کے چکر سے نکلیں گے تو سوچیں گے۔ ماضی میں کتنے بڑے بڑے جلوس نکلا کرتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہوتا۔ کیوں؟ لوگوں کو روٹی کے جھمیلے فرصت ہی نہیں دیتے کہ وہ سڑکوں پر آ سکیں۔" چوہدری نے اپنی فہم و فراست کا مظاہرہ کیا۔

"مگر ایسے ہی حالات انقلاب کو جنم دیتے ہیں۔ عظیم تبدیلی آتی ہے۔ اس سے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

پہلے کہ کوئی انقلاب آئے، آپ کیلئے مشکلات پیدا ہوں، آپ عوام کا دکھ بانٹنا شروع کردیں۔ اپنی روش بدل لیں۔“ جمیل نے سمجھایا تو وہ بدلحاظ کرجست سے بولا۔ ”میں سیاست ہی نہ چھوڑ دوں؟ خدمت کروانے کے بجائے خدمت کرنی ہو تو پھر اس رعایا کے نخرے کیوں اٹھاؤں؟“

”آپ کی مرضی ہے چوہدری صاحب! میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ خیر! اب کیس چلے گا تو ہم دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے۔“ جمیل اختر نے اپنی بات سمیٹتے ہوئے رسٹ واچ پر نگاہ ڈالی۔ چوہدری ریاض اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ ملا کر رخصت ہو گیا۔

چوہدری ریاض کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس کا سامنا ایک ذہین اور پڑھے لکھے دشمن سے پڑ گیا ہے۔ اسے احساس تو تھا کہ فہد کے آنے سے تھوڑی بہت ہلچل مچے گی لیکن اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ انہیں اپنے پسند کے میدان میں لے آئے گا۔ زمان نے جذبات میں آکر بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اس مسئلے کو حل کیسے کرنا ہوگا۔ دراصل اس نے بہت پہلے اپنے نا! نے پر توجہ دینا چھوڑ دی تھی۔ سیاست کے رنگ ڈھنگ وہی تھے۔ اس کے مقابلے میں کوئی آتا ہی نہیں تھا۔ اس کے انتخابی حلقے میں شہر کی تھوڑی سی آبادی بھی پڑتی تھی۔ وہ اپنی توجہ وہیں مرکوز رکھتا تھا کیونکہ شہر میں اپنا اثر و رسوخ قائم رکھنا اس کی کمزوری تھی۔ اسے یہ زعم تھا کہ اس کے تعلقات اتنے وسیع ہیں کہ اسے کبھی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ ماضی میں ایسا ہی ہوتا رہا تھا۔ اس نے شہر کے لوگوں پر بے حد نوازشات کی تھیں۔ شہر کی سیاسی بساط پر اسے مکمل کنٹرول حاصل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے فہد کی آمد کو نہایت آسان لیا تھا۔ فہد

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

نے اُسے بڑا صاف نام دے کر اپنی حیثیت کا ڈنکا بجا دیا تھا۔ اگرچہ چوہدری نے جمیل اختر کی بات رد کر دی تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا مگر دل میں بہت پریشان تھا۔ سوچنے پر مجبور تھا کہ اُسے فہد کا سدباب کرنا پڑے گا ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

چوہدری ریاض نے اپنے مہرے بڑھا دیے۔ نمبردار کے علاوہ کئی دوسرے لوگوں کو اس کام پر لگا دیا تھا کہ وہ صفیہ کو کسی طرح صلح پر رضامند کر لیں۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ فوری طور پر یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ خاص طور پر اس وقت تک جب تک صفیہ کے جذبات ٹھنڈے نہیں ہوں گے۔ اُسے یقین تھا کہ اس کے کارندے صفیہ کو صلح پر رضامند کر لیں گے۔ دوسری طرف کیس پر وہ پانی کی طرح پیسہ بہانے کا حوصلہ رکھتا تھا مگر اس نے فوجے سے اقبال جرم کروا کر مقدمے میں بہت بڑی الجھن پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

☆☆☆

فہد کے گاؤں سمیت پورے علاقے میں سیلولر نیٹ ورک کام کرنے لگا تھا۔ اگرچہ موبائل فون کچھ لوگوں کیلئے تو یہ کھیل تھا لیکن فہد کیلئے یہ بہت کارآمد سہولت تھی۔ اس نے اپنا سیل فون آن کر کے سگنلز دیکھے اور پھر سب سے پہلی کال ماہ رو کو کی، "ماہ رو! میرے گاؤں سے نکل کر ہوا میں سرسرانے والی پہلی آواز تمہارے نام ہے۔"

وہ چہکی، "اوہ اچھا! مجھے بہت اچھا لگا۔"

"کچھ ایسے ہی جذبات میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔" فہد بولا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"میکلس! تمہارے چلے جانے سے جو تشنگی مجھے محسوس ہوئی، اس کا احوال بیان نہیں کر سکتی۔ تم نے مجھے مس کیا؟" وہ پیار کے جذبات سے معمور لہجے میں مستفسر ہوئی۔

وہ سنجیدہ ہو گیا، بولا۔ "مارُوا! کیا تم کسی ایسے شخص کے احساسات کا تعین کر سکتی ہو جسے نہ صرف اپنی ذات کو منوانا ہو بلکہ اس نے اپنے لوگوں کے وقار کو بھی تسلیم کرانا ہو۔ تم شاید اسے دماغی خلل قرار دو مگر سچ یہی ہے۔ من کی دنیا کے تقاضے عجیب ہوتے ہیں۔ ہے نا؟"

"میں کسی حد تک سمجھ رہی ہوں۔ جس بندے نے خود اپنے آپ کو مشکل میں ڈال رکھا ہو، وہاں کچھ نہ کچھ اہم تو ضرور ہوگا۔" وہ نرمی سے کریدنے لگی۔

"تو پھر سمجھ لو مارُوا! میں ایسے حالات میں آ گیا ہوں جہاں میری مشکلات کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ تو طے ہے کہ میں جنگ ہار کر یہاں سے بھاگنے والا نہیں ہوں اور خود کو فنا کر دینے تک میدان میں رہنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔" اس نے پرعزم لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے لیے کچھ کر سکتی ہوں؟"

"ہاں! بہت کچھ..... اتنا، جتنا کوئی بھی نہ کر سکے۔"

"پھر مجھے بتاؤ۔ اگرچہ تم میرے سامنے نہیں ہو مگر میں تمہیں چشم تصور میں دیکھ رہی ہوں۔ کبھی تم سے غافل نہیں رہتی۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"یہ تمہاری مہربانی ہے۔" وہ ممنونیت سے بولا۔

"نہیں! یوں اجنبیوں کی طرح بات مت کرو فہد!" مارُوا نے تڑپ کر کہا۔ "میں تم

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

سے محبت کرتی ہوں اس لیے تم سے خائف نہیں رہ سکتی۔ تم اگر مجھ سے دور ہو تو میری محبت مجھے تمہارے قرب میں جانے کیلئے اکساتی رہتی ہے۔ یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہیں اس وقت رقم کی اشد ضرورت ہوگی۔" وہ عام سے انداز میں پوچھنے لگی۔

"یہ تمہیں کس نے کہہ دیا؟" وہ پھیکے پن سے بولا۔

"جعفر نے.....اور میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں کچھ رقم جمع کرا کر اپنا حصہ ڈال دیا ہے۔"

"اوہ..... یہ کیا؟ نہیں مارُوہ پلیز! یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ میں تو یہ....."

"لوٹا نہیں سکوں گا۔ یہی کہنے جا رہے تھے نا؟..... مت لوٹانا۔ بس خود لوٹ آنا۔ اور ہاں! میں اپنی مرضی کرتی ہوں۔ ہر کام تم سے پوچھ کر نہیں کر سکتی اور جو کرتی ہوں، وہ سب کو منوا بھی لیتی ہوں۔"

"مارُوہ! ایک بات اور..... میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے پاپا کو راضی کرو کہ وہ یہاں پر سرمایہ کاری کریں۔ زمین میرے پاس ہے اور وہ یہاں فیکٹری لگا دیں۔ ان کے بزنس کی دیکھ بھال میں کروں گا اور انہیں نقصان نہیں ہونے دوں گا۔" فہد نے کہا۔

"سمجھو تمہارا یہ کام ہو گیا۔" مارُوہ نے اطمینان سے کہا۔ "جعفر نے مجھے یہ بھی بتلایا ہے کہ تم کوئی سکول بنانا چاہتے ہو۔ میں نے یہاں کی ایک این جی او سے رابطہ کیا ہے۔ ان سے بات چل رہی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ تمہارا وہ کام بھی ہو جائے گا۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ، واپس کب آؤ گے؟"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب واپس ہو۔ ہو بھی یا نہیں۔ نجانے میرا کن حالات

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

سے پالا پڑے گا۔" فہد کے لہجے میں یقین کا فقدان تھا۔

"ٹھیک ہے فہد! لیکن تم یہ بات ذہن میں رکھنا کہ میں یہاں تمہارا انتظار کروں گی۔"

مارُہ کو اس کے جواب سے مایوسی ہوئی تھی جو اس کے لہجے سے جھلکنے لگی تھی۔ اس نے فون بند کر دیا۔ فہد کچھ دیر خالی الذہنی کی کیفیت میں سیل فون کو گھورتا رہا پھر اسے ایک جانب اچھالتے ہوئے سوچوں میں کھو گیا۔ اسے مارُہ کی یاد آ رہی تھی اور وہ اپنی پوری شدتوں سمیت اس کی یادوں میں آ چکی تھی۔ وہ کافی دیر تک انہی یادوں سے دل بہلاتا رہا پھر سر جھٹکتے ہوئے اٹھ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے مقصد کے حصول میں کہیں کمزوری واقع ہو جائے۔ وہ گاؤں کے چوک میں جا بیٹھا جہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ وہ لوگوں پر اپنی خواہشات آشکار کرتا رہا۔ جاگیرداری کے تسلط کو توڑنے کیلئے تعلیم، روزگار اور شعور کے محاذ پر وہ کیا کرنا چاہتا تھا، موزوں الفاظ میں بیان کرتا رہا۔ ایک ادھیڑ عمر شخص اس کی باتوں سے متاثر ہوا بولا، "فہد باؤ! اگر میرا نام نہ آئے تو میں تمہیں ایک بات بتا سکتا ہوں۔"

"بولو! میرا وعدہ رہا کہ تمہارا کہیں ذکر نہیں آئے گا۔" فہد چونکا۔

"تو پھر سنو!" یہ کہتے ہوئے اس نے ارد گرد دیکھا۔ آواز کو مزید مدھم کیا اور کہا، "رات نمبردار اور چوہدری کے بھیجے ہوئے دو بندے صفیہ کو منانے کیلئے آئے تھے۔"

"پھر؟" فہد کی پیشانی پر تردد کی لکیریں ابھر آئیں۔

"انہوں نے بڑی رقم کا لالچ دیا۔ نعمت علی تو مان گیا کہ صلح کر لی جائے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد وہ اپنے چھوٹے بیٹے سے صفیہ کا نکاح کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

دے گا۔ لیکن اس نے دونوں باتیں نہیں مانیں۔ آنے والے اُسے سوچنے کا وقت دے کر چلے گئے ہیں۔" ادھیڑ عمر شخص نے اُسے بتایا۔ فہد کے کہنے پر تفصیل سے بتانے لگا جو اُسے اس ضمن میں معلوم تھا۔

"ٹھیک ہے چاچا! تمہاری مہربانی۔ میں اس معاملے کو دیکھتا ہوں۔" اس نے کہا تو وہ کچھ دیر بیٹھ کر چلا گیا۔ اسے امید تو تھی کہ ایسی کوشش کی جائیں گی مگر اُسے اتنی جلدی کی توقع نہیں تھی۔ شام ڈھل رہی تھی۔ اس لیے وہ ماسٹر دین محمد کے گھر چلا گیا۔ ملّی گویا اس کے انتظار میں تھی۔ وہ بھی پاس آ کر بیٹھ گئی۔ ماسٹر دین محمد نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ پوچھا۔ "کچھ کہنا چاہتی ہو بیٹی؟"

"جی ہاں! میں فہد کو بتانا چاہتی ہوں کہ ۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے وہی بات اپنے انداز میں بتائی جو فہد ادھیڑ عمر شخص کے منہ سے سن چکا تھا۔ اپنی بات مکمل کر کے بولی۔ "مگر آپ فکر نہ کریں۔ وہ لوگوں کی باتوں میں آنے والی عورت نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" فہد نے اختصار سے کام لیا۔ ماسٹر دین محمد اس دوران نماز پڑھنے کیلئے اٹھ گیا تھا۔ فہد نے بھی بیرونی کمرے کا رُخ کیا۔ کچھ ہی دیر بعد ملّی بھی چلی آئی۔ "آپ پریشان لگ رہے ہیں؟"

"ہاں ملّی! مجھے فکر ہے۔ کہیں صفیہ ہتھیار نہ ڈال دے۔ سارا کیا کرایا کھوہ کھاتے پڑ جائے۔"

"تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟ آپ فراخ دلی سے صفیہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ وہ جب تک مضبوط رہے گی، آپ ساتھ دیتے رہیں گے۔ جونہی

PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تنگ کر بیٹھی، آپ اپنے قدم روک لیں گے۔ بس!" سلمیٰ نے کہا۔

"پھر بھی ......"

"پلیز! آپ پریشان نہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ صفیہ نہ تو کسی سے ڈرے گی اور نہ ہی پیسوں کا لالچ کرے گی۔ وہ اپنے شوہر سے سچی محبت کرتی تھی۔" سلمیٰ نے عمومی انداز میں کہا۔ مگر شاید اس نے اپنے لبوں سے نکلنے والے الفاظ کو دل میں دہرایا تھا، کیونکہ اس کا چہرہ ایک دم گلنار ہو گیا تھا۔ شاید سچی محبت نے اس کے پہلو میں شرارت آمیز کچوکا لگایا تھا۔

"لگتا تو یہی ہے مگر...... سلمیٰ! دیکھنا! اگر صفیہ نے اپنے سسر چوہدری کی بات نہ مانی تو اس کا ٹھکانہ کیا ہو گا؟ وہ کہاں جائے گی؟" فہد نے دوسرے رخ سے سوچ کر کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آئیں! کھانا کھائیں۔"

سلمیٰ نے فہد کا ہاتھ تھاما۔ کھینچا۔ ایسے ہی وقت اپنی ہی حرارت نے دل کی کیفیت بدل دی۔ اپنے ہاتھ میں دبے ہوئے فہد کے ہاتھ کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔ شرم سے گرفت دم توڑ گئی اور وہ جھینپے جھینپے انداز میں فہد کے آگے آگے چلتی ہوئی کمرے سے نکل آئی۔

☆☆☆

وقت اپنی چال سے آگے سرکتا جا رہا تھا۔ صفیہ کی عدت پوری ہو گئی تھی۔ اس دوران چوہدری ریاض کی کوششوں سے مقدمہ عدالت میں حاضریوں تک محدود رہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

اسے پوری توقع تھی کہ وہ بالا بالا صلح کر کے کیس ختم کر لے گا۔ اس دوران فہد سکون سے نہیں بیٹھا تھا۔ اس نے گاؤں میں موجود ویران ڈیرہ پر سکول کی تعمیر کا کام شروع کر دیا تھا۔ اس کی عمارت تو ضرورت کے مطابق بن گئی تھی۔ نیلمی ہر گھر میں گئی کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم کے حصول کیلئے سکول بھیجیں۔ مائرہ کے باپ نے اپنے چند نمائندے وہاں بھیجے تھے۔ وہ سروے کر گئے تھے۔ سروے رپورٹ اور مائرہ کی خوشی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے وہاں سرمایہ کاری کا فیصلہ کر لیا تھا۔ رقم بھی جاری کر دی تھی۔ فہد کا جعفر اور مائرہ کے ساتھ مسلسل رابطہ استوار تھا۔ فہد روزانہ گاؤں کے چوپال میں بیٹھا کرتا تھا۔ فطری طور پر لوگ اس سے گپ شپ کے انداز میں تجسس سے سوال پوچھتے اور وہ لوگوں کے شعور کو اجاگر کرنے کیلئے موزوں جواب دیتا۔ وہ انہیں سمجھانا چاہتا تھا کہ خود انحصاری ترقی کا پہلا زینہ ہوتی ہے۔ اپنی ذات پر یقین رکھنے کی تلقین باتوں باتوں میں کر دیتا تھا۔ اس کی مفکرانہ باتیں گاؤں سے نکل کر ہر طرف میں خوشبو کی طرح پھیلنے لگی تھیں۔ دھیرے دھیرے لوگوں نے علاقے میں اس کی اہمیت کو تسلیم کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے چھوٹے بڑے مسائل کیلئے اس سے مشاورت کرنے لگے تھے۔ وہ انہیں خلوص سے سمجھاتا۔ دیہی علاقوں میں اکثر لڑائی جھگڑے معمول کی بات تھی۔ وہ ان کا معاملہ آپس میں حل کر لینے پر زور دیتا۔ کوشش بھی کرتا۔ تھانے کچہری کے چکر میں پڑنے سے بچانے کی کوشش کرتا جس میں اکثر اوقات کامیاب رہتا۔

ایک دن نیلمی نے اس سے پوچھا: "عمارت بن گئی ہے مگر سکول میں کام شروع

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

کہیں ہو رہا۔ کیا وجہ ہے؟"

"بس چند دن انتظار کرنا ہوگا۔ میں اس کا باقاعدہ افتتاح کراؤں گا۔ اور۔۔۔۔۔" یہ

کہہ کر ایک ذرا رُکا پھر نیلمی کے تجسس بھرے چہرے کو دیکھ کر بولا۔ "وہی دن ہوگا، جب

تمہارا اور میرا حقیقی امتحان شروع ہوگا۔ تم میرے مشن میں عملی طور پر قدم رکھو گی۔"

"میرا اور آپ کا امتحان؟ حقیقی امتحان؟ میں سمجھی نہیں۔" وہ استعجاب آمیز انداز

میں بولی۔

"ہاں! پھر شاید ہمیں ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے کا وقت میسر نہ آئے۔" فہد نے

گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں ایسے کسی امتحان کیلئے تیار نہیں ہوں۔" نیلمی نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا

تو فہد نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ کہا۔ "نیلمی! تمہاری طرح میں بھی پرسکون

زندگی کا طلب گار ہوں۔ وہی زندگی جو میں نے خوابوں میں دیکھی ہے مگر میرا مقصد

حیات کچھ اور ہے۔ تم جانتی ہو تم میرا ساتھ دینے کا عہد کر چکی ہو۔ پھر پیچھے ہٹنے کی

باتیں کیوں کر رہی ہو؟"

"لیکن ایسا تو نہیں ہے ناں کہ میں آپ کو دیکھنے کیلئے ترستی رہوں۔" اس کے لہجے

میں ایک ذرا بے بسی کی آمیزش تھی۔

"کیا ایک دوسرے پر یقین کی دولت کافی نہیں ہے؟" اس نے چھیڑا۔

"نہیں۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ تھوڑا دور ہوئی۔ پھر چہرے پر شکایت سجائے قریب آ کر

کندھے سے لگ گئی۔ دھیرے سے بولی۔ "آپ کے سوا مجھے کوئی اور دکھائی نہیں دیتا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakspciety.com

آپ نے میری زندگی پر اس طرح قبضہ کیا ہے کہ مجھے اپنا وجود مجھے کہیں دکھائی نہیں دیتا۔"

"تو تمہیں اتنا یقین تو ہونا ہی چاہیے کہ میرے سارے خوابوں کا ہر سلسلہ تمہاری آنکھوں سے چھوتا ہے۔" اس نے نلمی کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

فہد نے فقط سکول کا افتتاح ہی نہیں کیا تھا بلکہ وہ ایک ایسے ابھرتے ہوئے سیاست دان کو بھی نا! تے میں متعارف کرنا چاہتا تھا جو پوری طرح چوہدریوں کے مقابلے کے لیے تیار تھا۔ سیاست دانوں میں ایک نیا طبقہ سامنے آ چکا تھا جو صرف اپنی دولت کے بل بوتے پر الیکشن لڑ کر اسمبلیوں میں جا پہنچا تھا۔ انہی کی وجہ سے نہ صرف الیکشن بے حد مہنگا ہو گیا تھا بلکہ غریب سیاسی کارکنوں کے لیے آگے بڑھنے کے تمام امکانات ختم ہو کر رہ گئے۔ ملکی سیاست کے اس کلچر میں جس قدر سیاسی استحصال ہوا شاید ہی کسی دور میں ہوا تھا۔ فہد ان معاملات کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایسے ہی سرمایہ کار سیاست دان کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے کا سوچ لیا تھا اور جیسے ہی وہ یہاں دستیاب ہوا، وہ یہاں آ گیا۔ اس نے نا! تے میں بہت سارے لوگوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ گاؤں کو سجانے سنوارنے میں بہت سارے لوگوں نے حصہ لیا۔ دوپہر سے ذرا پہلے نعیم ایڈووکیٹ اپنی مہنگی گاڑی کے ساتھ کاروں کی لمبی قطار کے ساتھ وہاں آن موجود ہوا۔ مہمانِ خصوصی بن کر اسٹیج پر جلوہ فروز ہونے والا مقررین سے تعارف اور ایک لمبی شراکت کا اعلان کرنے کے بعد وہ پیر کا پرتکلف کھانا کھا کر وہ چلا گیا لیکن فہد کی پوزیشن خاصی مستحکم کر گیا۔ پورے نا! تے میں یہ حیرت بھری خبر گردش کرتی کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

چوہدری ریاض کے مقابلے کے لیے بندہ سامنے آ گیا ہے۔ چوہدری کے خلاف نفرت نے لاشعوری طور پر لوگوں میں بے چینی پیدا کر دی تھی۔ فہد کو یہ احساس اس طرح ہوا کہ علاقے بھر کے لوگ اب اس کے پاس آنا شروع ہو گئے تھے۔ وہ روزانہ ایک مخصوص وقت پر زیرِ تعمیر فیکٹری میں بیٹھتا تھا۔

صفیہ نے چوہدری کی بات بالکل نہیں مانی تھی اس لیے اس کے سسر نعمت علی نے اسے الگ کر دیا۔ سلمیٰ نے اس موقع پر اسے سہارا دیا۔ اپنے سکول میں ملازمت دے کر اس کے بچوں کی مفت تعلیم کی ذمہ داری لے لی۔ صفیہ کو سہارا ملا تو وہ پہلے سے بھی مضبوط ہو کر کیس کے لگنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

سلمیٰ کو اپنی صلاحیتیں ظاہر کرنے کا بہترین موقع ملا تھا۔ وہ صرف سکول تک ہی محدود نہیں رہی تھی بلکہ علاقے کی خواتین کی فلاح و بہبود کے کاموں میں بھی حصہ لینے لگی تھی۔ فہد قدم قدم پر اس کی رہنمائی کرتا تھا۔ چونکہ دیکھنے والا آ گیا تھا، اس لیے سلمیٰ خود پر توجہ دینے لگی تھی جس سے اس کا حسن آنکھوں کو خیرہ کرنے لگا تھا۔

انہی دنوں اچانک ملک کے سیاسی حالات تیزی سے بدلنے لگے۔ جنہیں دیکھتے ہوئے فہد پریشان ہو گیا۔ اگرچہ وہ تبدیلی کا خواہاں تھا لیکن وہ عجلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مناسب وقت کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ انہی دنوں اسے شہر کی ایک تقریب میں مدعو کیا گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں پہنچا۔ معززینِ شہر کے ساتھ نعیم ایڈووکیٹ بھی وہاں اس کا منتظر تھا۔ وہ بھی اپنے گروپ کو متعارف کروا رہا تھا۔ تقریب کے اختتام پر ایک بزرگ شخص نے فہد کو اپنے ہاں لنچ کی دعوت دی۔ اس نے معذرت

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

چاہی مگر دخو کرنے والے کے اصرار کے سامنے زیادہ دیر ٹھہر نہیں پایا۔ اس کے ساتھی نعیم ایڈووکیٹ سے مرسو چلے گئے جبکہ وہ شیخ امین کے ساتھ اس کے گھر پہنچ گیا۔ ڈرائنگ روم میں ایک اور شخص بھی موجود تھا۔ تعارف کے بعد پتہ چلا کہ وہ شہر کا معروف وکیل جمیل اختر تھا۔ رسمی گفتگو کے بعد شیخ امین بولا۔ "فہد صاحب! آپ کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔ آپ کی صلاحیتوں کا غائبانہ طور پر معترف ہو گیا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو یہاں آ کر بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کیا آئندہ آنے والے وقت میں آپ تبدیلی کے خواہاں ہیں؟"

"میں اپنے علاقے کو خوشحال دیکھنا چاہتا ہوں اس لیے اپنی سی کوشش کرتا رہتا ہوں۔" اس نے محتاط انداز میں کہا۔

"یہ دراصل چوہدری زمان کے وکیل ہیں اور آپ سے ملنا چاہ رہے تھے۔ میں چاہوں گا کہ آپ ان کی معروضات ٹھنڈے دل سے سن لیں۔ ماننا نہ ماننا آپ کی صوابدید پر موقوف ہوگا۔" شیخ امین نے التماس گزار انداز میں کہا۔ فہد سمجھ گیا کہ اُسے یہاں کھانے پر دعوت دینا مقصد سے خالی نہیں تھا۔

جمیل اختر بولا۔ "فہد صاحب! چوہدری زمان سے غلطی ہوئی۔ یقین جانیں کہ اس واقعے میں چوہدری ریاض کی ذرا سی بھی خواہش شامل نہیں تھی۔ ایک باپ کی حیثیت سے وہ اس کا دفاع کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی غلطی کو معاف کر دیں۔"

فہد کی مستفسر آنکھیں اس پر جمی رہیں۔ اس نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ "اس

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

کے عوض آپ جو بھی چاہیں گے، آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ چوہدری صاحب آپ کی راہ میں نہیں آئیں گے۔"

"آپ بھول رہے ہیں کہ یہ میرا اور ان کا معاملہ نہیں ہے۔ اس کیس کی مدعیہ صفیہ بی بی ہے۔ اس کا شوہر قتل ہوا ہے۔ چوہدری زمان قاتل ہے۔ میری کیس میں کیا حیثیت ہے؟ آپ جانتے ہیں۔ میں تو محض صفیہ بی بی کی مدد کر رہا ہوں تا کہ اسے انصاف مل سکے۔ چوہدری نے اپنے طور پر صلح کی پیش کی، کوشش بھی کی مگر ان کے درمیان معاملہ طے نہیں پا سکا۔ بس!"

جمیل اختر کائیاں شخص تھا۔ زمانہ سازی کوٹ کوٹ کر اس کی شخصیت میں بھری ہوئی تھی۔ بولا، "یہ تو ظاہر ہے کہ وہ آپ کی مدد کی وجہ سے اب تک ڈٹی ہوئی ہے ورنہ کب کی اپنے سسر کی بات مان چکی ہوتی اور یہ معاملہ ہی ختم ہو گیا ہوتا۔"

"میں بیوہ صفیہ کے معاملے میں بے بس ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ چوہدری کس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اور مستقبل میں کیا کرنے والا ہے۔ اس لیے میں معذرت چاہوں گا۔ آپ مدعیہ سے خود ہی بات کر دیکھیں۔ اگر وہ صلح کرتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" شہد کے لہجے میں تلخی عیاں تھی۔

"چوہدری صاحب اپنی ماضی کی غلطیوں پر نادم ہیں اور آپ کے ساتھ اچھے تعلقات کا آغاز چاہتے ہیں۔" جمیل اختر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"آج نہیں تو کل، انہوں نے ایسا کرنا ہی تھا۔ آج ایسا کیوں کر رہے ہیں، اس کی وجہ صرف اور صرف آنے والا الیکشن ہے۔ ان کی سیاسی پوزیشن پر چوہدری زمان کی

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

وجہ سے کافی برا اثر پڑ چکا ہے اور آنے والے انتخابات ان کے لیے بہت مشکل ہوں گے۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ۔ لیکن میری حمایت یا مخالفت ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟ یہ تو ان کی خاندانی سیٹ ہے، نکال ہی لیں گے۔" فہد نے اپنے طور پر جانچنا چاہا کہ وہ اسے کس انداز میں لے رہے ہیں۔

"ہم آپ کی صلاحیتوں کے معترف ہو گئے ہیں۔ آپ نے علاقے میں خاصا اثر و رسوخ بنا لیا ہے۔ آپ نے جو نعیم ایڈووکیٹ کو علاقے میں متعارف کروایا، اس سے تو ہم یہی سمجھ رہے ہیں کہ آپ الیکشن لڑیں گے۔ اگر ایسی صورت حال بنے تو آپ ایک مضبوط امیدوار کے ساتھ جڑیں۔ چوہدری کے مقابلے میں نعیم کی اتنی واقفیت نہیں ہے۔" جمیل اختر نے اپنا مدعا بیان کیا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے بارے میں اچھی طرح دیکھ بھال چکے تھے۔ بولا "ٹھیک ہے۔ میں اپنے دوستوں سے مشورہ کر کے آپ کو آگاہ کر دوں گا۔"

"ہم دوستی کے منتظر ہیں۔ چوہدری زمان کا معاملہ صاف ہو جانے تو ایک دوسرے پر زیادہ اعتماد کر سکیں گے۔" جمیل اختر نے بڑے ہی نرم لہجے میں اسے باور کرایا کہ دوستی کی بنیادی شرط کیا ہے۔ اس دوران کھانا لگ گیا تھا۔ کھانے کے دوران وہ علاقے کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ محفل خوشگوار اختتام پر ختم ہوئی۔

اس شام جب وہ واپس گھر پہنچا۔ ماسٹر دین محمد گھر پر موجود تھے۔ وہ کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ اس دوران نملی آ گئی۔ بڑے دنوں بعد اس نے نملی کو غور سے دیکھا۔ دیکھ کر نظریں ہٹانا اس کے اختیار میں نہ رہا۔ اس نے شیٹ میں رو کر میک اپ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

سے لتھڑے بے سنور ے سیکڑوں چہرے دیکھے تھے جو وقتی طور پر اچھے بھی لگتے تھے مگر ان کی کشش میں جاودانیت نہیں ہوا کرتی تھی جیسے نلمی کے چہرے پر کشش تھی۔ اس نے حسب عادت میک اپ نہیں کیا ہوا تھا مگر اسے کسی بناؤ کی ضرورت بھی کب تھی۔ وہ سراپا بہار تھی۔ وہ جانِ ادا تھی۔ آج کچھ بدلی ہوئی دکھائی دی۔ البتہ حسن پر متانت کی چادر تنی رہی تھی۔

وہ محفل میلاد سے واپس آئی تھی۔ اس نے جلدی جلدی کھانا لگایا۔ کھانے کے بعد ماسٹر دین محمد نماز کیلئے چلے گئے تو وہ فہد کے پاس آ بیٹھی۔ فہد نے کہا۔ "نلمی! کیا صنیف اب بھی اپنے شوہر کے قاتل کو سزا دلوانا چاہتی ہے؟ میرا مطلب ہے: کیا اب اس کے جذبات ٹھنڈے تو نہیں ہو گئے؟"

"نہیں تو..... "وہ چونکی،" اس پر دباؤ پہلا سا نہیں رہا اور وہ پہلے کی طرح جذباتی بھی نہیں رہی۔ مگر بات کیا ہے؟"

"بات یہ ہے کہ چوہدری ریاض اب اپنے ہو چھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ جب کوئی دیوار سے لگ کر بات کرتا ہے تو پھر وہ اپنی بقا کیلئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ چوہدری دیوار سے لگنے والا ہے۔"

"ممکن ہے ایسا ہی ہو مگر صنیف جب تک میرے ساتھ ہے، کسی دباؤ یا لالچ میں نہیں آئے گی۔ مجھے یقین ہے۔" نلمی نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"حالات بدل رہے ہیں۔ آنے والے کچھ ہی دنوں میں کچھ بھی متوقع ہے۔ چوہدری ریاض اپنے بیٹے کو بچانے کیلئے کسی بھی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کرے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟ -

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براوسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

ww.pakhsociety.com

گا۔" فہد نے تشویش سے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں ہر آنے والے طوفان اور زلزلے کیلئے خود کو تیار کر چکی ہوں۔" نلمی کا لہجہ مضبوط تھا۔ آنکھیں ایک دم حیادار ہو گئیں، بولی، "آپ کی محبت نے مجھے اتنا حوصلہ دیا ہے کہ میں بے خطر آگ میں کودنے پر تیار ہوں۔ میں اپنا دعویٰ وقت آنے پر ثابت کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔"

"نلمی! ہم ساری زندگی حالات کو سمجھنے اور اس کے ساتھ نبرد آزمائی میں گزار دیتے ہیں۔ آسانیاں فقط اس وقت ہوتی ہیں جب ہمیں یقین اور اعتماد کی دولت میسر آتی ہے اور محبت کے دامن میں یہ طاقتیں ہوتی ہیں۔ زندگی میں ایسے دوراہے آتے ہیں جب انسان کوئی بھی فیصلہ کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔ پھر یہ محبت ہی ہوتی ہے جس کا معیار رکھ کر انسان اپنے لیے فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔" فہد نے اس کی آنکھوں میں پیار سے تجھانکتے ہوئے کہا۔ وہ مسکرائی اور رخ پھیر کر اٹھ گئی۔ فہد کے دل میں اطمینان بھر گیا اور اس نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس پھیپھڑوں میں اتاری۔

☆☆☆

سیاسی حالات اچانک پلٹ گئے اور الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہو گیا۔ ماحول پر چھایا ہوا جمود اچانک ختم ہو کر رہ گیا۔ ہلچل مچ گئی۔ ہر جگہ یہ تبصرہ چل رہا تھا کہ آئندہ امیدوار کون ہوگا؟ کیونکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ چوہدری ریاض کے مقابلے میں نجم ایڈووکیٹ آ رہا ہے۔ اور اس دن نجم ایڈووکیٹ نے اپنے ساتھی امیدواروں کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کی فیصلہ کرنا تھا۔ شہر کے لوگ اور فہد اس میٹنگ میں شامل تھے۔

”فہد! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہمیں کسی سیاسی جماعت کی مدد لینی چاہیے یا آزاد امیدوار کے طور پر ہی الیکشن لڑیں۔“ نعیم ایڈووکیٹ نے پوچھا۔

”میرے خیال میں سیاسی جماعت کی مدد زیادہ ضروری ہے اور اس کا ٹکٹ ہمارے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔“ اس نے اپنی رائے دی تو اس پر تبصرہ ہونے لگا۔ ذرا دیر بعد یہ فیصلہ ہو گیا کہ ٹکٹ لینی چاہیے اور چوہدری ریاض کے مقابلے میں دوسری پارٹی آسانی سے ٹکٹ دے دے گی کیونکہ آج تک جیتا ہوا نہیں، وہ بلا مقابلہ منتخب ہوتا آیا تھا۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد امیدواروں کے بارے میں فیصلہ کیا جانے لگا تو بڑی سیٹ پر نعیم ایڈووکیٹ ہی تھا مگر چھوٹی سیٹوں پر آ کر جو فیصلہ ہوا وہ شہر سے اقبال حسن اور یہیں ناکے سے فہد کا نام تجویز کر دیا گیا۔

”میں الیکشن نہیں لڑوں گا۔“ فہد نے فیصلہ کن انداز میں کہا تو سبھی حیران رہ گئے۔

”کیوں؟“ سبھی نے بیک زبان پوچھا۔

”وہ اس لیے کہ میں کسی اور کو الیکشن لڑانا چاہتا ہوں۔“ وہ کچھ سوچ کر بولا۔

”ہم نے سیٹ آپ کو دی ہے۔ آپ جسے چاہیں لڑائیں۔ بات تو ہماری ووٹ کی ہے نا......“ نعیم نے کہا۔

”وہ کوئی ایسا امیدوار تو ہونا چاہیے جسے کوئی پارٹی بھی ٹکٹ دے دے۔ اس کا نام سامنے آنا چاہیے۔“ وہاں پر موجود ایک بندے نے کہا۔

”وہ میری ذمہ داری ہے۔“ فہد نے اعتماد سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"ٹھیک ہے۔"

پھر دیگر حالات زیر بحث آئے۔ جب ان کی میٹنگ ختم ہوگئی تو فہد نے مارئہ کو فون کیا۔ رسمی باتوں کے بعد مارئہ بولی، "میں چاہ رہی ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں۔ بہت دل چاہ رہا ہے۔ اتنا کہنے کے باوجود بھی تم نہیں آرہے ہو۔ جعفر بھی اسی ضد میں نہیں آتا۔" اس کا یہ شکوہ بجا تھا۔

"میں چند دنوں تک تم لوگوں کو یہاں بلاؤں گا۔ بلکہ تم لوگ خود آؤ گے۔ آنا پڑے گا۔" فہد نے مسکرا کر کہا۔

"ایسی کیا خاص بات ہے؟" وہ تشویش سے بولی۔

"مجھے تم لوگوں کی مدد درکار ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"فہد! یہ تم کہہ رہے ہو؟ مجھے یقین نہیں آتا۔ میں تو یہی سمجھی تھی کہ شاید تم ہمیں بھی یاد نہ کرو۔ مجھے بتاؤ، ہم نے کب آنا ہے؟"

"لیکن اس سے پہلے تمہیں ایک کام کرنا ہوگا۔ مجھے ایک سیاسی پارٹی کی طرف سے ٹکٹ چاہیے۔ چھوٹی سیٹ کیلئے۔" اس نے پارٹی کا نام بھی بتا دیا۔

"وہ! تم الیکشن لڑو گے۔ بہت خوب! ٹکٹ مل جائے گا اور میں آرہی ہوں نا!" وہ قہقہہ لگا کر بولی۔

"الیکشن میں نے نہیں لڑنا۔ بلکہ میں نے اپنے استادِ محترم کی بیٹی نلی کو لڑانا ہے۔ اسے کامیاب بھی کرنا ہے۔" وہ مصمم انداز میں بولا۔

"کیوں؟ اسے ہی کیوں؟.....تم کیوں نہیں.....وہ تو....."

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"ایک ہی بات ہے۔ مجھے بہتر اندازہ ہے کہ اپنے مقصد کے حصول کیلئے مجھے کیا کرنا ہے، کیسے آگے آنا ہے اور کسے پیچھے دھکیلنا ہے۔" فہد نے کہا۔

"خیر! تم واقعی بہتر جانتے ہو۔ میں شام تک تمہیں کال کروں گی۔ گڈ بائی!" نادرہ نے کہا اور کال منقطع کر دی۔

اس وقت سہ پہر تھی جب وہ گاؤں پہنچا۔ نلمی سکول میں تھی۔ چند دنوں سے اس نے دستکاری کا شعبہ بھی کھول رکھا تھا۔ سکول بند ہونے پر وہ لڑکیوں کو دستکاری کا درس دیتی تھی۔ فہد نے سکول کے باہر گاڑی روکی اور اس کے پاس چلا آیا۔ نلمی اسے دیکھ کر کھڑی ہوگئی، "خیر تو ہے فہد؟"

"ہاں! میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"کیا وہ بات گھر پر نہیں ہو سکتی؟" نلمی نے استعجاب سے پوچھا۔

"نہیں ...... میں چاہتا ہوں کہ استاد جی کی عدم موجودگی میں بات کروں۔" فہد نے کچھ سوچ کر کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ کہیں! میں سن رہی ہوں۔" نلمی سراپا سوال بن گئی۔

"یہ جو الیکشن آ رہا ہے ناں ...... میں چاہتا ہوں کہ اس میں تم حصہ لو۔ چھوٹی سیٹ پر الیکشن لڑو۔"

وہ مسکرائی، "ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم پر سر تسلیم خم ہے۔"

"لیکن ......"

"یہ بھی تو مجھے کہنا چاہیے تھا۔" نلمی کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY f PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

"سنو تو سہی!" وہ بولا۔ "میں کچھ اور بھی کہنا چاہتا ہوں۔ مازہ یہاں آئے گی۔ اس کا مقصد صرف میری مدد کرنا ہوگا۔ ممکن ہے وہ کچھ......"

سلمٰی نے بات کاٹ دی۔ "آپ فکر نہ کریں۔ میں اس کا پورا خیال رکھوں گی۔ وہ اگر آپ کیلئے آ رہی ہے تو اس کا مطلب ہے میرے لیے آ رہی ہے۔ اس کی میزبانی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گی۔"

"بس! میں یہی چاہ رہا تھا۔" وہ مطمئن ہوکر بولا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ ٹھہریں! ہم اکٹھے ہی چلتے ہیں۔" وہ بھی کھڑی ہوگئی۔ پھر دونوں گھر پہنچے۔ ماسٹر دین محمد حسب معمول دالان میں بیٹھے کسی کتاب کے مطالعے میں مشغول تھے۔ اس وقت اماں بی اماں گھر میں نہیں تھی۔ ان دونوں کو پہلی بار یوں اکٹھے دیکھ کر ماسٹر دین محمد چونکا ضرور لیکن منہ سے کچھ نہ بولا۔ وہ دونوں اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ تب فہد نے الیکشن میں حصہ لینے والی بات اپنے مخصوص انداز میں کہی۔ ماسٹر جی نے کہا۔ "یہ فیصلہ تو تم کر ہی چکے ہو۔ میں دعا دے سکتا ہوں، دیتا ہوں۔"

"استاد جی! ہماری اس کوشش پر آپ دل سے کیا چاہتے ہیں؟" فہد نے ادب سے پوچھا۔

"دیکھو بیٹا! سچائی کا جواب اگر سچائی ہوتا تو نہ صرف حالات بلکہ وقت بھی سنہرا ہوتا۔ جھوٹ کے مقابلے میں سچائی کی جیت تو ہے لیکن اس میں بڑی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ اس میں کبھی ایسی راہوں پر بھی جانا پڑتا ہے جن کو دل اور مزاج قبول نہیں کرتا۔"

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakSociety.com

"جی! آپ بالکل بجا فرماتے ہیں۔ اندھیرے میں قندیل اٹھانے والا تکلیف تو برداشت کرتا ہی ہے لیکن پرسکون بھی تو وہی ہوتا ہے ناں!" فہد نے رسان سے کہا۔

"ہاں! بعض اوقات ذرا سی غفلت سے ٹھوکر بھی لگ جاتی ہے۔ انسان ایک غلط فیصلے کی بدولت گمراہ بھی ہو سکتا ہے۔"

"میں ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا استاد محترم!" فہد نے پُر یقین لہجے میں کہا۔

"اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔" ماسٹر جی نے کہا اور بے سبب اٹھ کر باہر چلے گئے۔ وہ دونوں گھر میں تنہا رہ گئے۔ فہد جانے کیلئے پر تول رہا تھا کہ لباں سلامان آ گئی تو وہ اطمینان سے بیرونی کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹا تو سوچوں نے اس کے ذہن کو اپنی آماجگاہ بنا لیا۔

فہد نے استاد محترم کے گمان کو محسوس کر لیا تھا اور ویسا ہونا بھی چاہیے تھا۔ وہ ایک باپ کی سوچ تھی۔ اسے خود ہی کوئی ایسا موقعہ نہیں دینا چاہیے تھا جس سے دل میں بدگمانی پیدا ہو۔ استاد محترم کو اس پر اعتماد تھا مگر بیٹی کا معاملہ تھا۔ وہ کچھ بھی سوچ سکتے تھے۔ اگر اسی بات کو لے کر دشمن اس کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیتے تو اس کے ساتھ ساتھ نیلی کے دامن پر بھی دھبہ لگ جاتا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مگر نیلی سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ لوگوں کے کھل جانے والے منہ پر ہاتھ نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ اسی ادھیڑ بن میں پڑا رہا اور اسے وقت کا احساس نہ ہوا۔ نیلی اسے کھانے کیلئے بلانے آئی۔ وہ کھانا کھا کر چائے پی رہا تھا، ماسٹر دین محمد بھی وہیں موجود تھا جب مارُو کا فون آ گیا۔ تمہیدی باتوں کے بعد اس نے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

کہا۔ "میری بات ہو گئی ہے۔ کسی بھی طرح کے فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ جعفر چند دنوں بعد آ جائے گا اور میں بعد میں بھی پہنچ جاؤں گی۔"

"اچھی طرح تصدیق کر لی ہے؟" فہد نے متفکر ہو کر پوچھا۔

"اسی لیے تو بعد میں آؤں گی ورنہ کل ہی پہنچ جاتی۔" نازرہ نے کہا۔

"تم اتنی اداس کیوں لگ رہی ہو؟" فہد کو حیرانی ہوئی۔

"ایک چانس بنا تھا تمہارے پاس آنے کا اور اس میں بھی ٹکٹ کی رکاوٹ حائل ہو گئی۔ خیر! کوئی بات نہیں۔ میں بہت جلد تمہارے پاس ہوں گی۔" وہ نم لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے۔ میں کل تم سے تفصیلاً بات کروں گا۔" فہد نے کہا اور فون بند کر دیا۔ ماسٹر دین محمد نے پوچھا۔ "فہد! تم کچھ زیادہ ہی الجھ کر رہ گئے ہو۔"

"جی ہاں! مجھے یقین ہے کہ میری ریاست اکارت نہیں جائے گی۔ اس کی ایک وجہ بھی ہے استاد محترم! میں اکیلا بھی تو نہیں ہوں ناں..... بہت سارے لوگ میرے لیے نہ صرف دعا کرتے ہیں بلکہ میری اعانت بھی کرتے ہیں۔ میں لوگوں کے حقوق کیلئے جنگ لڑ رہا ہوں، میرا ضمیر مطمئن ہے اور یقیناً خدا بھی میری مدد کرے گا۔" وہ پورے وثوق سے بولا۔

"میرے کہنے کا مقصد یہ نہیں تھا۔ تم اگر امیدوار ہوتے تو زیادہ اچھا تھا۔ نلنی لڑکی ذات ہے۔ کامیاب ہو بھی گئی تو وہ کام نہیں کر سکے گی جو تم کر سکتے ہو۔ اس نے شہر نہیں دیکھا۔ صوبے کے دارالحکومت میں..... ایوانوں میں..... پولیس کا نفرنسوں میں.....

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakSociety.com

کیسے جائے گی۔ نہیں بیٹا! وہ اس لائق نہیں ہے۔"

نلی قریب پہنچ گئی تھی۔ اس نے باپ کی باتیں سن لی تھیں۔ بولی، "بابا جی! ان چند مہینوں میں میں نے ایسی ایسی کہانیاں سنی ہیں کہ ان پر تبصرہ کروں تو آپ کا دل دہل جائے گا۔ لوگ کس طرح جی رہے ہیں، اب سمجھی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں ہر فورم پر جا سکوں گی اور اپنا موقف بیان کر سکوں گی۔ اگر کہیں مشکل پیش آئی تو فہد میرے ساتھ ہی ہوں گے ناں..... میری رہنمائی کیلئے۔"

حاسر دین محمد کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

فہد بولا، "کچھ دنوں بعد ماروہ یہاں پہنچنے والی ہے۔ وہ الیکشن تک یہیں رہے گی۔ تمہارے پاس۔ تمہارے گھر میں۔"

"وہ تو بہت امیر ہے۔ اس کچے پکے گھر میں کیسے رہے گی؟" نلی کے لہجے میں احساس کمتری نمایاں ہو گیا۔

"رہے گی..... کیوں نہیں رہے گی۔ نلی! اسے سب معلوم ہے۔ ویسے بھی وہ امیر زادی تو ہے مگر اس کا دل غریبوں کیلئے دھڑکتا ہے۔" فہد نے پورے یقین سے کہا۔ کچھ توقف کے بعد بولا، "تم اگر چاہو تو میں تمہاری سہولت کیلئے ادھر کی یہاں رہائش کا موزوں ترین انتظام کر دیتا ہوں۔"

وہ سمجھ گئی۔ بولی، "میں اس کے رہن سہن کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ آپ جو مناسب سمجھیں کر لیں۔ میں ایک کمرہ اس کیلئے خالی کر دیتی ہوں۔"

"شکریہ! تم آج کل میں کمرہ خالی کر دینا۔ میں اسے ماروہ کے شایان شان

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

آراستہ کرادیں گا۔ قبد نے مطمئن ہو کر کہا۔

☆☆☆

چوہدری ریاض اپنے ڈیرے پر تھا۔ اس کے سامنے جمیل اختر کے علاوہ وہیں بیٹھے آئے ہوئے چند لوگ براجمان تھے۔ ایک جانب زمان بھی بیٹھا تھا۔ یہ خاصی اہم میٹنگ تھی۔

"چوہدری صاحب! آپ یہ تسلیم کر لیں کہ قبد نے آپ کی سیاسی ساکھ کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اس الیکشن میں اس نے آپ کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔" جمیل اختر ایڈووکیٹ نے اپنا تجزیہ بیان کیا۔

"یہی بات تو یہ ہے کہ جمیل صاحب! کہ میں اسے اب تک سمجھ نہیں پایا۔ یہاں رہتے ہوئے اس نے نجانے لوگوں میں کیا کیا پھونک دیا ہے کہ سب اس سے چپکے رہتے ہیں۔" چوہدری کا اعتراف گویا شکست کا اعتراف تھا۔

"آپ نے اسے ایک عام پڑھا لکھا جوان سمجھنے کی غلطی کی تھی۔ میری اس سے چند ملاقاتیں ہوئی ہیں اور پھر میں نے اس کے بارے میں کچھ معلومات بھی حاصل کی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ سیاسی ورکر......"

چوہدری نے اس کی بات کاٹ دی۔ "جمیل صاحب! آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ یہاں کتنے سیاسی ورکر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ کیا کر لیا انہوں نے آج تک؟ کچھ بھی تو نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ سیاسی کارکن اسی وقت اہم ہوتے ہیں جب پارٹیاں انہیں تسلیم کرتی ہیں اور اہمیت دیتی ہیں۔ اتنے برس آزادی کو گزر گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

سوائے الیکشن مہنگا ہونے کے اور کیا تبدیلی رونما ہوئی؟"

"یہی شکر کریں کہ سیاسی ورکر کو اپنی اہمیت کا پتہ نہیں ہے۔ جو حقیقت میں سیاسی ورکر ہوتے ہیں وہ تبدیلی لے آتے ہیں۔ جیسا کہ فہد نے کیا۔ آج تک آپ کو سیاسی پارٹی کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اس نے آپ کو پارٹی کے شیڈ میں جانے پر مجبور کر دیا۔ ہمیں یہاں بیٹھ کر یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کامیابی کیسے ملے گی؟ اس نے مخالف امیدوار کھڑا کر دیا اور ٹکٹ بھی لے لی۔ آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ سیاسی ورکر ہے۔ نیز سی کیمر ہے۔" جمیل اختر کے لہجے میں تمدنی کا عنصر غائب تھا۔

"ایک نا ڈری لڑکی کو ٹکٹ دلوانے کا فیصلہ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فہد نے ایسا کیوں کیا؟" ایک شخص نے پیشانی سہلاتے ہوئے کہا۔

سبھی نے سر جوڑ لیا۔ اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے۔ آدھے گھنٹے کی چخی مارا ماری کے بعد ایک شخص نے رائے دی، "دو ہی آپشن ہیں۔ یا تو فہد کو دہشت زدہ کر کے یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا جائے یا 'کچھ لو، کچھ دو' کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ڈیلنگ کی جائے۔"

جمیل اختر نے فوراً ہاتھ اٹھایا، "نہیں بھئی! اب دہشت پھیلانے کا وقت نہیں ہے۔ یہ ہتھکنڈہ ناکام ہو چکا ہے۔ الیکشن جیت کر کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے؛ لڑ جھگڑ کر نہیں۔ عوامی ریلا فہد کے ساتھ ہے۔"

"چلو مان لیا کہ سودے بازی کر لینی چاہیے۔ مگر ایجنڈا کیا ہو گا؟" چوہدری کی پیشانی پر تردد کے بل پڑ گئے۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

بھی سوچ میں پڑ گئے۔ ایک سیٹ پر سے گرفت ڈھیلی کرنے سے سودے بازی ممکن تھی۔ یہ کسی کو بھی گوارا نہیں تھا۔ یہ بھی زیرِ بحث آیا کہ تمام تر فساد کی جڑ، فہد کو ہی ختم کر دیا جائے۔ جہاں پہلے اتنے کیس بھگتے جا رہے ہیں، وہاں ایک اور سہی..... جمیل اختر اس پر متفق نہیں تھا مگر میٹنگ میں شامل اکثر لوگ اس پر متفق ہو گئے۔ جمیل نے کہا، "چلیں! فہد کو راستے سے ہٹانے کے بارے سوچ لیتے ہیں مگر کیا اُسے ہمارے ارادوں کا علم نہیں ہوگا؟...... کیا اُس کے ہٹ جانے سے اس کے ساتھی الیکشن سے دستبردار ہو جائیں گے؟ نہیں..... میرا خیال ہے کہ وہ مظلوم بن کر دوہرا فائدہ حاصل کر لیں گے۔"

اس نے درست کہا تھا۔ تبھی ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ ایک پرانے سیاسی کھلاڑی نے سر ہلایا، کہا، "جمیل صاحب درست کہتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں الیکشن لڑنا چاہیے۔ فہد ہماری طرح ایلیٹ کلاس سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کے چاروں طرف نوٹوں کی دیوار کھڑی کر دی جائے۔ اس کے گاؤں تک کے ووٹ خرید لیے جائیں۔ پبلسٹی فنڈز چار گنا کر دیا جائے تاکہ اس کی کمپین دب جائے۔ ہر گاؤں کا مطالبہ مان لیا جائے۔ کچھ پارٹی فنڈز استعمال کیے جائیں، کچھ رقم اپنی گرہ سے لگائی جائے۔ چار گنا ہو کر واپس آ ہی جائے گی۔"

اس کی بات چوہدری کے دل کو لگی۔ اس نے کہا، "ہاں! یہ ہوئی نا بات...... کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ...... وہ کیا الیکشن لڑے گا۔"

"اور ہاں چوہدری صاحب!" جمیل نے کہا، "چھوٹے چوہدری ذرا غصے کے تیز

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

واضح ہوئے ہیں۔ انہیں سمجھا دیجیے کہ یہ وقت جوش کا نہیں ہوش کا ہے۔"

چوہدری نے مسکرا کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور پھر سب الیکشن کی تشہیری مہم کے بارے میں غور و خوض کرنے لگے۔

☆☆☆

مائرہ اس دن شہر میں پہنچی جس دن کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد حتمی فیصلہ ہونا تھا۔ نیلی بھی شہر میں تھی۔ وہ فہد اور گاؤں کے بہت سارے لوگوں کے ساتھ وہاں پہنچی تھی۔ سہ پہر کے وقت تک حتمی فہرست ابھی جاری نہیں ہوئی تھی۔ ان سے تھوڑے فاصلے پر چوہدری ریاض کے کارندے موجود تھے۔ وہ خود کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ فہد کو اندیشہ تھا کہ چوہدری کے کارندے کچھ گڑ بڑ کریں گے۔ اس لیے وہ بہت چوکس تھا۔ ایسے میں مائرہ کی کال آگئی۔ اس نے بتایا کہ وہ شہر پہنچ چکی تھی۔ پوچھ رہی تھی کہ فہد تک رسائی حاصل کرنے کیلئے اسے کہاں آنا تھا۔ فہد گھبرا سا گیا۔ وہ اپنی توجہ تقسیم نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ نیلی اتنے بڑے ہجوم کو دیکھ کر گھبرا رہی تھی۔

"بابا تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں اور وہ کیوں نہیں آیا، آ کر تفصیل سے بتاؤں گی۔"

"تم سیدھی کچہری آجاؤ۔ میں اور نیلی یہاں موجود ہیں۔" اس نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن راستہ..... خیر ٹھیک ہے۔ میں آرہی ہوں۔" اس نے کہا اور کال منقطع کر دی۔

کچہری کا داخلی دروازہ فہد کی نظروں سے اوجھل تھا۔ اس کا ذہن کبھی مائرہ کی

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

طرف جاتا تھا تو کبھی یہاں کی صورت حال پر نظر ڈالتا تھا۔ ایسے ہی وقت میں بلدیہ نے عدالت کی دیوار پر حتمی فہرست آویزاں کردی۔ اس کا دل خوشی سے معمور ہو گیا جب اس نے دیکھا کہ ان کی کبھی درخواستیں قبول کرتے ہوئے الیکشن لڑنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

وہ پلٹا ایسے ہی وقت میں اس کے سینے پر ایک ہاتھ آن ٹھہرا۔ ہاتھ رکھنے والا حلیے سے پڑھا لکھا معلوم ہوتا تھا۔ اس نے نہایت شائستہ لہجے میں کہا، "آپ کو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں فہد صاحب! اپنی طاقت سے اونچا اڑنے والا بہت جلد گر کر مر جاتا ہے۔"

اس سے پہلے کہ فہد اس کی بات کا مفہوم پوری طرح سمجھتا اور کوئی جواب دیتا، اُسے کچہری کی سڑک پر جلوس آتا دکھائی دیا۔ فہد حیران ہوا کیونکہ جلوس کے شرکا کے ہاتھوں میں اسی کے پارٹی کے جھنڈے تھے۔ اس نے غور سے اگلی جیپ کی طرف دیکھا۔ ماہرہ نظر آئی تو اس کے حلق سے اطمینان کی سانس خارج ہوئی۔ وہ جیپ سے اُتر کر تیزی سے کچہری کے احاطے میں داخل ہوئی۔ بے تابی سے فہد کو دیکھتی ہوئی سیدھی اُسی طرف آئی۔ اس نے نام گرہ جاذب نظر لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ قریب آئی، گلے لگنا چاہتی تھی مگر لوگوں کی بڑی تعداد کی وجہ سے ایک ذرا قریب ہوئی، پھر بہت گرمجوشی سے مصافحہ کیلئے ہاتھ مانگ لیا۔ فہد نے ہاتھ ملایا۔ کہا، "ماہرہ! یہ سب کیا ہے؟"

اس کا اشارہ اس بڑے جلوس کی طرف تھا جو ماہرہ کے عقب میں نعرے زنی کرتا آ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

رہا تھا۔

"یار! یہ ہماری روایت کا حصہ ہے۔ الیکشن کی نہیں ضرورت...... اور اپنی طاقت کا اظہار۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ "اتنا حیران ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اچھا چھوڑو! وہ اپنی نلمی سے تو ملاؤ۔ بڑا اشتیاق ہے مجھے۔"

تب وہ اسے نلمی کے پاس لے گیا۔ اس کا تعارف کروایا۔ دونوں نے ہاتھ ملایا اور تعارفی گفتگو کرنے لگیں۔

"ہمیں نکلنا چاہیے اب۔" سراج نے فہد کو جتلایا۔

"ہاں! کیوں نہیں۔ چلو۔" اسے کوہا ہوش آیا۔

"ادھر..... اس جیپ میں۔" مارُہ نے نلمی کا ہاتھ پکڑا اور اپنی جیپ کی طرف بڑھ گئی۔ جیپ میں بیٹھ کر ان روٹ کھولی۔ نلمی کو اپنے پہلو سے لگا کر کھڑی ہوگئی۔ جلوس جیپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ تب فہد نے فون کیا۔ "یہ کیا کر رہی ہو مارُہ؟"

"اس جیپ کا ڈرائیور یہاں کا ایک کاروباری آدمی ہے۔ یہاں بازار کا ایک چکر لگائیں گے، پھر گاؤں جائیں گے۔ فکر نہ کرو۔ پیچھے چلے آؤ۔" مارُہ نے کہا۔

وہ شام کو گاؤں پہنچے۔ دالان میں ہی ماسٹر دین محمد کے اطراف سبھی بیٹھ گئے۔ تعارف کے بعد چائے کا دور چلا۔ مارُہ نے کہا۔ "اب ان لوگوں کو جعفر کیوں نہیں آیا؟ ظاہر ہے کہ الیکشن کے اخراجات تو بہت ہوتے ہیں نا..... وہ چار دنوں بعد آئے گا۔ چھتر اور بینرز وغیرہ لے کر۔ پاپا نے اسے روک لیا تھا۔"

"اوہ! فہد کے لبوں سے نکلا۔ "اور یہ جلوس؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

"یار! میں نے کہا ناں کہ ذرا رعب شعب ڈالنا پڑتا ہے۔" وہ ہنس دی۔ "میں آج ہی آگئی تھی۔ یہاں موجود اپنے لوگوں سے ملی۔ جلوس کا اہتمام کیا۔ شہر کی حد تک تو میں نے سب طے کر لیا ہے۔ باقی کی پلاننگ کر کے آئی ہوں جس پر ہم تفصیل سے بات کریں گے۔"

فہد کی آنکھیں بے اختیار اُس کے چہرے پر پھیر گئیں۔ وہی دلکشی آگئی تھی شوخ اور رسیلے ہونٹ، سرخ و سپید چہرہ، شولڈر کٹ بال اور گداز بدن...... جس کی لوچ لوچ میں قہر کا نشہ بھرا تھا۔ اُسے یوں وارفتہ نگاہوں سے دیکھتے پا کر مائرہ ایک ذرا مسکرائی، رُخ پھیر کر ماسٹر دین محمد سے باتیں کرنے لگی۔ فہد اس کی شرارت تاڑ گیا۔ ایسے میں ماسٹر جی نے کہا، "مائرہ بیٹی! ایسے دنوں میں تو ان صحافی لوگوں کا کام بہت بڑھ جاتا ہے۔ ان کے کیریئر کیلئے ایسے مواقع بہت اہم ہوتے ہیں۔ تمہارے کام کا تو بہت حرج ہوگا ناں؟"

"انکل! اس وقت نلنی کا الیکشن میرے نزدیک سب سے اہم اشو ہے۔" مائرہ نے صدقِ دل سے کہا۔

لفظوں سے خوشبو آئی۔ فہد اور نلنی نے چونک کر اسے دیکھا۔

"مائرہ! کھانے کے بعد لمبی بات ہوگی۔ تمہیں یہاں کے بارے بہت کچھ بتاؤں گا۔ اوکے؟" فہد نے کہا، "اب تم جا کر فریش ہو جاؤ۔"

کھانے کے بعد اُس نے مائرہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "مائرہ! چوہدری کے پاس حرام کا پیسہ ہے۔ وہ اندھا دھند چارہ بنا کر ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ووٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تربیت کرے گا۔ سوشل اور پلیاں بنوائے گا۔ لوگوں کو سبز باغ دکھائے گا۔ ہم اس کے ان ہتھکنڈوں کا مقابلہ اپنے انداز میں کریں گے۔ لوگوں کا شعور اجاگر کریں گے اور خود انکساری کا پیغام گھر گھر تک پہنچائیں گے۔"

فہد نے پاس موجود نیلی اور مائرہ کو یکے بعد دیگرے دیکھا۔ کمرے میں اس وقت تینوں ہی موجود تھے۔ مائرہ بولی، "ہو گئے یار فکر نہ کرو۔ میں آگئی ہوں۔ سب سنبھال لوں گی۔ نیلی کو پکا سیاست دان بنا دوں گی۔"

نیلی نے اُسے ایک نظر دیکھا۔ دل کی دنیا تہہ وبالا ہوئی۔ سمجھ نہ پائی کہ مائرہ اسے اچھی لگی تھی یا اسے دیکھ کر دل میں جلن کا جذبہ پیدا ہوا تھا۔ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ سمجھنے سمجھانے میں عمر بتا دیتی ہیں۔

☆☆☆

ہر آنے والا دن مصروف ہوتا جاتا تھا۔ جعفر آیا تو فہد کو کچھ سہارا ملا۔ مائرہ سے فون پر رابطہ رہتا تھا۔ نادانے شہر کے در و دیوار پر نیلی کے پینافلیکس چسپاں تھے۔ الیکشن کی گہما گہمی عروج پر تھی جب پارٹی کے قائد نے اس علاقے میں انتخابی مہم کے جلسے میں اپنی آمد کا شیڈول جاری کر دیا۔ اس موقع پر بہت بڑے جلسے کا اہتمام کیا جانا ناگزیر تھا اور سراج اور جعفر نے اپنی عوامی طاقت کی نمائش کا اہتمام کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ فہد تمام انتظامات کا حتمی جائزہ لینے کیلئے سراج کے ساتھ جا رہا تھا۔ اچانک دو جیپوں نے راستہ مسدود کر دیا۔ جیپوں سے کئی افراد نکل کر راستے پر کھڑے ہو گئے۔ فہد نے ملگجی روشنی میں اس شخص کو پہچان لیا جس نے بڑے شائستہ انداز میں

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakistanipoint.com

فہد کو کچہری میں دھمکی دی تھی۔ بولا، ”سراج! یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نے بتایا تھا۔ کچہری والا۔ جعفر کو فون کرو۔“

سراج کی آنکھوں میں تشویش کے ڈورے تیر گئے۔ ایسے میں ایک آدمی نے فہد کا دروازہ بجایا، ”باہر آؤ۔“

”سراج! تم باہر نہیں آؤ گے۔“ فہد نے تیزی سے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

کچہری میں سینے پر ہاتھ رکھ کر دھمکانے والے نے طنز سے بھرپور لہجے میں کہا، ”ادھر آؤ میرے پاس! کہا تھا ناں کہ اونچا اڑنے والا گر جاتا ہے۔ تو نے مانا ہوتا تو اچھا تھا۔“

”دیکھو میرا راستہ مت روکو۔“ فہد نے خود کو پرسکون رکھتے ہوئے کہا، ”اس وقت مجھے جلدی ہے۔ پھر کبھی راستہ روک لینا۔“

”مجھے تم سے زیادہ جلدی ہے پیارے! تمہیں ہلکا پھلکا سبق دینا چاہتا ہوں۔ کیا خیال ہے؟“ اس کا لہجہ سنگین تھا۔

”تم بہت بھیانک غلطی کرو گے جو.....“

اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ ٹھائیں کی زوردار آواز کے ساتھ راستہ روکنے والے کے پستول سے گولی نکلی اور فہد کی ٹانگ میں گھس گئی۔ فہد کو جھٹکا لگا۔ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔ ایسے میں یکے بعد دیگرے دو فائر ہوئے۔ دونوں اس کی ٹانگوں میں لگے۔ وہ گاڑی کا سہارا لینے کے باوجود زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس کے حلق سے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

کراتیں برآمد ہو رہی تھیں۔

دونوں جیپوں کے سوار آناً فاناً جیپوں میں سوار ہوئے اور اسلحہ لہراتے ہوئے چند لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ سراج پہلے فائر پر فہد کی تنبیہ کے باوجود گاڑی سے نکل کر اس کی طرف دوڑ پڑا تھا۔ اس نے فہد کو بہ دقت اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔ وہ تکلیف کی شدت سے نڈھال ہو گیا تھا۔ سراج کو خالی خالی نظروں دیکھتا ہوا بے ہوش ہو گیا۔

اسے ہوش آیا تو وہ ہسپتال میں تھا۔ اس نے اپنی دھندلی نگاہوں سے دیکھا۔ تبھی اس کے گرد موجود تھے۔ وہ پہچاننے لگا۔ کچھ بولنا چاہتا تھا مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ اس کی سماعت میں اجنبی آواز اتری، "پلیز! آپ لوگ چلے جائیں۔ مریض کو ہوش آ گیا ہے مگر اسے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔ آپ انہیں ڈسٹرب نہ کریں۔"

تبھی ایک ایک کر کے کمرے سے نکل گئے۔ ڈاکٹر نے اسے پرسکون رہنے کی ہدایت کی۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا گہری نیند میں چلا گیا۔ جب بیدار ہوا تو اس نے الیاس کو تسبیح پڑھتے دیکھا۔ اس کے ہلنے جلنے پر متوجہ ہوا۔ فہد نے بدقت تمام پوچھا،

"سراج کہاں ہے؟"

"ساتھ والے کمرے میں۔" الیاس نے کہا اور باہر کی جانب لپکا۔ چند لمحوں بعد مائرہ، نیلمی، جعفر اور سراج اندر آ گئے۔ اس نے سب سے پہلے مائرہ کا ستا ہوا چہرہ دیکھا۔ پھر نیلمی نظر آئی۔ وہ رو رہی تھی۔ ان سب کے پریشان چہروں کو دیکھ کر بولا،

"میں ٹھیک ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

نلمی اور مارہ کے لبوں سے سسکیاں نکلیں۔ جعفر دانت پیس کر بولا۔" کیسے ٹھیک ہو؟ ہیں؟ تین گولیاں لگی ہیں۔ شکر ہے کہ ہڈی بچ گئی اور تم کہہ رہے ہو کہ میں ٹھیک ہوں۔ کس نے کہا تھا کہ اکیلے جاؤ...... میں نے سمجھایا تھا تجھے......"

فہد نے مسکرانے پر اپنی تمام توانائیاں صرف کیں۔ کہا۔" چھوڑو یار...... کچھ نہیں ہوا۔ یہ بتاؤ کہ میں کہاں ہوں؟"

"تم جہنم میں ہو......" جعفر کا پارہ ایک دم چڑھ گیا۔

"جعفر پلیز! یہ ضلعی ہسپتال ہے۔ شہر والے ڈاکٹر نے تمہیں یہاں ریفر کر دیا تھا۔" مارہ نے دخل دیا۔

"اور تم لوگ الیکشن کمپین چھوڑ کر یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"عجیب آدمی ہو تم......" جعفر بھڑک اٹھا۔

مارہ نے بازو تھام کر دبایا۔ آنکھوں سے سمجھایا کہ یہ غصہ کرنے کا وقت نہیں ہے۔

فہد بولا۔" ڈاکٹرز مجھے دیکھ لیں گے۔ تم لوگ جاؤ۔ یہ نازک وقت ہے کمپین کیلئے۔"

"میں نہیں جاؤں گی۔" نلمی نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"میں بھی......" مارہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

"یعنی میرا مشن ناکام ہو گیا...... ہاں! اب مجھے مر جانا چاہیے۔" فہد کے لہجے میں عجیب یاس دَر آئی تھی۔

نلمی تڑپی۔" نہیں! آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔ آپ کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔ میں ابھی جا رہی ہوں۔ آپ غصہ نہ کیجئے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pakhsociety.com

سلمیٰ نے باہر کا رخ کیا۔ تبھی نے فہد کو الوداع کہا اور کمرے سے نکل گئے۔ فہد کے لبوں پر بڑی جاندار اور طمانیت آمیز مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔

☆☆☆

پچھلے پہر فہد نے سراج کے ساتھ جا کر شہر کے ایک پولنگ اسٹیشن پر ووٹ کاسٹ کیا پھر گاؤں کا رخ کیا۔ جب وہ گاؤں پہنچا، پولنگ کا وقت تمام ہو گیا تھا۔ سلمیٰ پولنگ اسٹیشن کے باہر لوگوں کے جم غفیر کے ہمراہ کھڑی تھی۔ چیخ چیخ کر کچھ کہہ رہی تھی۔ سراج نے فہد کو دیکھا جو بیساکھیاں سنبھال رہا تھا۔ ”سلمیٰ تو ایک دم بدل گئی ہے۔ ہے ناں؟“ فہد کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ اپنا نام شمار کرتانے والی مردوں کے بیچ کھڑی بانہیں لہرا لہرا کر تقریر کر رہی تھی۔ اُسے خوشی ہوئی۔ اس کا لگایا ہوا پودا تناور درخت بن گیا تھا۔

وہ بیساکھی کے سہارے کھڑا ہوا تو مائرہ نے اُسے سنبھال لیا۔ اپنے ساتھ چلاتی ہوئی سکول کی طرف بڑھی۔ سکول کے اندر بھی لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی جو رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی۔ ان کے پیچھے پیچھے سلمیٰ بھی سکول میں آ گئی۔ فہد کرسی میں بیٹھ کر کہہ رہا تھا۔ ”مائرہ! تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا.....“

اس نے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا، کہا۔ ”ایک بار بھی مت کہنا مجھے..... ہاں..... کہے دیتی ہوں۔“

پھر سلمیٰ کو دیکھ کر بولی۔ ”ادھر آؤ، دیکھو..... فہد آ گیا ہے۔“

شور میں کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ حلقے کے مختلف پولنگ اسٹیشنز سے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

رزلٹ موصول ہونے لگے تھے۔ لوگ ٹولیوں کی صورت میں خوشخبری لیے آنے لگے۔ ٹی وی اسکرین جاگ رہی تھی۔ دو بجے کے قریب ٹی وی پر غیر سرکاری نتائج کا اعلان کیا جانے لگا۔ اچانک سکول کی چاردیواری نعروں سے گونج اٹھی۔ ٹی وی پر نملی کی کامیابی کی خبر سنا دی گئی تھی۔ وہ دو ہزار تیرہ ووٹوں کی برتری سے کامیاب ہوئی تھی۔ ابھی ٹیم ایڈووکیٹ کا رزلٹ نہیں مرتب ہوا تھا۔

سکول سے بلند ہونے والے نعروں نے گاؤں کی فضا میں ہلچل مچا دی۔ یوں لگا جیسے رات کے پچھلے پہر جشن بپا ہو گیا ہو۔ پورا گاؤں بیدار تھا۔ ہر طرف سے مبارک باد کی پرجوش آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ فہد کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ اسے ٹانگوں کا درد بھول گیا تھا اور اچھل اچھل کر چیخ رہا تھا۔ جعفر اور مارہ کی خوشی بھی دیدنی تھی جبکہ نملی فرط مسرت سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔ تب ٹیم ایڈووکیٹ کا نتیجہ بھی برآمد ہو گیا۔ وہ تیرہ ہزار ووٹوں کی برتری سے جیتا تھا۔

"مبارک ہو فہد صاحب! ہم جیت گئے ہیں۔"

"آپ کو بھی بہت مبارک ہو۔ میں جو آ جاؤں گا۔ اس وقت....."

"نہیں! میں یہاں کچہری میں ہی ہوں۔ اقبال چمن کے بارے ابھی دیر لگ جائے گی۔ میں نملی بی بی کا نتیجہ لے کر ابھی آ رہا ہوں۔ میرا انتظار کریں۔"

"اب اس کا انتظار کرنا پڑے گا۔" فہد نے طویل سانس لی اور مارہ کو ایک نظر دیکھا۔ "تب تک میں استاد جی سے مل لوں۔"

"آؤ!" یہ کہتے ہوئے وہ فوراً اٹھ گئی۔ اس نے فہد کو سہارا دے کر اٹھایا۔ نملی

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY
PAKSOCIETY

vw.paksociety.com

بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔ فہد بیساکھی اٹھانے لگا تو مائرہ بولی، "نہیں! انہیں مت اٹھاؤ، ہم ہیں نا۔"

یہ کہہ کر اس نے نیلمی کی جانب دیکھا۔ ایک پہلو میں مائرہ، دوسرے میں نیلمی ..... وہ سنبھل کر چلتا ہوا کار تک گیا۔ ایک ذرا رُک کر شوخی سے بولا، "ان آنکھوں کے پیچھے جوان دل ہے، وہ میری بیساکھیاں دیکھ کر سوچ رہے ہیں کہ کاش! کولیاں انہیں لگی ہوتیں؟"

"وہ کیوں؟" مائرہ نے کچھ کچھ مستفسر ہوئی۔

"بے وقوف! اور میری بیساکھیوں پر دھیان تو دو۔"

نیلمی جلدی سے بولی، "چھوڑیں بھی ..... مائرہ بھی جان بوجھ کر انجان بن رہی ہے۔"

مائرہ نے نیلمی کو دیکھا، ایک نظر اپنے سراپے پر ڈال پھر مسکرا کر بولی، "کیا تمہارا دل کر رہا ہے کہ یہ بیساکھیاں ہمیشہ تمہارے پاس رہیں؟"

وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا، "میرے باپ کی بھی توبہ!"

نیلمی اور مائرہ کی ہنسیوں کی جلترنگ نے فضا معطر کر دی۔ فہد کار میں بیٹھ گیا۔ ہر جانب روشنی تھی۔ لوگ خوشی میں رقصاں تھے۔ چند گلیاں پار کرنے کے بعد وہ گھر تک جا پہنچے۔ ان دونوں نے اسی طرح سہارا دیا اور اسے اندر لے گئیں۔ ماسٹر دین محمد جائے نماز بچھائے اپنے رب کے حضور حاضر تھے۔ وہ ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو فہد نے کہا، "استاد جی! مبارک ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

"خیر مبارک بیٹا!" انہوں نے بڑی سنجیدگی سے کہا، "یہ فقط تم لوگوں کے یقین، حوصلے اور محنت کی وجہ سے کامیابی ملی ہے۔ خوش نظری ہے، ہونی بھی چاہیے، مگر بیٹا! یہ منزل تو نہیں ہے، یہ تو محض امتحان ہے۔ اصل کامیابی وہی ہے کہ تم لوگ اسے ایمانداری سے نبھا جاؤ۔"

"ایسا ہی ہوگا۔" اس نے عزم سے کہا۔

"اب جاؤ بیٹا! آرام کرو، رات کافی بیت گئی ہے۔" وہ پیار سے بولے۔

گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوئے۔ ہاتھ ہوا میں بلند کیے۔ کانوں تک لے گئے اور بہ آواز بلند بولے، "اللہ اکبر!"

انہوں نے رکعت نیت لی۔ فہد کے دل سے نکلا، "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

وہ کچھ دیر رک کر ماسٹر جی کے پرنور اور پرنمانیت چہرے کی زیارت کرنا چاہتا تھا مگر اس کی جوان بیساکھیوں نے اسے نرغے میں لے کر بیڈ پر پہنچا دیا۔ اس نے یاد دلایا، "میری میڈیسن گاڑی میں پڑی ہیں......"

"میں لے آتی ہوں۔" نازو نے کہا اور باہر چلی گئی۔

اس نے دمکتے چہرے والی سلمیٰ کو دیکھا۔ وہ فورشق سے بولا، "بہت اچھی لگ رہی ہو۔"

وہ شرما کر چہرہ چھپا گئی۔

"کیا میں نے اس لیے اپنے دل کی بات کی ہے کہ تم چھپ جاؤ؟" وہ شرارت سے بولا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

"نہیں...... آپ بتاتے ہیں۔"

"کیسے؟ تمہیں؟ ...... نہیں بابا ...... تمہیں تو قدرت نے اتنا مکمل اور خوب صورت بنا دیا ہے کہ میرے کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں۔" وہ سرشاری سے بولا۔ اسے اس لمحہ اپنی تکلیف بھول گئی تھی۔

"آپ کی آنکھیں خوب صورت ہیں، جنہیں سب کچھ اچھا دکھائی دیتا ہے۔" وہ دانستہ طور پر آنکھیں ملانے سے گریز کر رہی تھی۔

"خوشی ہے کہ تمہارے اندر نیا تبدیلی آچکی ہے۔"

"میں شاید کچھ بھی نہیں رہی۔ میری ذات نئی ہو چکی ہے۔"

"یعنی ...... رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی؟" فہد نے چھیڑا۔

"ہاں ...... مجھے خبر تک نہ ہوئی کہ کب میں، میں نہیں رہی، آپ ہو گئی۔ میری ذات آپ کی سوچ کا اظہار ہو گا۔" وہ بے حد شوق اور جذب سے بولی تو آسودگی کی جاوید لہر فہد کے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔

اگلی صبح کے دامن میں اقتدار کا سورج چمک رہا تھا۔ وہ کچھ دیر ہی آرام کر سکے تھے۔ نجم ایڈووکیٹ کے جانے کے بعد ہی انہیں یہ موقعہ ملا تھا۔ لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ماسٹر دین محمد کے گھر کے سامنے سرکاری گاڑیاں آگئیں کیونکہ پورے ملک میں انہی کی سیاسی جماعت جیت گئی تھی۔ حکومت کی ڈوریں اُن کی انگلیوں کا طواف کر رہی تھیں۔

خوشی سے دمکتا ہوا چہرہ لیے مارد کے پاپا علی الصباح پہنچ گئے۔ وہ ناشتے کے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakistanipoint.com

بدر ان ماسٹر دین محمد کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئے ۔یہاں تک کہ دن خاصا چڑھ آیا۔کمرے میں پڑے ہوئے فہد کے پاس مارؤ تھی" اچھا فہد!میں اب چلتی ہوں۔" "تم آئیں بھی ہو اور ہم سکون سے بیٹھ کر باتیں بھی نہ کر سکے۔پلیز!ایک آدھ دن رک جاؤ۔"فہد نے التجا کی۔

"پاپا تمہارے ساتھ فیکٹری کے معاملات ڈسکس کرنا چاہتے تھے لیکن تمہاری طبیعت کی وجہ سے شاید نہیں کریں گے۔چند دن بعد آؤں گی تو سکون سے کہیں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔تب تک تم بھی ٹھیک ہو جاؤ گے۔تمہیں مریضوں کی طرح اس حال میں دیکھنا میرے لئے بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔"اس نے فہد کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا۔پھر کافی دیر تک دونوں میں خاموشی حائل رہی۔

توقف کے بعد بولی"اب تو نمی کا آنا جانا لگا ہی رہے گا۔"

"ہاں!اس کا تم نے ہی خیال رکھنا ہے۔وہ کسی پر اعتماد نہیں ہے۔"اس نے بڑے مان سے کہا۔

"تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔"مارؤ نے فہد کا ہاتھ تھام لیا۔"گھبراؤ مت!جعفر ابھی یہیں ہے۔وہ تمہارا خیال رکھے گا۔"آخری جملہ کہتے ہوئے اس کی آواز بھرا گئی اور وہ تیزی سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔

فہد کتنی ہی دیر بیڈ پر پڑا سوچتا رہا۔خود ہی ہمت کر کے اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔مارؤ اپنے پاپا کے ساتھ جانے کیلئے تیار تھی۔وہ بیساکھی کے سہارے چلتا ہوا ان کے قریب گیا۔مارؤ کے پاپا نے اس کی کمر میں بازو حمائل کیا۔پیشانی چومی اور

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY RSPK.PAKSOCIETY.COM

پیار سے کہا، "میں بہت جلدی میں ہوں۔ پھر آؤں گا۔ ہو گئے چیک ان؟"

"جی انکل! مجھے آپ کی ڈھارس کمزور نہیں ہونے دیتی۔"

"ویڈونائی بن! اپوآر رمز چینک ..... میں تمہارے ساتھ ہوں ناں۔"

انہوں نے بڑے غور سے ملی کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اسے بھی گلے لگالیا۔

فہد کے دل میں حبس بھر گیا۔ ماروہ سے جدائی کا لمحہ بڑا کٹھن تھا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ماروہ نے فہد کو دیکھا۔ اس کی نگاہوں میں ایسا کچھ تھا کہ وہ مجتنب گیا۔ جان گیا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے مگر کہہ نہیں پا رہی۔

ان کے جانے پر دل گرفتہ سے فہد کو سہارا دیتے مگر ملی کمرے میں لے آئی۔

☆☆☆

چوہدری ریاض اپنے ڈیرے میں تھا۔ اس کے سامنے نارا تے کا ڈی ایس پی اور ساتھ ہی جمیل اختر بیٹھے تھے۔ ڈیرے کے باہر پولیس کی خاصی نفری موجود تھی۔

"چوہدری صاحب! آپ انکار کر دیں تو الگ بات ہے لیکن جس بندے نے فہد پر تاتانہ حملہ کیا تھا، اسے یہاں دیکھا گیا ہے۔ وہ آپ کی الیکشن مہم میں حصہ لیتا رہا۔ اس کے ثبوت فوٹوز اور ویڈیو کلپس کی صورت میں ہمارے پاس پہنچ گئے ہیں اور ملی اسے پہچان بھی چکے ہیں۔ آپ اپنی ساکھ بچائیں اور قانون کا ساتھ دیتے ہوئے اسے ہمارے حوالے کریں۔"

"مگر پہ ہزاروں لوگ جنبھناتی رہیں مگر تم نے لوگ نا غائب۔ اب میں کسے کہاں تلاش کروں؟" چوہدری نے بے پروائی سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

"میری مجبوری یہ ہے چوہدری صاحب کہ ان کا ایک بندہ سارا دن تھانے میں رہتا ہے۔ نجانے کہاں کہاں سے ان کے فون آ رہے ہیں۔ میری پوزیشن کمزور ہو رہی ہے۔ میں ہمیشہ آپ سے تعاون کرتا آیا ہوں، اب بھی تعاون کروں گا مگر آپ میرا خیال کریں۔ میں سرکاری نوکر ہوں۔ سرکار ناراض ہوگئی تو نوکری جاتی رہے گی۔" ڈی ایس پی نے اپنی معذوری ظاہر کی۔

"مگر میں اسے کہاں سے لاؤں جس کا ذکر آپ کر رہے ہیں۔ رات گئی بات گئی۔ دو چار چھاپے ماریں۔ روزنامچہ کالا کریں اسے اشتہاری قرار دے کر فائل بند کر دیں۔ کیا اب یہ سبق بھی مجھے ہی پڑھانا پڑیں گے؟" چوہدری کے لہجے میں گہری کاٹ تھی۔

"ٹھیک ہے چوہدری صاحب! آپ کی مرضی۔ ان لوگوں نے آپ کو بھی اس معاملے میں رکھا ہوا ہے، میں چاہتا تھا کہ اس بندے پر سارا ملبہ ڈال دیا جائے مگر آپ میری بات ہی نہیں سن رہے ہیں۔ میں بھی جواب دہ ہوں۔" تیزی سے بولا

"آپ اپنا کام کریں، ہم نے کب منع کیا ہے۔" چوہدری نے پھر بے پروائی سے کہا، "آپ کی وجہ سے چوہدری زمان والا معاملہ بھی اٹک گیا ہے۔"

"ہاں چوہدری صاحب! ہم نے اپنے اختیارات سے کہیں زیادہ کے چوہدری کو تحفظ دیا مگر اس کی قسمت...... ہماری وردی کسی کی قسمت سے تو نہیں لڑ سکتی ناں۔"

"کہاں تحفظ دیا؟ وہ تو حوالات میں ہے۔ آپ کا تعاون مجھے حاصل ہوتا تو سارا معاملہ تھانے ہی میں رفع دفع ہو گیا ہوتا۔" چوہدری تیز لہجے میں بولا۔

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

vw.pahsociety.com

بات بگڑتی دیکھ کر جمیل اختر نے فوراً کہا۔ "نیازی صاحب! آپ اس وقت معاملے کو رہنے دیں، میں ان سے بات کر کے آپ کے پاس آؤں گا۔ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔"

"وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ کوئی تو حل ہو۔" ڈی ایس پی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "میں انتظار کروں گا۔"

وہ چلا گیا تو جمیل اختر نے نرم سے لہجے میں کہا۔ "چوہدری صاحب! آپ نہیں سمجھتے کہ یہ پیچیدہ قانونی معاملہ ہے۔ اس وقت لوگوں کے جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔ حالات آپ کے موافق نہیں ہیں۔ پھر بھی آپ وہ بندہ پولیس کے حوالے کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ اسے دیں اور اپنی جان چھڑائیں۔"

"کیسے؟ اس نے اپنا نہیں، میرا کام کیا ہے۔ مجھے آئندہ بھی اس سے کام لینے ہیں۔ اگر اسے پولیس کے حوالے کر دیا تو وہ میرا نام بک دے گا۔ ڈوبتے ڈوبتے مجھے بھی لے ڈوبے گا۔" چوہدری کے لہجے میں اندیشے سرسرا رہے تھے۔

"یہ خطرہ تو مول لینا ہی پڑے گا۔ آپ اُسے اعتماد میں لے کر پولیس کی تحویل میں دیں۔ زبان بندی کی قیمت دے دیں۔ وہ مان جائے گا۔ میں اس کی ضمانت کرالوں گا۔" جمیل اختر نے سمجھایا۔

"اگر ایسا نہ ہوا تو؟" چوہدری نے فکرمندانہ انداز میں پوچھا۔

"پھر کیا ہوگا۔ کچھ نہیں۔ اب اس کے کہنے پر پولیس آپ کو گرفتار کرنے سے تو رہی۔ بہتر یہی ہے کہ آپ قبضے سے صلح کر لیں۔" جمیل اختر نے سمجھایا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pahsociety.com

"یعنی مر چکا ہوں؟"

"نہیں...... میں نے یہ نہیں کہا۔ اس کی شرائط مانتا ہوں گی مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کا سر جھک جائے گا۔ معاہدوں میں جذبات کو اہمیت نہیں دی جاتی۔"

"یار! تم ہمیشہ مجھے اچھا ہی مشورہ دیتے ہو مگر یہ بات میرے دماغ میں نہیں آ رہی ہے۔ چھوڑو اس موضوع کو کوئی اور بات کرو۔"

"میں تو ڈی ایس پی کے کہنے پر آیا تھا لیکن...... خیر میں چلتا ہوں۔" جمیل اختر نے کہا اور ہاتھ ملا کر مایوس رخصت ہو گیا۔

اس کے چلے جانے کے بعد چوہدری ریاض کافی دیر تک سوچتا رہا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ گھوم پھر کر سوئی وہیں پر آ جاتی کہ یہ حقیقت ہے کہ فہد اب اقتدار میں ہے۔ اس کا راستہ روکنے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ کامیاب ہو گیا۔ آخر اسے صلح کرنا پڑے گی مگر اسے کوئی ایسا راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ جس پر صلح کے ساتھ ساتھ اپنی ساکھ بھی بچا لیتا۔

☆☆☆

نلی نے حلف اٹھا لیا۔ وہ ماسٹر دین محمد اور جعفر کے ساتھ دارالحکومت گئی تھی اور وہاں پر مارہ نے اسے سنبھال لیا تھا۔ تین دن وہیں رہنے کے بعد جس شام واپس آئے تو جعفر آتے ہی شہر چلا گیا۔ ماسٹر دین محمد کا تھکن سے برا حال تھا۔ وہ وہ اچانک کر سو گیا جبکہ نلی فہد کے پاس بیڈ پر آ بیٹھی۔ فہد نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "پہلے سوچتا تھا کہ تم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں ہوگا۔ اب تمہیں دیکھ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakscociety.com

سوچ رہا ہوں کہ تم سے بڑھ کر تم ہی خوبصورت ہو۔ حلف اٹھاتے ہی زیادہ دلکش ہوگئی ہو۔ خیر تو ہے؟"

"ہاں! امارہ مجھے بیوٹی پارلر لے گئی تھی۔" وہ شرماتے ہوئے بولی۔ "اچھی لگ رہی ہوں ناں؟"

"ہاں مگر......"

"کیا؟" ملی نے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔

"تمہارے حسن کو ان لوازمات کی احتیاج نہیں ہے ملی!" اس کی آنکھوں میں پیار موجزن تھا۔ "تم مکمل ہو...... میں سچ کہتا ہوں کہ تم حسن کا مکمل شہکار ہو۔"

"آپ کی ضرورت تو ہے ناں مجھے، امارہ آپ کی بڑی تعریف کر رہی تھی۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

فہد چونکا، "کیا وہ آ جائے گی؟"

"ہاں! کہہ تو رہی تھی۔"

"کب تک؟"

"چند دنوں تک ..... یہ کہہ کر وہ چند لمحے خاموش رہی پھر دبے دبے جوش سے بولی۔ "میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہاں جاؤں گی۔ یہ تو بس میں نے اخباروں میں دیکھا تھا۔ مجھے یقین آ رہا تھا کہ یہ میں ہوں ...... یہ کہتے ہوئے وہ روئیداد سنانے لگی۔ فہد درمیان میں کوئی سوال پوچھ لیتا۔ وہ پہلے اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اس دوران وہ بے خیالی میں اس کے پاس نیم دراز ہوگئی۔ یہاں تک کہ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.pakistanipoint.com

کے بدن کی خوشبو فہد کے نتھنوں سے ٹکرانے لگی جو اسے مدہوش کر رہی تھی۔شاید وقت، ماحول اور مارزو... کے ساتھ نے اسے کچھ دلیر کر دیا تھا۔

"نلمی اب تم جاؤ اور سو جاؤ۔رات بہت گہری ہو گئی ہے اور تم تھکی ہوئی بھی ہو۔"

"میرا سونے کو ذرا سا بھی دل نہیں چاہ رہا۔میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ باتیں کرتی رہوں۔سچ پوچھیں نا تو میں وہ وقت یاد کر کے بڑا عجیب سا محسوس کر رہی ہوں جب آپ نے مجھے خواب دیکھنے کو کہا تھا۔"

"ابھی تو آدھا خواب دیکھا ہے بلکہ جو میں نے خواب دیکھا ہے، ابھی تو اس کے لوازمات پورے ہوئے ہیں۔میرے خواب میں صرف تم اور میں ہی نہیں، بہت سے لوگ شامل ہیں۔جو ہم نے نعرے لگائے یا تقریریں کیں، یہ فرضی نہیں تھیں۔ان پر پوری دیانت داری سے عمل کرنا ہے۔پھر ہم خواب کا سفر طے کریں گے۔" اس نے جذباتی انداز میں کہا۔

"فہد یہ سب ہو گا کیسے؟"

"میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔" اس نے کہا تو نلمی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بے ساختہ چوم لیا۔ "آپ فکر نہ کریں......"

پھر ایک ایک بات کا ذکر کرتی رہی اور فہد اسے سمجھاتا رہا کہ مستقبل میں کیا کرنا ہے۔انہی باتوں میں احساس ہی نہیں ہوا کہ کب صحن میں تیرگیاں چھٹنے لگیں۔ماسٹر دین محمد نماز کے لیے اٹھ چکے تھے۔وہ کسی بھی وقت نلمی کو آواز دے سکتے تھے اس لیے نلمی کو سنبھلنا تھا۔لیکن اس کا فہد کے پاس سے اٹھنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ایسے لمحات میں

PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.pahsociety.com

فہد کی فون کا بزر بج اٹھا۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے۔" اس نے فون اٹھاتے ہوئے کہا پھر سکرین پر دیکھتے ہوئے تیزی سے بولا۔" ارے یہ تو جعفر ہے...... ہاں جعفر! کیسے ہو؟"

"اگر آ سکتے ہو تو شہر والے تھانے میں آ جاؤ۔" جعفر نے کہا جس کی آواز ملیحہ بھی سن رہی تھی۔

"خیریت؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"پولیس نے اس بندے کو گرفتار کر لیا ہے جس نے تم پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔" اس نے بتایا

"تم اس وقت کہاں ہو؟" وہ جلدی سے بولا

"چوہدری ریاض کے ڈیرے کے پاس۔ یہاں پولیس نے چھاپہ مارا ہے۔ فائرنگ ہوئی ہے اور اب چوہدری کے بیٹے زمان سمیت سب پکڑے گئے ہیں۔ ان میں اشتہاری مجرم بھی ہیں۔" وہ خوشی پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"تو وہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا......" وہ شکوہ بھرے لہجے میں بولا۔

"میں نے تو کسی کو یہ بھی نہیں بتایا کہ یہاں پر ماریہ بھی ہے، اپنی ٹیم کے ساتھ جس نے یہ ساری کارروائی ریکارڈ کی ہے۔" وہ بولا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں! پولیس ان سب لوگوں کو لے گئی ہے، تم فوراً تھانے آ جاؤ۔" جعفر نے تیزی سے کہا۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

www.pakssociety.com

"وہ ٹھیک ہے، سب ہو جائے گا۔ تم مارزہ کو ادھر بھیجو فوراً....." وہ دھاڑتے ہوئے بولا۔

"وہ تھانے میں....." اس نے کہنا چاہا تو فہد نے انتہائی غصے میں کہا۔

"بکواس بند کرو اور اسے ادھر بھیجو، پھر سب دیکھ لیتے ہیں۔"

فہد نے بااتا کال منقطع کر کے مارزہ کا نمبر ملایا۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری جانب سے مارزہ کی ہنستی ہوئی آواز آئی، "مجھے معلوم تھا کہ مجھے کال کرو گے۔ میں آ رہی ہوں۔ دل پر ہاتھ رکھو" مارزہ نے کہا اور اس کی بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔

"یا خدا! یہ لڑکی ہے یا کوئی آفت کی پڑیا....." فہد کے لبوں سے بے ساختہ تحیر برآمد ہوا۔ ظلمی سے مخاطب ہوا، "تم سراج کو بلاؤ کہ وہ گاڑی لے کر آجائے۔"

"مارزہ کا انتظار نہیں کریں گے؟" وہ استعجاب سے بولی۔

"ہاں! اس کے آتے ہی فورا نکلنا ہوگا۔" فہد نے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

☆☆☆

سیل فون فوری رابطے کا بہترین ذریعہ ہی نہیں بلکہ معاشرتی عمل کو تیز کرنے میں بھی مددگار ہے۔ چوہدری کے ڈیرے پر چھاپے اور فائرنگ کی اطلاع چورستا! تے میں جنگل کی آگ کے مانند پھیل گئی۔ لوگوں کی مسرت آمیز سرگوشیاں لہروں کی شکل میں فضا میں سرسرانے لگیں۔ ایسے میں مارزہ کی گاڑی ماسٹر دین محمد کے دروازے پر آن رکی۔ فہد صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ مارزہ کو دیکھتے ہی بولا، "مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ تم اپنی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

زندگی یوں خفتر ے میں ڈالوں گی .....

"اصل میں یہ علی کے آنے کے بعد آنا فانا ہوا۔ جعفر نے یہاں رابطے تو اٹھا لیے تھے۔ خیر! اب میں تمہارے سامنے ہوں۔"

"یو آر ٹو مچ ڈارلنگ!" فہد کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

"اینڈ یو آر آل سو.....!" مائرہ کی مترنم آواز نے دلوں کے تار جگائے۔

"اب کیا ارادہ ہے؟" فہد نے پوچھا۔

"چلو! اِتھانے چلتے ہیں۔ وہاں ہمیں بہت سے کام سرانجام دینا ہیں۔"

"میں تم سے....." فہد نے کہنا چاہا لیکن سیل فون بج اٹھا۔ اس نے کال اٹینڈ کی۔ دوسری جانب جمیل اختر تھا۔

فہد نے کہا، "ان حالات میں آپ کا فون آنا متوقع تھا۔ اب بتائیں، میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ میں نے آپ ہی کے کہنے پر صلح کی کوشش کی تھی مگر چوہدری کو اپنی دولت اور طاقت کا گھمنڈ تھا۔ اب نتیجہ بھگت رہا ہے۔ اسی نے فون کیا ہے کہ وہ ہر شرط ماننے پر تیار ہے۔" جمیل اختر نے بتایا۔

"اب اگر میں اُسے باہر نکلواتا ہوں تو صفیہ مجھ سے بدگمان ہو جائے گی۔"

"پلیز فہد! میری مانیں۔ میں آپ کی ہر بات چوہدری سے منوا سکتا ہوں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر..... آپ ایسا کریں کہ اُسے کہیں کہ وہ وہاں پر آ جائیں جہاں اس نے میرا راستہ روکا تھا۔ بدھوں پہلے۔ اگلی بات وہیں پر ہو گی۔" یہ کہہ کر اس نے

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

فون بند کر دیا۔ اس وقت فہد کے اندر، جیسے آگ بھڑک اٹھی تھی۔ جذبات تھے کہ قابو میں نہیں آرہے تھے۔ اسے اپنے آپ پر قابو پانے میں کچھ دیر لگ گئی۔ انہی لمحات میں ماسٹر دین محمد گھر میں داخل ہوئے، مارُہ کو دیکھ کر چونک گئے اور اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر خیریت دریافت کرنے لگے۔ اس کی: اس کے پاپا کی...... پوچھنے لگے،

"اس طرح ہنگامی طور پر آمد کا سبب کیا ہے بیٹی؟"

اس نے اختصار سے کام لیتے ہوئے تمام ماجرا بیان کیا۔ بولی "میرا خیال تھا کہ گاؤں میں یہ اطلاع پھیل گئی ہوگی؟ آپ کو پتہ نہیں چلا؟"

"ہاں! وہاں چوک میں لوگ جمع ہیں۔ یہی باتیں کر رہے ہیں۔" ماسٹر دین محمد نے بتایا۔

فہد نے جلدی سے کہا، "میرا خیال ہے کہ ہمیں وہیں چلنا چاہیے استاد جی! اسی جگہ پر ...... کیکر کے نیچے ...... سڑک پر جہاں ہمارا تانگہ رکا تھا۔ یاد ہے نا آپ کو؟"

ماسٹر جی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اسے عجیب سے احساسات سے مغلوب ہو کر دیکھتے رہے پھر سوئے آسماں نظر اٹھا کر بولے، "یا پروردگار! تیرے احسانات کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ سبحان اللہ!"

کہانی جہاں سے شروع ہوتی ہے: اگر وہیں جا کر ختم ہو تو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی فطری انجام کو پہنچ گئی ہے۔ وہ بھی کہانی کو اس کے منطقی انجام کی طرف دھکیلتے ہوئے گاؤں سے باہر جانے والی سڑک پر پہنچ گئے۔ سورج مشرق سے ابھر رہا تھا جب فہد ببول کے درخت کے پاس جا کر رک گیا۔ اس کے پیچھے ہی مارُہ نے گاڑی روک

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

دی۔ سارا دوسرے قریبی گاؤں کے لوگ تجسس کے مارے چلے آ رہے تھے۔

فہد گاڑی سے نکل کر کھڑا ہو گیا۔ مجسم تصویر میں وہ چھریرے بدن والا لڑکا ابھر جو خوشی خوشی شہر کی جانب انعام حاصل کرنے نکلا تھا۔ استاد جی کا وہ اونچا شملہ یاد آیا جسے چوہدری ریاض نے مٹی میں ملا دیا تھا۔ تبھی سامنے سے آنے والی تارکول کی سیاہ سڑک پر چوہدری کی جیپ دکھائی دی۔ اس کے ساتھ اور گاڑیاں بھی تھیں۔ وہ سب ان سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گئے۔ چوہدری باہر نکلا۔ حیرت سے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا اور ٹھٹھک گیا۔ ماسٹر دین محمد کے ساتھ باقی بھی گاڑی سے باہر آ گئے۔

"ابھی وہیں کھڑے رہو چوہدری صاحب! تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔" فہد نے کہا۔

"میں تو تمہارے ساتھ صلح کرنے آیا ہوں....."

"ہاں! میں جانتا ہوں مگر صلح سے پہلے کچھ یاد دلانا چاہتا ہوں تمہیں۔ یاد ہے، یہیں کھڑے ہو کر تم نے کہا تھا کہ میں کمی کمینوں سے بات نہیں کرتا۔ بولو یاد ہے۔" فہد کا لہجہ کسی بھی تاثر سے مبرا تھا۔

"ہاں یاد ہے مگر....." چوہدری نے ادھر ادھر دیکھا۔ بھولا ہوا قصہ آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چل پڑا۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔ ظاہر ہے تم مجبوری میں یہاں آئے ہو۔ ورنہ تیرے جیسا ظالم اور مغرور شخص یہاں کبھی نہ آتا۔ اسی پیسے کی خاطر تم نے میری خوشیاں برباد کیں، میرے والدین کو یہاں سے چلے جانے پر مجبور کیا۔ پھر میرے شریف باپ کو چور بنا دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ww.pakistanipoint.com

ہیں؟ اب بتاؤ! وہ چور تھا یا سادھ؟"

"فہد بیٹے! یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔"

"نہیں...... یہ اسی انداز کا وقت ہے۔ تم آج تک تم انہیں چور کہتے رہے حالانکہ سب سے بڑے تم چور ہو۔ تم حرام کماتے ہو۔ لوگوں کی زمینوں پر ناجائز قبضے کرتے ہو۔ پنچائتوں میں نفع کماتے ہو۔ مال ڈنگر ٹھلواتے ہو۔ عزتوں پر رات کے اندھیرے میں ہاتھ ڈالتے ہو۔ بے قصور غریبوں کے خون سے ہاتھ رنگتے ہو۔ کون سا ظلم ہے جو تمہارے کھاتے نہیں پڑا۔ سوچو!"

چوہدری ریاض کا سر جھک گیا۔ پیشانی ندامت سے اٹ گئی۔ کچھ کہنا چاہا مگر زبان نے ساتھ نہ دیا۔ جس زمین پر وہ اکڑ کر چلتا تھا وہی اُس کا بوجھ اٹھانے سے کترانے لگی تھی۔

فہد کہہ رہا تھا" میں اپنا ہر نقصان معاف کر سکتا ہوں لیکن تم نے میرے استاد جی کی شان میں گستاخی کی تھی...... یہ قدم ناقابلِ برداشت ہے۔"

چوہدری نے وزدیدہ نظروں سے ماسٹر جی کو دیکھا۔ اردگرد موجود لوگوں پر بے تاثر نگاہ ڈالی۔ ہر وجود خاموش مگر طعنہ زن تھا۔ فہد کی روح تک کو جلاتی ہوئی آواز کانوں پڑی،" چوہدری صاحب! میرے استاد جی کو راضی کرلیں۔ میں راضی ہو جاؤں گا۔"

"اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو میں ایسا کر لیتا ہوں مگر خدا کے لئے میرے بیٹے کو بچالو۔ میں اسے یہاں سے دور بھجوادوں گا۔ وہ یہاں نظر نہیں آئے گا۔" یہ کہہ کر وہ فہد کی طرف بڑھا۔ فہد نے ماسٹر جی کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا،" ادھر نہیں، اُدھر......"

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.pakbsociety.com

وہ شکست خوردہ انداز میں سر جھکائے ماسٹر جی کی طرف بڑھا۔ جھکنے لگا تھا کہ ماسٹر جی نے دونوں شانوں سے پکڑ کر کھڑا کر لیا۔ کہا: "بس چوہدری صاحب! میں کون ہوتا ہوں، جس کے سامنے تم جھکو...... جاؤ! اپنے سوہنے رب کے حضور جھک کر توبہ کرو۔ معافی مانگو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ فہد بیٹے! میں نے اسے معاف کیا اور اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

یہ سنتے ہی چوہدری کا جھکا ہوا سر اٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ماسٹر دین محمد کی جانب دیکھا۔

"ایسے مت دیکھو چوہدری صاحب! ماسٹر جی کا دل دریا ہے۔ انہوں نے معاف کر دیا، اب معافی کا یہی کشکول تھام کر صفیہ بی بی کی دہلیز پر جاؤ جس کا سہاگ تمہارے فرعونی مزاج والے بیٹے نے اجاڑ دیا تھا۔ اس کے بچوں کو یتیم کر کے دنیا کے طوفانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔"

چوہدری کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ چہرہ پیلا پڑ گیا۔ نڈھال آواز میں بولا: "مجھے اس کے پاس لے چلو۔ میں اس کے پاؤں پڑ جاتا ہوں۔ میرے بچے نے ظلم کیا۔ وہ باہر آئے گا تو اسے بھی صفیہ بی بی کی چوکھٹ پر معافی مانگنے لے آؤں گا۔"

اس نے گاؤں کا رخ کیا۔ دو قدم چلا۔ ایک آواز آئی: "صفیہ بی بی تو اپنے بھائیوں کے پاس گئی ہے۔ اس کی بھتیجی کی شادی ہو رہی ہے۔"

چوہدری ریاض کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ نیلی بولی: "کوئی بات نہیں چوہدری صاحب! آپ کو فون پر اس کی آمد کی اطلاع کر دوں گی۔ آ کر معافی مانگ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

ww.paksociety.com

تھے۔ آپ چاہیں تو واپس چلے جائیں۔ چاہیں تو میرے مہمان بن کر میرے گاؤں چلیں۔"

چوہدری نے نازک اندام نلمی کو دیکھا۔ وہ کتنی معتبر دکھائی دے رہی تھی۔ سر جھکا کر اپنی جیپ کی طرف چل پڑا۔ ایسے میں پژمردہ آواز میں بولا۔ "نلمی پتر! میں آؤں گا...... مہمان بن کر آؤں گا مگر خود کو آنے کے لائق ثابت کرنے کے بعد...... خدا حافظ!"

نلمی کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔ چوہدری اپنے رفقاء کے ساتھ چلا گیا۔

"ماہر دایہاں آؤ۔" قید کی بھرائی ہوئی آواز گونجی۔

وہ اس کے قریب گئی تو وہ بولا۔ "چند سال پہلے یہاں میں نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ میں ظلم کے خلاف لڑوں گا اور فتح تک نہتا رہوں گا۔"

"فتح مبارک ہو۔" وہ میرے سے بولی۔

"تم بھی تو میرے ساتھ شامل ہو۔" وہ بولا۔

"ہاں! آئندہ بھی رہوں گی...... اس موقعہ پر میں تمہیں ایک خوبصورت تحفہ دینا چاہتی ہوں۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"وہ کیا؟" اس نے حیرت سے پوچھا

"نلمی...... اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں جو تمہاری نذر کیا جائے۔ میں چاہوں گی کہ تم نلمی سے شادی کر لو۔" وہ تھرتھراتے ہوئے لہجے میں بولی۔

PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟ ۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.paksociety.com

"یہ ...... تم ...... پہہ رہی ہو؟" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں! میں اپنے خوابوں میں تمہارے نا! وہ کسی تیسرے کا شیئر برداشت نہیں کر سکتی تھی لیکن تم اور نلمی بہت سارے لوگوں کے خوابوں کی تعبیر ہو۔ میری محبت تو رہ گئی ہی ...... مگر میں دوسروں کی محبت میں حائل نہیں ہو سکتی۔" اس کی آواز میں جذبات کی سوختہ لرزش دل کو دہلا رہی تھی۔

"مارہ! تمہیں سمجھنا بہت مشکل ہے ......"

"ہاں! مگر سمجھنے کی کوشش کرو تو زیادہ ٹیڑھی ثابت نہیں ہوں گی۔ ہر کہانی جبر نہیں، اپنا فطری انجام مانگتی ہے اور تمہاری کہانی کا فطری انجام تمہارا اور نلمی کا سنگم ہے ...... میں کہیں بھی نہیں ......" اس کی آواز ڈوبنے لگی۔ پلکیں نم ہو گئیں۔ وہ ایڑیوں کے بل گھومی اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھی۔ اس نے کسی کو بھی اپنی راہ میں حائل ہونے کا موقع نہیں دیا اور چشم زدن میں گاڑی میں بیٹھ کر رو ہو گئی۔

فہد پھٹی پھٹی آنکھوں سے سڑک پر اڑتی ہوئی دھول کو دیکھ رہا تھا جس نے آن واحد میں مارہ کی گاڑی کو اپنی آغوش میں لے کر فہد کی نظروں سے اوجھل کر دیا تھا۔ اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ اس نے کب نلمی کے نازک ہاتھ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ اس نے پلکوں پر آنے والے دو قطروں کو جھٹکنے کیلئے نلمی کے نازک ہاتھ کو پوری قوت سے بھینچ ڈالا ...... شاید وہ بھی ڈالنا چاہتا تھا؟

☆☆☆

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY